475

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،15۔مارچ2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، سماجی بہبود اور آبپاشی و قوت برقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

مسودہ قانون

(جو پیش ہو چکا ہے)

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی بارانی یونیورسٹی راولپنڈی مصدرہ 2004

حصہ دوم

مسودہ قانون

(جو زیر التواء ہے)

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2006 کا پیش کیا جانا

477

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

بدھ، 15-مارچ2006

(یوم الاربعاء، 14-صفر المظفر 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 4 بج کر 40 منٹ

پر زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحَرِّمُواْ
طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوٓاْۚ
إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ o وَكُلُواْ مِمَّا

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِیٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ o

سُوْرَۃُ المَائدۃ آیات 87 تا 88

اے مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا o اور جو حلال طیّب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو o

وما علینا الا البلاغ o

تعزیت

وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری ظہیرالدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر ملال پر دعائے مغفرت کے لئے سوگوار ایوان کی طرف سے دعا کی جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں نے بھی یہی کہنا تھا کہ وزیراعلیٰ صاحب کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر پہلے دعا فرمالی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویزالٰہی
کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، سماجی بہبود اور آبپاشی و قوت برقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج امداد باہمی، سماجی بہبود اور آبپاشی و قوت برقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1197 محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ!--- Not present. Next is 4401. جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: سوال نمبر 4401 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں سوشل ویلفیئر کے انتظامی ڈھانچے اور اغراض و مقاصد کی تفصیل

*4401: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اور ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے، آفیسرز کے نام اور عہدے بیان کئے جائیں؟

(ج) محکمہ کے زیر انتظام کتنے ادارے کام کرتے ہیں، خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے کس قسم کے قرضے جاری کئے جاتے ہیں، اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر عوام کی سہولت کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہا ہے:۔

1۔ غریب عورتوں کے معاشی حالات کو سدھارنے کے لئے صنعت زار فنون کشیدہ کاری کی تربیت کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے نیز ان کے لئے صنعت زار روزگار کا ذریعہ بھی ہے۔ یہاں وہ آرڈر ورک کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔

2۔ صنعت زار میں خواتین کو جدید علوم مثلاً کمپیوٹر، ہینڈی کرافٹس، بیوٹیشن، فنون لطیفہ، امور خانہ داری، کوکنگ کلاسز وغیرہ کے کورسز ماہرین کی نگرانی میں سکھلائے جا رہے ہیں۔

3۔ دار الفلاح جن کا مقصد بیواؤں، ان کے بچوں اور معاشرہ کی بے سہارا خواتین کو رہائش مہیا کرنا ہے نیز ان کو معاشرہ میں دوبارہ بحال کرنا ہے۔ باقاعدہ گھر کے اخراجات چلانے کے لئے مقیم خواتین کو ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کی مذہبی اور معاشرتی تعلیم مختلف فنون مثلاً کشیدہ کاری ہو غیرہ اور طبی سہولتیں بھی مہیا کی جا رہی ہیں۔

4۔ کرائسز سنٹر کی سہولت:

وہ خواتین جو گھریلو حالات اور خاندان کے منتشر ہونے کے نتیجہ میں اپنے گھروں کو چھوڑنے یا شوہر سے علیحدگی پر عدالتی کارروائیوں اور مقدمات میں ملوث ہو کر بے یارو مددگار ہوتی ہیں ان کو قانونی امداد مہیا کی جاتی ہے تاکہ وہ باعزت طور پر معاشرہ میں رہ سکیں۔

5- شیلٹر ہوم کا قیام: شیلٹر ہوم جو کہ تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ آئندہ سال سے باقاعدہ معاشرہ کے مظالم کی شکار خواتین کو رہائش کی سہولت مہیا کرے گا۔

6- رضاکار فلاحی تنظیموں کی رجسٹریشن ور ہنمائی کے لئے عوام الناس کو سہولت دینا۔

7- معذور افراد کو assessment کی سہولت مہیا کرنا۔

8- معذور افراد کی بحالی کے لئے انہیں مالی امداد و آلہ سماعت مصنوعی آلات کی فراہمی C.R.O بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدہ مطابق بچوں کی فلاح و بہبود اور چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے سرگرم عمل۔

9- بیت المال سے این۔جی۔اوز بے سہارا خواتین، بیواؤں، متعلقہ ضعیف افراد و غریب والدین کی بچیوں کی شادی اور طلبہ کو تعلیمی وظائف بھی دیئے جارہے ہیں۔

10- ضلع اور تحصیل کی سطح پر گورنمنٹ ہسپتالوں میں محکمہ زکوٰۃ کے تعاون سے مستحق مریضوں کو مفت ادویات و دیگر طبی سہولتیں، میڈیکل سوشل پراجیکٹس کے ذریعے دلوائی جارہی ہیں۔

(ب)

نمبر شمار	نام افسران	عہدہ
1-	سعید احمد خان	سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر، پنجاب لاہور
2-	رئیس عباس زیدی	ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر پنجاب لاہور
3-	چوہدری محمد افضل	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی ڈویلپمنٹ سیالکوٹ
4-	شوکت جاوید صدیقی	ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر سیالکوٹ
5-	محمد شفیق اعوان	منیجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم صنعت زار سیالکوٹ
6-	مسماۃ الماس حفیظ	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (سی۔ڈی۔پی) گوہدپور ایڈیشنل چارج سپرنٹنڈنٹ (مدر اینڈ چلڈرن ہوم) (دارالفلاح) سیالکوٹ
7-	شاہد قیصر باجوہ	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (یو۔سی۔ڈی) پراجیکٹ سیالکوٹ
8-	محمد شریف گھمن	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (یو۔سی۔ڈی۔پی) سیکرٹری بیت المال کمیٹی سیالکوٹ
9-	تیمور صدیق خان	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (آر۔سی۔ڈی۔پی) ڈسکہ
10-	اظہر سعید	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر (سی۔ڈی۔پی) پسرور
11-	محمد سرور احسان	میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ (DHQ) علامہ اقبال میموریل ہسپتال، سیالکوٹ

12۔	محمد نواز خان	میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، ڈسکہ
13۔	جناب اظہر سعید	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (سی۔ڈی۔پی) ایڈیشنل چارج میڈیکل سوشل آفیسر، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، پسرور

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر سیالکوٹ کے زیر انتظام دو ادارے صنعت زار، دارالفلاح کام کر رہے ہیں۔ خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے طریق کار:۔

1۔ پنجاب بیت المال کے ذریعہ بیواؤں، مطلقہ ضعیف بے سہارا خواتین کو مالی امداد فراہم کر کے ان کی مستقل بحالی۔

2۔ وومن بنک کی جانب سے خواتین کو قرضہ جات کے ذریعہ مختلف کاروبار شروع کرا کے ان کی بحالی۔

3۔ صنعت زار سے آرڈر ورک کے ذریعہ اجرت (معاوضہ) دلا کر ان کو پاؤں پر کھڑا کرنا۔

4۔ مختلف فنون مثلاً کمپیوٹر / بیوٹیشن کی تربیت کے بعد ان کو عملی زندگی میں خاندان کی معاشی کفالت کے لئے روزگار مہیا کرنا۔

5۔ ضلع بھر میں 157 رجسٹرڈ فلاحی ادارے اپنے علاقہ میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں فرمایا گیا ہے کہ ہم غریب عورتوں کے معاشی حالات کو سدھارنے کے لئے صنعت زار فنون کشیدہ کاری کی تربیت، سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں نیز ان کے لئے صنعت زار روزگار کا ذریعہ بھی ہے۔ یہاں پر وہ work order کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی خواتین کو اس سال میں کشیدہ کاری سکھائی گئی؟

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے قابل احترام بھائی کو بتاتی چلوں کہ صنعت زار میں تین سے چھ ماہ کے برابر کورسز ہوتے رہتے ہیں جن میں تعداد fluctuate ہوتی رہتی ہے لیکن اس سال سیالکوٹ میں ہم نے تقریباً 250 کے قریب خواتین کو تربیت دی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن خواتین نے یہ کشیدہ کاری سیکھی ان میں سے انہوں نے کتنی خواتین کو یہ روزگار مہیا کیا؟

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن اس میں بہت ساری خواتین ایسی ہوتی ہیں جو اس کو معاشی حالات کو سدھارنے کے لئے سیکھتی ہیں اور کچھ خواتین ایسی ہوتی ہیں جو اس کو اپنے ذاتی کام کے لئے سیکھتی ہیں کیونکہ اس میں سٹوڈنٹ سے لے کر ہر عمر کی عورت سیکھتی ہے لیکن اس کے لئے انہیں fresh question کرنا پڑے گا تاکہ میں ان کو پوری details دے سکوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ان کے جواب میں یہ شامل ہے کہ ہم جن خواتین کو کشیدہ کاری سکھاتی ہیں ان کو ہم روزگار فراہم کرتی ہیں یہ اس سوال میں شامل ہے۔ یہ سوال پڑھ لیں تو یہ fresh question بنتا نہیں ہے۔ چلیں، اس میں اگر انہیں تھوڑی سی دقت ہو رہی ہے تو یہ دوسرا سوال بتادیں کہ یہ کہتی ہیں کہ ہم خواتین کو ماہانہ اخراجات یعنی وظائف بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے اس سال میں کتنی خواتین کو ماہانہ وظائف دیئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سماجی بہبود!

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کو یہ بتادوں کہ ماہانہ وظائف ہم دارالفلاح میں بیوہ یا بے سہارا خواتین کو دیتے ہیں جو وہاں پر آتی ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری خواتین کو آرڈر پر کام لے کر دیتے ہیں جو کہ مارکیٹ سے ان کو مہیا کیا جاتا ہے اور وہ جتنی محنت کرتی ہیں ان کو اتنا معاوضہ مل جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: یہ کہتی ہیں کہ وظائف دیئے ہیں۔ یہ صرف یہ بتادیں کہ سیالکوٹ میں انھوں نے ایک سال میں کتنے وظائف دیئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔ جی، اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (الف) میں نمبر 5 پر فرمایا گیا ہے کہ شیلٹر ہوم جو کہ تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ اس سوال کو کئے تقریباً دو سال ہو چکے ہیں۔ کیا یہ شیلٹر ہوم بن چکا ہے یا ابھی نہیں بنا؟

وزیر سماجی بہبود: یہ شیلٹر ہوم مکمل ہو چکا ہے اور سٹاف کی بھرتی بھی مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں عنقریب خدمات کی فراہمی بھی شروع کر دی جائے گی۔ ان کو فرنیچر، گاڑی اور ہر چیز فراہم کر دی گئی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آبپاشی سے متعلق سوالات شروع ہو رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آج محکمہ امداد باہمی، سماجی بہبود اور آبپاشی و قوت برقی کے سوال ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس میں آبپاشی کے متعلق صرف دو تین سوالات ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ پنجاب کا اتنا بڑا محکمہ ہے بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا کے سب سے بڑے نظاموں میں پاکستان کا نظام بھی آتا ہے۔ اس کے صرف تین سوال دے کر ہمیں ٹرخایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ سے پہلے اپنے سٹاف سے یہ بات کی تھی کہ محکمہ آبپاشی کے لئے ایک علیحدہ دن ہونا چاہئے۔

چودھری اصغر علی گجر: بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے لئے پورا دن ہونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت اہم محکمہ ہے۔ صحت، تعلیم، آبپاشی، خوراک اور زراعت اہم ترین محکمے ہیں۔ ان پر خصوصاً ایک دن مقرر کر کے بحث ہونی چاہئے۔ آج کے سوالات کے بعد بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر بحث کے لئے دن رکھیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہوں گی کہ محترم وزیراعلیٰ نے بسنت پر پابندی لگا کر بہت اچھا اور مثبت قدم اٹھایا تھا۔ جس طریقے سے اس آرڈر کی دھجیاں یہاں اڑائی گئی ہیں۔ آصف جاء کی حویلی میں لاکھوں روپے کی صرف آتشبازی کی گئی اور اس کے علاوہ یوسف صلاح الدین کی حویلی میں کی گئی۔ اس کا آپ کبھی بھی اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر یہ پابندی صرف غریبوں کے لئے ہی لگائی گئی تھی تو اس پابندی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پولیس کی گاڑیاں شہروں میں پھرتی رہی ہیں۔ انھوں نے سیڑھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ جس کسی غریب کی چھت پر سیڑھی پہنچ جاتی تھی، ان کے بچے کو پکڑ کر لے جاتے تھے اور پھر ان کو چھوڑنے کے عوض پولیس والوں نے دس دس ہزار، پانچ پانچ ہزار روپے رشوت وصول کی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ پابندی صرف غریبوں کے لئے ہی کیوں تھی، امیروں کے لئے کیوں نہیں تھی؟ کیا آصف جاء کی حویلی پر کوئی پولیس والا نہیں جا سکتا تھا؟ اگر کوئی پارٹی ناموس رسالت کے لئے جلوس نکالتی ہے تو پورے پنجاب کی پولیس لاہور کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات بجا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ایک پابندی لگی ہے اور پابندی پر وہ عمل کرا رہے تھے۔ اس دوران وزیر اعلیٰ صاحب کی والدہ کا انتقال ہو گیا لیکن اس کے باوجود آپ کی بات کو نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اب آپ اس کو رہنے دیں۔ اس پر انشاء اللہ پورا عمل ہو گا۔ اب محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ (ایڈووکیٹ) کا سوال نمبر 6381 ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو: سوال نمبر 7350

ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ سوسائٹیز کی تعداد اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیل

*7350: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ سوسائٹیز کی تعداد تحصیل وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا متذکرہ بالا سوسائٹیز اپنا سالانہ آڈٹ کرواتی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) آج تک متذکرہ کتنی سوسائٹیز کے خلاف دفعہ 16-A کے تحت کارروائی کی گئی ہے، تحصیل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد 984 ہے جس کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے۔

تحصیل سیالکوٹ	355
تحصیل ڈسکہ	218
تحصیل سمبڑیال	151
تحصیل پسرور	260
ٹوٹل	984

(ب) تمام کوآپریٹو سوسائٹیز اپنا سالانہ آڈٹ پروگرام کے مطابق کرواتی ہیں۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں کسی کوآپریٹو سوسائٹیز کے خلاف دفعہ 16-A کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر4890 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ انھوں نے request کی تھی کہ اس کو pending کیا جائے اس لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر7404 رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر7418

لاہور، جنوری2004 تاحال، کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیل

*7418: **حاجی محمد اعجاز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) یکم جنوری2004 سے آج تک ضلع لاہور کی جن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو محکمہ ہذا نے ہاؤسنگ سکیم بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کی، ان کے نام اور مالی امداد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کس کس سوسائٹی کو حکومت نے ہاؤسنگ سکیم بنانے کے لئے رقم فراہم کی، اور کون سی شرائط پر دی گئی، تفصیل سوسائٹی وار فراہم کی جائے؟

(د) کیا جن سوسائٹیز کو رقم فراہم کی تھی ان کا آڈٹ بھی حکومت نے کروایا تھا تو کس کس سوسائٹی میں رقم کے خُورد برد کا انکشاف ہوا؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد152 ہے۔

(ب) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز تحریک امداد باہمی کے سنہری اصول اپنی مدد آپ کے تحت کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ1925 کی دفعہ10 کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ یہ سوسائٹیز اپنے فنانس اور اپنی انتظامیہ کے تحت ممبران کی فلاح و بہبود اور ان کی رہائشی مسائل کو حل کرتی ہیں قانون کے مطابق ان کو کوئی قرضہ / مالی امداد محکمہ کی جانب سے فراہم کی جاتی اور نہ ہی کوئی ایسا قرضہ / امداد فراہم کی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو رقم /مالی امداد فراہم نہیں کی گئی تاہم کوآپریٹو سوسائٹیز کا سالانہ آڈٹ زیر دفعہ 22 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 بذریعہ رجسٹرار کے نامزد کردہ آڈیٹر / چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کروایا جاتا ہے لیکن ایسی کوئی سوسائٹی موجود نہ ہے جن کو رقم /مالی امداد فراہم کی گئی اور اس کا اس لئے آڈٹ کروایا گیا ہو۔

(د) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو رقم /مالی امداد فراہم نہیں کی گئی تاہم کوآپریٹو سوسائٹیز کا سالانہ آڈٹ زیر دفعہ 22 کوآپریٹو سوسائٹیز ایک 1925 بذریعہ رجسٹرار کے نامزد کردہ آڈیٹر / چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کروایا جاتا ہے لیکن اسی کوئی سوسائٹی موجود نہ ہے، جن کو رقم /مالی امداد فراہم کی گئی اور اس کا اس لئے آڈٹ کروایا گیا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جز (د) میں فرمایا گیا ہے کہ ان سوسائٹیوں کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر آڈٹ ان کے معیار پر پورا نہ اترتا ہو تو کیا ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! آڈٹ پیرے ہوتے ہیں۔ آڈٹ observations پر ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ ہم observations پر آڈٹ کرواکر settle کروا لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا اس کے بعد کسی پر کوئی ایکشن بھی ہوا ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! بے شمار سوسائٹیوں کے خلاف ایکشن ہوا ہے جنھوں نے آڈٹ کی خلاف ورزی کی ہے اس میں ہم نے کہا ہے کہ Audit objections کو settle کروائیں۔

حاجی محمد اعجاز: یہ کسی ایک کا نام بتا دیں۔ انھوں نے بے شمار کا کہا ہے۔ یہ کسی ایک کا حوالہ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5612 ملک محمد ارشد راں صاحب کا ہے؟

سید ناظم حسین شاہ: سوال نمبر 5612، On his behalf (معزز رکن نے ملک محمد ارشد راں کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 5612 دریافت کیا)

ضلع ملتان، انڈسٹریل ہومز کے نام، کورسز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5612: ملک محمد ارشد راں: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں قائم انڈسٹریل ہومز کے نام، مقام اور ان میں جو ہنر خواتین کو سکھائے جاتے ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ انڈسٹریل ہومز میں کتنی طالبات اس وقت کون کون سے ہنر میں تعلم حاصل کر رہی ہیں نیز ہر ہنر میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد اور کورس کا دورانیہ بیان فرمائیں؟

(ج) اگر ہنر سیکھنے والی خواتین کی مالی امداد کی جاتی ہے تو اہلیت / قواعد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ انڈسٹریل ہومز میں کمپیوٹر کی جدید تعلیم دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف)

	نام انڈسٹریل	ہومز مقام	تفصیل ہنر
1۔	ویلفیئر ایسوسی ایشن ممتاز آباد	مکان نمبر 665 ممتاز آباد ملتان	ایمبرائیڈری، کٹنگ، نٹنگ، فلاور ملتان میکنگ، سلمیٰ ستارہ،
2۔	ڈیف اینڈ ڈمب ویلفیئر سوسائٹی	رائٹرز کالونی ملتان	۔ایضا۔
3۔	ڈسٹرکٹ میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ویلفیئر	دہلی گیٹ ملتان	۔ایضا۔
4۔	انجمن ندائے اسلام	حضوری باغ روڈ ملتان	۔ایضا۔
5۔	اصلاحی کمیٹی	نواب پور دیوان باغ ملتان	۔ایضا۔
6۔	ہادی ویلفیئر سوسائٹی	ٹمبر مارکیٹ ملتان	۔ایضا۔
7۔	فیملی ویلفیئر ایسوسی ایشن	قاسم لائن ملتان کینٹ	۔ایضا۔
8۔	ایس او ایس چلڈرن ویلج	انڈسٹریل اسٹیٹ سیکٹر نمبر 1 ملتان	۔ایضا
9۔	ذکریا ویلفیئر ڈویلپمنٹ	نشتر روڈ ملتان	۔ایضا۔

10-	دی کونسل انسانی بہبود	ہاؤس نمبر 2260/12 سٹریٹ نمبر 6 محمدی محلہ ملتان	-ایضاً-
11-	عوامی ترقیاتی سماجی بہبود پراجیکٹ	گنویں تحصیل شجاع آباد	-ایضاً-
12-	عوامی فلاحی انجمن	بگڑیل تحصیل شجاع آباد	-ایضاً-
13-	دیہی ترقیاتی انجمن	میاں پور بیلے والا	-ایضاً-
14-	دیہی ترقیاتی کمیٹی	جلال پور پیر والا	-ایضاً-
15-	دیہی ترقیاتی سماجی بہبود	حافظ والا جلالپور پیر والا	-ایضاً-
16-	فیض دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل	چک نمبر 5 فیض ملتان	-ایضاً-
17-	ایاز ویلفیئر سوسائٹی	ایاز آباد قصبہ مڑل	-ایضاً-
18-	انجمن کاشتکاران	18 ایم آر	-ایضاً-
19-	فاروق شہید ویلفیئر سوسائٹی	قادر پور	-ایضاً-
20-	ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم	ایم ڈی اے روڈ ملتان	-ایضاً-

(ب)

نمبر	نام کلاس	تعداد	دورانیہ
1-	ایمبرائیڈری	148	6ماہ
2-	سلائی	185	-ایضاً-
3-	نٹنگ	92	-ایضاً-
4-	فلاور میکنگ	85	-ایضاً-
5-	سلمیٰ ستارہ	140	-ایضاً-
6-	ٹیلرنگ کٹنگ	21	3ماہ
7-	مشین ایمبرائیڈری	06	-ایضاً-
8-	بیوٹیشن کلاس	03	-ایضاً-
9-	کوکنگ	05	-ایضاً-
10-	کمپیوٹر کلاس	06	-ایضاً-

(ج) کسی قسم کی کوئی امداد نہ کی جاتی ہے۔

(د) چونکہ یہ سنٹرز گاؤں کی سطح پر NGOs چلا رہی ہیں، اس وجہ سے فی الحال یہ ممکن نہ ہے۔ تاہم محکمہ نے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) ملتان ایک جدید کمپیوٹر لیب قائم کی ہے جہاں پر خواتین کو کمپیوٹر کی تربیت دی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید ناظم حسین شاہ: نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چودھری اظہر ندیم گجر صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہوا۔اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 7457۔جناب سپیکر! مجھے اس کی تفصیل ابھی ملی ہے۔آپ تھوڑی دیر کے لئے اسے pending فرمادیں تاکہ میں اس کی تفصیل پڑھ لوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلو ٹھیک ہے، pending کر لیتے ہیں۔اگلا سوال 5904 وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص: سوال نمبر 5904۔

صوبہ پنجاب و ضلع راولپنڈی میں بے سہارا خواتین کی پناہ کے لئے قائم مراکز کی تفصیل

*5904۔جناب محمد وقاص: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں محکمہ ہذا کے تحت بے سہارا، لاوارث اور مظلوم خواتین کے لئے ایسے مراکز قائم ہیں جہاں وہ پناہ لے سکیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں ایسے کتنے مراکز قائم ہیں؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا مرکز قائم کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کل آٹھ ادارے دارالامان کے نام سے قائم ہیں۔جہاں پر بے سہارا، لاوارث اور مظلوم خواتین کو پناہ دی جاتی ہے۔

(ب) راولپنڈی میں بھی یہ ادارہ قائم ہے اس وقت اس ادارہ میں 35 خواتین مقیم ہیں۔

(ج) چونکہ یہ ادارہ کام کر رہا ہے اس لئے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ راولپنڈی میں یہ ادارہ قائم ہے اور اس وقت اس میں 35 خواتین ہیں۔یعنی پورے پنجاب میں دارالامان کے آٹھ ادارے ہیں اس میں سے ایک ادارہ ضلع راولپنڈی میں ہے جس میں 35 خواتین ہیں۔میں یہ

پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان اداروں میں خواتین کو کیا سہولیات دی جاتی ہیں اور کیا ان کو ہنر سکھانے کے لئے تعلیم دینے کی کوئی سہولت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر سوشل ویلفیئر!

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کو بتاؤں گی کہ وہاں پر ان کو کھانے پینے کے علاوہ تفریح کی سہولیات میسر ہیں، مذہبی معلمہ باقاعدہ ان کو مذہبی تعلیم کی تربیت دیتی ہے اس کے علاوہ ان کو ووکیشنل ٹیچر کی بھی سہولت ہے جو کہ ان کو کشیدہ کاری اور دوسرے ہنر سکھاتی ہیں تاکہ وہ وہاں پر مصروف رہ کر اپنی بعد کی زندگی کو بہتر settled کر سکیں۔ اس کے علاوہ ان کی تعداد بھی گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ ان کو ہم وہاں پر indoor کافی activities بھی دیتے ہیں یعنی ٹی وی وغیرہ کی سہولت بھی دیتے ہیں۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو کوئی ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور کیا ان کو صحت کی بھی سہولت میسر ہے؟

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! ان کو کوئی ماہانہ وظیفہ نہیں دیا جاتا بلکہ یہ free of cost وہاں ٹھہرتی ہیں اور ان کو باقاعدہ طبی سہولیات بھی میسر کی جاتی ہیں۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کو دوبارہ واپس اپنے گھروں میں بھیجنے کے لئے یا معاشرے میں واپس باعزت بھیجنے کے لئے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود: ہمارے پاس دارالامان میں تین طرح کے لوگ آتے ہیں۔ ایک وہ جو court matters ہوتے ہیں، ایک جو فلاحی تنظیموں کی طرف سے آتے ہیں یا عوامی نمائندگان کی طرف سے آتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دارالامان کا عجیب سا concept ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید سب جیل ہے، یہ سب جیل نہیں ہے بلکہ ایک آزاد ادارہ ہے جس میں خواتین کو ان کی مرضی سے وہاں پر رکھا جاتا ہے۔ جو court matter کے ذریعے سے آتی ہیں وہ پابند ہوتی ہیں کہ وہ کورٹ کے قوانین کو obey کریں لیکن جو فلاحی تنظیموں کی طرف سے آتی ہیں وہ آزاد ہوتی ہیں اور باقاعدہ کونسلنگ کر کے ان کو اپنے گھروں میں واپس بھیجا جاتا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ جو وہاں سٹاف کام کر رہا ہے یا جو اداروں کو چلا رہے ہیں کیا ان کے خلاف کبھی کوئی شکایات آئی ہیں اور اگر آئی ہیں تو کیا انہوں نے کبھی کسی کے خلاف ایکشن لیا اور اگر لیا ہے تو کیا extreme action لیا تھا کیونکہ جو آٹھ ادارے ہیں یا راولپنڈی میں جو چلا رہے ہیں آئے دن اخباروں میں ان کے خلاف بڑی بڑی خبریں آتی ہیں کہ کہاں پر کیا ہوا یا کس طرح سے ہوا۔ اگر ایسا ہے تو ان کے علم میں ضرور ہوگا، یہ مجھے بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ یا تو کسی particular incident کے بارے میں بات کریں کہ فلاں جگہ پر ہے پھر تو وہ اس کا جواب دیں گی۔ ابھی تو آپ general term استعمال کر رہی ہیں وہ اس کا جواب کیسے دیں گی؟ جہاں آپ کو کسی ادارے میں کوئی اعتراض ہے تو اس کی بات کریں تاکہ وہ اس کا آپ کو جواب دیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! راولپنڈی میں ہی جو ادارہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راولپنڈی تو بہت بڑا ضلع ہے۔ اس میں کون سا ادارہ ہے؟

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! میں راولپنڈی شہر کی بات کر رہی ہوں۔ وہاں پر بھی کافی دفعہ اخباروں میں واقعات highlight ہوئے ہیں تو میں نے ان سے جنرل اس لئے پوچھ لیا ہے کہ چونکہ یہ منسٹر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی بھی ایکشن لیا گیا ہے تو ان کے علم میں ضرور ہوگا۔ اگر لیا جا سکتا ہے تو قانون کے مطابق کیا ایکشن لیا جا سکتا ہے؟ اگر کوئی شکایت آئی ہے تو کیا آج تک انہوں نے کوئی ایکشن لیا ہے؟ یہ سادہ سا سوال ہے اس کا انہیں علم ہونا چاہئے۔ ان سے پوچھ لیں اگر وہ کہتی ہیں کہ نہیں معلوم تو پھر ایک الگ بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ صرف general information چاہتی ہیں۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کو general information کے لئے بتانا چاہوں گی کہ راولپنڈی سے as such ہمیں ابھی تک کوئی ایسی problem face نہیں کرنی پڑی اور اگر ہوگی تو ضرور ان کو بتا دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر کوئی ایسی شکایت ہو تو آپ put up کریں وہ اسے look after کر لیں گی۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں ایک آخری بات ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے تحفظ کے لئے وہاں جو خواتین ہوتی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ صرف تین سوال کر سکتے ہیں اور کوئی سوال نہیں پوچھ سکتے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا سوال جو pending ہوا تھا پہلے اسے take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ سوال نمبر 7457۔

جنوری 2004 تا حال، کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کی فروخت کردہ اراضی / پراپرٹی کی تفصیل

*7457۔ حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن نے کتنی زمین / پراپرٹی کن کن فنانس کمپنیوں کو فروخت کی، تفصیل پراپرٹی / زمین وار فراہم کی جائے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران لاہور ضلع میں جن فنانس کارپوریشن کی زمین / پراپرٹی فروخت کی گئی ان کی تفصیل اور ان کی فروخت سے جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یہ پراپرٹی جن افسران / افراد کی زیر نگرانی فروخت کی گئی ان کے نام، عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا ان کی فروخت سے قبل اخبارات میں اشتہار دیئے گئے تھے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن نے کسی قسم کی جائیداد / پراپرٹی کسی فنانس کمپنی کو فروخت نہیں کی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن نے ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل فنانس کارپوریشن کی جائیداد / پراپرٹی فروخت کی گئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔(ضمیمہ ایک تا تین)

(i) نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹیڈ کی کل آٹھ جائیداد / پراپرٹی نیلام کی گئیں جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ 2۔ارب تیرہ کروڑ انتیس لاکھ اکسٹھ ہزار اور پانچ صدروپے ہوئی۔

(ii) نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی کل دو پراپرٹی / جائیداد نیلام کی گئیں ہیں۔ جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ تیرہ کروڑ آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار اور ایک صدروپے ہوئی۔

(iii) پاسبان کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کی کل تین پراپرٹی / جائیداد نیلام کی گئیں ہیں جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ چھیاسی کروڑ چھیاسٹھ لاکھ چونتیس ہزار اور چھ صد روپے ہوئی۔

(iv) سروسز کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی صرف ایک جائیداد / پراپرٹی نیلام کی گئی ہے، جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ چھیاسی کروڑ چھیاسٹھ لاکھ چونتیس ہزار اور چھ صدروپے ہوئی۔

(v) الائیڈ کمرشل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی کل دو پراپرٹی / جائیداد نیلام کی گئیں۔ جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ تین کروڑ انیس لاکھ انتالیس ہزار اور پانچ سوروپے ہوئی۔

(vi) پرائم انڈسٹریل کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی صرف ایک جائیداد / پراپرٹی نیلام کی گئی جس سے حاصل شدہ آمدنی مبلغ ایک کروڑ ایک لاکھ تنتالیس ہزار اور نو صد روپے ہوئی۔

(ج) جو پراپرٹی نیلام کی جاتی ہے۔اس پراپرٹی کی نیلامی سے پہلے نیسپاک سے قیمت تشخیص کروائی جاتی ہے اور نیسپاک اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔اس اشتہار میں مختص قیمت تحریر کی جاتی ہے۔پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن نے جائیداد ہائے کے نیلام کے لئے مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل نیلام کمیٹی تشکیل کی ہوئی ہے۔

(الف) چیئرمین

(ب) سیکرٹری

(ج) ایڈیشنل سیکرٹری (فنانس)

(د) ایڈیشنل سیکرٹری (پراپرٹی)

(ہ) ڈپٹی سیکرٹری (پراپرٹی)

مندرجہ بالا افسران کی نگرانی اور خریداران کی موجودگی میں سربمہر ٹینڈر کمیٹی روم پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن میں کھولے جاتے ہیں اور بعد ازاں تین Highest Bidders کو مزید مقابلہ کے لئے بلایا جاتا ہے اور مقابلہ میں سب سے زیادہ

بولی دہندہ کو کامیاب قرار دے کر برائے حتمی منظوری پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کے ممبران کی منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

(الف) چیئرمین پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن

(ب) سیکرٹری کوآپریٹو گورنمنٹ آف پنجاب

(ج) سیکرٹری فنانس گورنمنٹ آف پنجاب

(د) ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب

(ہ) رجسٹرار کوآپریٹو گورنمنٹ آف پنجاب

(و) قانونی مشیر پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن

بورڈ ہذا کی منظوری کے بعد جائیداد سب سے زیادہ بولی دہندہ کے نام حسب ضابطہ منتقل کی جاتی ہے۔

(د) جائیداد / پراپرٹی کی فروخت سے قبل کم از کم تین قومی سطح کے مندرجہ ذیل اخبارات میں نمایاں طور پر اشتہارات دیئے گئے تھے۔

(الف) روزنامہ "جنگ"

(ب) روزنامہ "خبریں"

(ج) روزنامہ "نیوز" (انگریزی)

(د) روزنامہ "نوائے وقت"

(ہ) روزنامہ "دن"

جناب قائم مقام سپیکر: ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جز (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کی جائیداد نیلام کی اور اتنے پیسے وصول کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کے پیسے نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کے پاس جمع تھے کیا ان کو تمام رقم ادا کر دی گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! ابھی تک پالیسی کے مطابق جتنی بھی کوآپریٹو فنانس کارپوریشن ہیں ان کی 50 فیصد رقم ادا کر رہی ہیں اور 50 فیصد لوگوں کو ادا کر دی گئی ہیں۔ باقی جو لوگ بچے ہیں، جوں جوں کارپوریشن کی باقی جائیدادیں dispose of ہوتی جاتی ہیں رقوم اسی ratio کے ساتھ آگے تقسیم کی جا رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: 50 فیصد ہو گیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ان لوگوں نے بتایا ہے کہ آٹھ جائیدادیں فروخت کی ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ ان کی بقایا کتنی جائیداد ہے جس کو یہ فروخت کرنا چاہتے ہیں تاکہ بقایا جو 50 فیصد لوگ ہیں ان کو بھی ان کی رقم مل سکے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک کہ کتنی بقایا جائیداد ہے اور کتنے لوگ بقایا ہیں اس کے لئے تو انہیں علیٰحدہ سوال دینا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو علیٰحدہ سوال بنتا ہے۔ سماں صاحب! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! وہاں قیصر صاحب بیٹھ گئے ہیں۔ میں تو پہلی دفعہ ادھر بیٹھا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو آپ نے انٹرچینج کر لی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! وہ معزز ممبر ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: But you have to ask from your own seat.

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! وہ میں وہیں جا کر پوچھوں گا۔ میں یہاں پر یہ on oath کہہ سکتا ہوں کہ میرے ایسے ووٹرز ہیں جنہوں نے مسقط سے اپنی پنشن تین لاکھ روپیہ 1990 میں نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس وزیر آباد میں جمع کروائی اور پوری پنشن کروائی انہیں آج تک ایک پیسا نہیں دیا گیا۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ 50 فیصد ادا کیا ہے، انہوں نے ایک پیسا ادا نہیں کیا۔ اگر وہ 1990 میں تین لاکھ روپے سے زمین خریدتا تو وہ آج تین کروڑ کی زمین ہوتی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے ایک general بات کی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں خود لیکوڈیشن بورڈ کے پاس گیا ہوں، کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ گوجرانوالہ میں ان کا سٹاف یہ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس اس کا ریکارڈ نہیں ہے لیکن ان لوگوں کے پاس مصدقہ ریکارڈ ہے، مصدقہ رسیدیں ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ میں کس سے ملوں تاکہ ان کے پیسے مل جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر کوآپریٹو!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جو جو claimants ہمارے پاس آئے ہیں جن کے documents verified ہیں اور جو کارپوریشن کے ساتھ tally کر جاتے ہیں ان لوگوں کو ہم ادائیگی کرنے کے پابند ہیں۔ اگر ان کا کوئی ایسا کیس ہے جس کے اندر کوئی مسئلہ آرہا ہے تو یہ تشریف لے آئیں ہم اس کو sort out کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سماں صاحب! وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو ان کو بتا دیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ نیشنل فنانس یا جتنی بھی کمپنیاں ہیں اس سے لوگوں کو کافی نقصان ہوا تھا مگر ان کمپنیوں کے مالکان کا یہ جواز ہے کہ ہمارے جو assets ہیں وہ ہماری liabilities سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے جو بھی جائیدادیں بیچی ہیں کیا ان کے پاس اتنے assets موجود ہیں کہ یہ liabilities کو ختم کر سکیں گے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو فرمایا ہے اس میں اس کو generalize نہیں کیا جا سکتا، اس میں کچھ سوسائٹیز ایسی ہیں جن کے assets اتنے ہیں کہ ان کی liabilities clear ہو جائے۔ مگر بعض سوسائٹیاں ایسی بھی ہیں جن کے پاس بالکل assets نہیں ہیں اور 34 سوسائٹیاں ایسی ہیں جن کے پاس zero asset ہے۔ ہم ایک comprehensive plan کے تحت اور اس کو اکٹھا کر کے ان لوگوں کو compensate کر رہے ہیں اور جن لوگوں کے نہیں ہیں وہ end پر دیکھا جائے گا کہ اگر ادائیگی کے بعد رقم بچ گئی تو وہ جن کمپنیوں کے assets نہیں ہیں ہم ان کو دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ نہیں تھا۔ یہ جو نیشنل انڈسٹریل فنانس ہے اس کے پاس اتنے assets ہیں کہ یہ اپنی liabilities کو پورا کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں نے نیشنل انڈسٹریل میں investment کی تھی ان کے پاس assets ہونے کے باوجود ان کو ادائیگی کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ میرا موقف یہ ہے کہ جس انڈسٹریل فنانس کارپوریشن میں انہوں نے پیسے جمع کرائے ہیں، assets ان کے زیادہ ہو گئے ہیں، price depreciate کر گئی ہے اس جائیداد کی

قیمت بڑھ گئی ہے کیا اس کے بیچنے کے بعد یہ ان liablities کو پورا نہیں کر سکتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر کو آپریٹو!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تمام جائیدادیں اس وقت dispose of ہو جائیں گی تو ہم انشاء اللہ ان تمام لوگوں کو compensate کریں گے مگر اس میں کچھ چیزیں pipelines میں ہیں، کئی جائیدادوں کے خلاف کورٹ کیسز ہیں لیکن ساری جگھوں پر ہم انہیں settle کروا کر ان آدمیوں کو پیسے پہنچائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 7545 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: سوال نمبر 7545۔

زمینداروں کو سکارپ ٹیوب ویلز مع ٹرانسفارمر منتقل کرنے کا مسئلہ

*7545۔ سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی پالیسی کے مطابق سکارپ کے ٹیوب ویل مختلف لوگوں کو 10 ہزار روپے فی ٹیوب ویل دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اور واپڈا حکام کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں 10 ہزار روپے میں ٹیوب ویل خریدنے والے لوگوں کو مع ٹرانسفارمر منتقل کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سکارپ کے ٹیوب ویل مع ٹرانسفارمر خریدنے والے افراد کو منتقل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے Scarp Transition پالیسی اور منصوبہ جات کے تحت جہاں کسان تنظیم (ٹیوب ویل گروپ) نے سکارپ ٹیوب ویل بطور کیمونٹی ٹیوب ویل چلانے کے لئے 25 سالہ پٹہ پر لینے کے لئے درخواست دی۔ محکمہ نے طے شدہ شرائط کے مطابق ٹیوب ویل بور / مشینری / تنصیبات وغیرہ 10 ہزار روپے فی ٹیوب ویل گورنمنٹ کو ادائیگی پر متعلقہ ٹیوب ویل گروپ کو پٹہ پر دیئے۔

(ب) سکارپ ٹیوب ویل کی منتقلی پالیسی اور منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل (بور/مشینری/تنصیبات وغیرہ)25سالہ پٹہ پر کسان تنظیم (ٹیوب ویل گروپ) کو دیئے گئے۔ طے شدہ شرائط کے مطابق کسان تنظیم (ٹیوب ویل گروپ) بجلی کا کنکشن تنظیم کے نام منتقل کروانے کی پابند تھی جبکہ واپڈا ٹیوب ویل کا کنکشن بجلی قواعد کے مطابق متعلقہ تنظیم کو منتقل کرتا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ واپڈا کی جانب سے ٹیوب ویل کنکشن مہیا کرنے کے ضمن میں، حکومت اور واپڈا حکام کے درمیان تہہ شدہ طریق کار کی روح سے واپڈا نے ہدایات جاری کی تھیں کہ ایسے ٹیوب ویلوں کو، جو منصوبہ کے تحت کسان تنظیموں (ٹیوب ویل گروپس) کو دے دیئے گئے، محکمہ آبپاشی کے متعلقہ آفیسر کی درخواست پر، واپڈا الاگو شدہ ری کنکشن (reconnection) کے قواعد میں رعایت برتتے ہوئے ری کنکشن فیس، منقطع شدہ عرصہ کے کم از کم minimum فکسڈ چارجز اور لاگو سکیورٹی ڈیپازٹ کے فرق کو موصول نہ کرے گا۔ ٹرانسفارمر اور متعلقہ ضروری سامان جو منقطع شدہ ٹیوب ویلوں سے اتار اگیا تھا، واپڈا اپنے حاضر سٹاک سے، بشرطیکہ وہ موجود ہو، مہیا کر دے گا۔

(ج) جز ہائے بالا کے جواب میں وضاحت کی گئی ہے کہ سکارپ ٹیوب ویل کی منتقلی کے منصوبہ جات اور طے شدہ شرائط کے تحت ٹیوب ویل (بور/مشینری/تنصیبات وغیرہ) متعلقہ کسان تنظیم (ٹیوب ویل گروپ) کو منتقل کئے گئے جبکہ کسان تنظیم (ٹیوب ویل گروپ) بجلی کا کنکشن واپڈا سے متعلقہ تنظیم کے نام منتقل کروانے کی پابند تھی۔ اس سلسلہ میں کسان تنظیموں (ٹیوب ویل گروپس) کی درخواستیں اور منتقلی کے نوٹیفکیشن ضروری کارروائی کے لئے واپڈا کے متعلقہ افسران کو بھجوا دی جاتیں۔ سکارپ ٹیوب ویلوں کی منتقلی کے منظور شدہ منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔ فی الحال کوئی ایسا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سوال کو پڑھ نہیں سکا۔ تھوڑی دیر مجھے دے دیں تاکہ میں پڑھ لوں اور پھر میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔ کچھ دیر کے لئے اسے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تو یہی بات ہو رہی تھی کہ اریگیشن محکمہ اتنا اہم ہے اور آپ لوگ اس پر تیاری کر کے نہیں آئے۔

وزیر کالونیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اگر وزراء کرام کسی ضمنی سوال کا جواب نہیں دیتے یا وہ fresh question بنتا ہے تو ہمارے دوست بڑے زور و شور سے کہتے ہیں کہ یہ تیاری کر کے نہیں آتے۔ ابھی میرے بھائی نے یہاں پر سوال خود کیا ہے اور اس پر بھی ان کی تیاری نہیں ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے pending کیا جائے تاکہ میں پہلے پڑھ لوں کہ سوال کیا ہے، اس کا جواب پھر دے دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لیکن پہلے وہ سوال پوچھیں تو سہی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! انہوں نے پوچھ لیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل چنیوٹ میں کتنے سکارپ کے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ سکارپ ٹیوب ویلز چونکہ ہمیں واپڈا سے منتقل ہو کر آئے تھے اور اس کی انہوں نے جو تعداد پوچھی ہے میں exact تعداد تو ابھی نہیں بتا سکتا کیونکہ انہوں نے جو سوال کیا تھا وہ تعداد کے حوالے سے نہیں تھا۔ انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ یہ ہے کہ سکارپ کے ٹیوب ویلز مختلف لوگوں کو دس ہزار روپے فی ٹیوب ویل دیئے گئے ہیں، ان کی جو ٹرانسفر کسانوں کو ہوئی ہے، ان کو ٹرانسفر ہوا ہے یا نہیں ہوا، اس حوالے سے یہ جواب دیا ہے۔ اگر یہ اسی حوالے سے ضمنی سوال پوچھیں تو میں واضح طور پر بتا سکتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے سکارپ کے حوالے سے پوچھنا چاہتا تھا کہ جب انہوں نے سکارپ ختم کیا تو ٹیوب ویلز دے دیئے۔ اب تحصیل منچن آباد میں جو water level ہے وہ پانچ فٹ پر آ گیا ہے کیا محکمہ اس کے متعلق کوئی سوچ رہا ہے کہ جب پورے علاقے کی زمین waterlogging ہو گی، یہ پانچ فٹ پر پانی آ گیا ہے اس کو حکومت کنٹرول کرنے کے لئے کوئی پروگرام رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح بات ہے کہ اس حوالے سے ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ایک wing بنایا ہوا ہے جو کہ اس کو ریسرچ کر رہا ہے اور اس پر حکومت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کیونکہ waterlogging ایک اہم مسئلہ ہے۔ سیم اور تھور کے حوالے سے ایک پراجیکٹ ہم نے شورکوٹ میں تجرباتی طور پر شروع کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہم پورے پنجاب میں اس کا جامع سروے کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ایک پالیسی عمل میں لائی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش ہے کہ میں ان کے علم میں تحصیل منچن آباد کا مسئلہ لایا ہوں۔ یہ اگر فورڈواہ کے اوپر دیکھ لیں تو اس علاقے میں کافی waterlogging شروع ہو گئی ہے۔ پانچ فٹ پر پانی آگیا ہے۔ میرا کام ان کے علم میں لانا تھا اگر یہ ایکشن لیں گے تو ان کے زمیندار کا بھی بھلا ہو گا، کسان کا بھی بھلا ہو گا۔ اگر یہ kindly اس کو priority پر لے لیں تو I will be obliged

وزیر آبپاشی: جی، انشاء اللہ اس پر پورا غور کیا جائے گا۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! منسٹر اریگیشن سے میں اسی پانی کے حوالے سے ایک سوال کروں گا کہ چولستان کا ایریا جہاں پر underground brackish water ہے وہاں پر پانی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے تو لوگوں نے وہاں پر لفٹ پمپ لگائے ہوئے ہیں اور کورٹ سے stay order بھی لئے ہوئے ہیں لیکن حکومت نے اس کے لئے ابھی تک کوئی آرڈر جاری کئے اور نہ ہی ان کو confirm کیا ہے۔ وہاں پر پانی کا اس کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے وہ صرف لفٹ پمپ سے ہی پانی لیتے ہیں کیونکہ underground brackish water ہے اور اس پانی کے ٹیوب ویلز بہت جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ ان کو کیوں نہیں legalize کر دیتی جو وہاں پر لفٹ پمپ لگے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ ہر وقت ان کو threat کرتی رہتی ہے اور اگر وہاں سے یہ ذریعہ ختم کر دیا جائے تو ہزاروں ایکڑ زمین ایسے ہی ضائع ہو جائے گی۔ گورنمنٹ اگر legalize کرنا چاہتی ہے تو اس بارے میں منسٹر صاحب ذرا بتا دیں۔

وزیر آبپاشی: ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: اس میں کوئی ایسا سوال نہیں پوچھا گیا جس کا منسٹر صاحب جواب نہیں دے سکتے۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! دراصل وہ سارا مسئلہ illegal ہے اور جیسے ابھی بات سامنے آئی ہے کہ اگر اس طرح illegal پمپ ہوں گے اور جتنی پمپنگ ہو گی تو groundwater availabilities کو نقصان ہو گا اس لئے اس پر ابھی ہم ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے illegal پمپنگ کی ہوئی ہے۔ انہوں نے کچھ عدالتوں سے stay لئے ہوئے ہیں جس وجہ سے کارروائی مکمل نہیں ہو رہی۔ جہاں تک ان کا point ہے کہ ان کو legalize کر دیا جائے تو اس پر ہم غور کرنے کے لئے دیکھتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی ایسی legal requirements نہ ہوئیں اور کوئی دشواری نہ ہوئی تو اس پر ہم غور کر سکتے ہیں۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! اس کو اتنا عرصہ ہو گیا ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین پڑی ہوئی ہے اور پانی کا صرف اور صرف یہ واحد ذریعہ ہے۔ اگر یہ اس کو بھی بند کرا دیں گے تو پھر ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا روزگار ختم کروانے والی بات ہے۔ اگر آٹھ دس سال تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا یا موجودہ گورنمنٹ بھی تین سال میں کوئی فیصلہ نہیں لے سکی تو پھر یہ کب لیں گے؟ یا تو پھر کوئی کمیٹی بنا لیں اور اس میں بیٹھ کر فیصلہ کر لیں کہ کیوں ان لوگوں کو ویسے ہی threat کیا جا رہا ہے، بجائے اس کے کہ اس کو legalize کر دیا جائے بلکہ ہر وقت ان کو threat کر کے ان سے منتھلیاں بھی لیتے رہتے ہیں اس طریقے سے ان کو تنگ بھی کیا جا رہا ہے حالانکہ وہ پانی کو استعمال بھی کر رہے ہیں۔ اگر یہ ہو کہ وہ پانی کو استعمال نہیں کر رہے تو پھر تو اس پر بات کر سکتے ہیں کہ پانی استعمال نہیں ہو رہا۔ حالانکہ پانی استعمال ہو رہا ہے اور اس پر کوئی کمی نہیں آ رہی اور سیکرٹری صاحب کے پاس جب بھی کوئی سمری بن کر جاتی ہے تو وہ اس کے اوپر shortage of water لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ shortage of water کی تو تب بات ہوتی ہے اگر وہ لوگ پانی استعمال نہ کر رہے ہوں۔ پانی وہاں استعمال ہو رہا ہے اور وہاں پانی کی کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی۔ یہ لوگ اپنے دفتروں کے اندر بیٹھ کر ہی اپنے فیصلے کر لیا کرتے ہیں، کبھی فیلڈ میں جا کر دیکھیں اور ان لوگوں کو دیکھیں تو پھر ہی انہیں پتا چلے کہ حقائق کیا ہیں؟ حقائق دیکھے بغیر ہی اپنے ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! چونکہ illegal پمپنگ ہو رہی ہے اور اس طرح tail shortage ہو جاتی ہے، ٹیل پر پانی پہنچ نہیں پاتا پھر tail والے شور ڈالتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جو main stakeholders ہیں اگر ان کو ہم حق نہیں دیں گے اور اسی طرح illegal ہوتا رہے گا تو main Stakeholders کو ٹیل پر پانی پہنچانا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے تو ہم ان کو پانی کس طرح پہنچائیں گے ؟ انہوں نے مسئلہ اٹھایا ہے یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں ہم اس کو بیٹھ کر examine کر لیتے ہیں اگر کوئی possibility ہوئی تو ہم اس کو دیکھنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے اس میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ جو ٹیل کے رقبے ہیں جہاں پانی نہیں پہنچتا اور ایک نہر چل رہی ہے، اگر وہاں ایسا بندوبست کیا جائے کہ پانی کو آگے لفٹ کے ذریعے اس ٹیلر میں ڈال دیا جائے تو پانی ٹیل تک پہنچ جائے گا۔ اس تجویز کو اگر آپ take up کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے وہ علاقے جو ٹیل کے آخر پر ہیں ان کو فائدہ پہنچے گا۔ ویسے پانی نہیں پہنچتا کیونکہ اس کی اتنی طاقت نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ چک بندی میں بھی ہیں لیکن اس کے باوجود پانی وہاں نہیں پہنچتا۔ آج کل بڑی مشینیں آئی ہوئی ہیں اگر وہ نہر کے اوپر لگا کر اس کے ذریعے پانی کو آگے flow کیا جائے تو اس سے کافی فرق پڑ جائے گا۔ یہ میری ایک تجویز ہے اس کو آپ consider کر لیں۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: جناب سپیکر! ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جو لوگ ٹیل کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، میں خصوصاً بہاولپور کی بات کر رہا ہوں وہ علاقہ تو ڈسٹرکٹ ناظم صاحب کا ہے، پیچھے کسی کو پانی ملے نہ ملے لیکن ٹیل پر پانی ضرور ملتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ چھ مہینے نہریں چلتی ہیں اور ان 6 مہینوں میں بھی further انہوں نے bifurcation کی ہوئی ہے۔ چھ مہینے میں تقریباً ڈیڑھ یا دو ماہ ان کو ٹوٹل پانی دیا جاتا ہے تو اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے جو کہ بیٹھ کر فیصلہ کرے یہ اکیلے ایک آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایسا کریں کہ منسٹر صاحب کو چیمبر میں مل لیں اور تحریری طور پر اپنی تجاویز انہیں دیں اور پھر اس پر discuss کریں اور اس کے بعد if you are satisfied then its ok اور اگر نہیں تو then again you can take up انشاءاللہ آپ کا مسئلہ کسی حد تک وہ

حل کر دیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اریگیشن نے پنجاب میں بہت سے سکارپ ٹیوب ویل بند کئے ہیں تو ان کے بند کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

MR. ACTING SPEAKER: I think that is because of non payment of bills

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ محکمہ کے تھے اور محکمہ ہی نے بند کئے ہیں اور سامان بھی sale out کر دیا ہے۔ اس کی ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ سکارپ کی سکیم 30 سال پہلے شروع ہوئی تھی اور اب یہ سکیم ختم ہو گئی تو ڈیپارٹمنٹ کے اوپر اور خزانے پر تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کا بوجھ تھا جو کہ بجلی کے اور مختلف بلز تھے جو ڈیپارٹمنٹ ان کو bear کرتا تھا۔ اس وجہ سے محکمہ اور حکومت نے فیصلہ کیا کہ اس سکیم کو بند کر کے ٹیوب ویل کمیونٹی کو دے دیئے جائیں اور وہی ان کو چلائے تو اب کمیونٹی ان ٹیوب ویلوں کو چلاتی ہے اور انہیں رعایت بھی دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب حفیظ اللہ خان نوانی صاحب کا ہے۔ جی، نوانی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: سوال نمبر 7459۔

کوآپریٹو بنکوں میں جدید سہولیات کی فراہمی

*7459: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت کوآپریٹو بنک کے ذریعے دوسرے بنکوں کی طرح جدید سہولتیں عوام کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی:

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ 1924 کے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت بطور

بنکنگ سوسائٹی وباڈی کارپوریٹ قائم شدہ ہے۔ زرعی شعبہ میں یہ پاکستان کا دوسرا بڑا بنک ہے جو چھوٹے کسانوں کو آسان شرائط پر زرعی قرضہ جات گزشتہ 80 سال سے بہم پہنچانے کے علاوہ جنرل بی بنکنگ کی تمام سہولیات بھی فراہم کر رہا ہے۔ حال ہی میں حکومت پنجاب اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کی سرپرستی وہدایات کی روشنی میں بنک ہذا کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا عمل restructuring process زیر کار ہے۔ جس کے نتیجہ میں بنک ہذا عوام الناس کو جدید سہولتیں مزید احسن طریقے سے بہم پہنچائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو بنک کو جدید سہولتیں دی جائیں گی اور یہ process زیر غور ہے۔ ہماری حکومت کو ساڑھے تین سال تو ہو گئے ہیں اور ابھی تک یہ process زیر غور ہے تو کب تک ان بنکوں کو دوسرے بنکوں کے برابر لایا جائے گا اور مزید کتنا عرصہ لگے گا؟ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک پنجاب کوآپریٹو بنک کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے تو اس بنک کی طرف نہایت ہی خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے ایک سپیشل ٹاسک فورس مقرر کی جس نے اپنی رپورٹ بنائی اور اس وقت بھی دو ٹیمیں پی آر این پی والے اور ایک پرائیویٹ ادارے کے تحت اس کی restructuring کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اس کی بہتری کے لئے اب ہم آن لائن بنکنگ شروع کر رہے ہیں، کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے لئے تقریباً ہر برانچ میں کمپیوٹر install کیا ہے، ماڈل برانچز بنائی گئی ہیں، انٹرنیشنلی زار کو کے ساتھ کنٹریکٹ ہو گیا ہے جہاں سے فارن ایکسچینج اس کو transmit ہو گا اور ان برانچز کے through لوگوں تک جائے گا اور سوئی گیس اور یوٹیلٹی بلوں سے متعلق لوگوں کا problem تھا وہ بھی کوآپریٹو برانچز میں authorize ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ کہنا کہ آج تک تین سال میں کچھ نہیں ہوا اور کب ہو گا تو میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں کنزیومر بنکنگ شروع کیا ہے جہاں پر لوگ individually اکاؤنٹس کھول کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تین سال پہلے کے اور آج کے بنک میں واضح فرق ہے اور انشاء اللہ آئندہ اس میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نوانی صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے تو مطمئن ہی ہونا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہر حال میری یہ گزارش تھی کہ ان کو باقی بنکوں کے برابر لایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سلسلے میں پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جو پہلے گزارش کی ہے کہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے ہم نے اپنے علاقوں میں ان کی ڈویلپمنٹ نہیں دیکھی۔ یہ معاملہ زیر غور تو ہوتا رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر کافی کچھ ہم نے improvement کی ہے اور مزید بھی رہے ہیں۔

جناب حفیظ اللہ خان: چلیں، اللہ کرے انشاء اللہ یہ ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 6523 ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 6523 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر فیصل آباد، منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*6523: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر فیصل آباد کے آفس میں مختلف گریڈوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں نیز خالی اسامیوں کی گریڈ وار تعداد بتائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود :

(الف) ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر کے دفتر میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 125 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مختلف گریڈوں کی خالی اسامیوں کی تعداد مع عرصہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ حکومت سے بھرتیوں کے لئے اجازت مل گئی ہے اس لئے عنقریب ان اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں گزارش کرنی چاہوں گا کہ پچھلے سیشن میں ورکنگ ویمن ہاسٹل فیصل آباد کے بارے میں ایک نشاندہی کی تھی کہ وہاں پر کرپشن کے ریکارڈ قائم ہو رہے ہیں اور منسٹر صاحبہ نے یقین دہانی کروائی تھی کہ میں فوری طور پر کمیٹی بنوا کر اس کی انکوائری کرواتی ہوں اور پھر ایوان میں اس کے متعلق بتاؤں گی لیکن آج تک وہاں پر کوئی کمیٹی بنی نہ ہی کوئی بندہ انکوائری کرنے گیا اور معاملات ویسے کے ویسے ہی چل رہے ہیں اور وہاں پر ایک ڈی ڈی او کی بھی میں نے نشاندہی کی تھی کہ اس نے ویمن ورکنگ ہاسٹل کو کیا شکل دی ہے، یہ میں یہاں پر کہنا مناسب نہیں سمجھتا ایک تو میری وہ گزارش ہے کہ اس کے بارے میں منسٹر صاحبہ بتائیں۔

جناب والا! اس سوال کے بارے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بتا دیں کہ کتنی sanctioned پوسٹیں خالی ہیں اور جواب 05-02-21 کو آیا ہے یعنی ایک سال ہو گیا ہے تو یہ ان کی latest پوزیشن بتا دیں کہ وہ fill ہو چکی ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں اپنے قابل احترام بھائی کو ایک تو ان کی پچھلی بات کا پہلے جواب دوں گی کہ ان کے کہنے کے مطابق میں نے باقاعدہ وہاں پر انکوائری کروائی ہے اور وہاں سے آنے والی رپورٹ کے مطابق یہ پوری تفصیل ہے کہ وہاں پر تین خواتین ایسی ہیں جو مقررہ میعاد کی مدت سے وہاں پر زیادہ stay کر رہی ہیں کیونکہ وہ قواعد وضوابط کے تحت رولز اینڈ ریگولیشن کو obey کر رہی ہیں اس وجہ سے ہم ان کو وہاں سے نہیں نکال رہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر ایسی کوئی بے ضابطگی نہیں پائی گئی کہ ہم وہاں پر کوئی ایکشن لیں۔ دوسرا اس سوال کے حوالے سے انہوں نے ضمنی سوال کیا ہے کہ پچھلے سال کے حساب سے وہاں پر 125 اسامیاں ہیں جن میں سے 13 خالی تھیں اور اس وقت latest position یہ ہے کہ ایڈورٹائزمنٹ ہو چکی ہوئی ہے اور تقریباً ان کے آرڈرز ہونے والے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں نے ورکنگ ویمن ہاسٹل کے بارے میں کہا ہے اور پھر میں

یہاں پر ہاؤس میں کھل کر بات کرنا چاہوں گا کہ وہاں پر سارا دو نمبر دھندہ ہو رہا ہے، لمبی لمبی گاڑیوں کی لائنیں شام کو لگنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ملاقات کے کوئی اوقات نہیں ہیں اور اگر اسمبلی کوئی کمیٹی بنا کر وہاں چیک کرے، ورکنگ ویمن ہاسٹل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کے پاس کوئی آسرا نہیں ہے اسے رہنے کے لئے جگہ دے لیکن وہاں کمروں میں بڑے بڑے ٹیلی ویژن، فریج، ڈی وی ڈی، وی سی آر لگے ہوئے ہیں اور ایسے پر تعیش کمرے تو شاید آپ کو سیون سٹار ہوٹلوں میں بھی نہ ملیں کیونکہ وہاں پر دو نمبر قسم کی عورتیں ٹھہری ہوئی ہیں۔ انہوں نے کمیٹی کہاں بنائی کیا فضا میں کمیٹی بنائی اور فضا میں ہی انکوائری کروائی۔ اگر یہ مجھے بھی call کرتیں تو پھر میں انہیں ثبوت دیتا تو میری گزارش ہے کہ اس کو دوبارہ put کیا جائے اور ہاؤس کی کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا کسی ایسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو وہاں پر جا کر چیک کرے اور پورے ہاسٹل کی پڑتال کر کے اس کے روز و شب نوٹ کر کے پھر رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اگر میرے بھائی کو اس بات پر اعتراض ہے تو یہ باقاعدہ ہمیں لکھ کر بھجوا دیں۔ میں اس کے اوپر انکوائری بھی کروا لیتی ہوں، کمیٹی بھی بنا دیتی ہوں اور انہیں بھی باقاعدہ شامل کر لیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ اگلا سوال نمبر 7598 محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! on his behalf سوال کا نمبر 7598 ہے۔

جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کے ایماء طبع شدہ سوال نمبر 7598 دریافت کیا)

تحصیل دیپالپور، نہر خانواہ موگا L-3980 پر پانی کی کمی

*7598: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر خانواہ ڈویژن پر موگا نمبر L-3980 سے زمینداروں کو پانی مل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے ہی اس موگا سے 97 فیصد زمیندار پانی حاصل کر رہے ہیں اور پہلے ہی پانی مشکل سے پورا ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اس موگا پر اور زیادہ زمینداروں کو شامل کرنا چاہتا ہے اور پہلے والے زمینداروں کو پانی نہیں مل سکے گا؟

(د) کیا حکومت ان زمینداروں کی پریشانی کو ختم کرنا چاہتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی:

(الف) درست ہے۔

(ب) موگا مذکورہ نمبر L-3980 راجباہ دیپالپور موجودہ حالت میں اپنے منظور شدہ رقبہ کو احسن طریقہ سے سیراب کر رہا ہے۔

(ج) ملحقہ زمینداران کی استدعا پر کیس بابت شامل کرنے رقبہ زیر دفعہ 20 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ زیر کارروائی ہے۔ مذکورہ کارروائی سے کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔

(د) مذکورہ موگا میں ملحقہ زمینداروں کا مزید رقبہ شامل ہونے سے سابق حصہ داران کی آبپاشی متاثر نہ ہوگی کیونکہ اسی تناسب سے موگا کا پانی بھی بڑھے گا۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (الف) کے اندر یہ کہا گیا کہ کیا یہ درست ہے کہ نہر خانواہ ڈویژن پر موگا نمبر L-3980 سے زمینداروں کو پانی مل۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو سوال ہے اور آپ نے تو کہا ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ جواب سے متفق ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جواب سے متفق نہیں ہوں بلکہ میں ضمنی سوال کرنے لگا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ موگا نمبر L-3980 کے لگانے سے اس نہر کے باقی کاشتکاروں کے پانی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وزیر موصوف یہ بتادیں کہ یہ outlet لگنے سے پہلے اس نہر کے پانی کی مقدار کیا تھی اور اس موگے کے لگنے کے بعد کیا ہے جس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا؟ اس میں انہوں نے کہا کہ ہم نے پانی کی مقدار بڑھادی ہے اب ایک نہر پر جس پر ہو سکتا ہے کہ پندرہ ہزار یا تیس ہزار موگے ہوں اب منسٹر موصوف یہ بتادیں کہ اس موگے کے لگنے سے پہلے نہر کی capacity کیا تھی اور اس کے لگنے کے بعد کتنی capacity بڑھائی ہے اور اب کتنی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! یہ جوڈیشل کیس ہے اور سیکشن 20 کینال اینڈ ڈرینج کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی اس سے پہلے اس کا ڈسچارج 1.18 کیوسک تھا اور اس سیکشن کی کارروائی کے بعد اس کا ڈسچارج 1.42 ہو گیا ہے یعنی اس میں بڑھاؤ آ گیا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا میں نے سوال کیا ہے جز (الف) اور (ب) کے بارے میں کہ موگا مذکورہ نمبر جو بھی ہے راجباہ دیپالپور موجودہ حالت میں اپنے منظور شدہ رقبہ کو احسن طریقے سے سیراب کر رہا ہے اور انہوں نے جز (ج) کا جواب دیا ہے اس کا سوال کچھ اور ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ مذکورہ موگا میں ملحقہ زمینداروں کا مزید رقبہ شامل ہونے سے سابقہ حصہ داران کی آبپاشی متاثر نہ ہو گی کیونکہ اسی تناسب سے موگا کا پانی بھی بڑھے گا۔ سوال یہ ہے کہ ایک موگے کے بڑھنے سے لوگ متاثر ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ اس کے جواب میں وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ہم نے اس کا پانی بڑھا دیا ہے اس لئے وہ اثر انداز نہیں ہوں گے۔ یہ جواب اس سوال کا دے رہے ہیں کہ مزید لوگوں کو آپ شامل کر رہے ہیں یا نہیں؟ جب آپ مزید لوگوں کو شامل کریں گے تو پھر اس کے بارے میں بتائیے گا کہ کینال اور ڈرینج ایکٹ کے تحت کتنے لوگوں کو بڑھائیں گے اور کتنا پانی بڑھے گا۔ اس میں میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ جواب 06-03-08 کا ہے اور یہ to the point ہے۔ یہ پہلے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! میں نے ان کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت اس کی کارروائی ہوئی ہے میں بتا دیتا ہوں کہ پچھلے سال 05-04-30 کو اس پر درخواست دی گئی تھی اور اس پر فیصلہ 05-12-14 کو ہو گیا۔ فیصلہ ہونے سے پہلے اس کا ڈسچارج 1.81 کیوسک تھا اس فیصلے کے بعد اس کا پانی بڑھا کر 1.42 کیوسک کر دیا گیا یعنی کہ 0.24 اس میں اضافہ کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اصل میں وہ پوچھنا چاہتے ہیں کلچرل کمان سی سی یا جی سی جو ہے کیا وہ کلچرل کمان بڑھ گیا ہے اور زمین آباد زیادہ ہو گئی ہے؟ کیونکہ کلچرل کمان کی وجہ سے بڑھتا ہے ویسے تو نہیں بڑھے گا۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! جب سی سی اے بڑھا ہے تو پانی بھی بڑھایا گیا ہے اور اس میں کسی کو بھی

کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! تھل کینال 1949 میں بنائی گئی اس وقت اس کا سی سی اے 13 لاکھ ایکڑ تھا اور پانی 6 ہزار کیوسک تھا۔ انہوں نے اس کو بڑھا کر 16 لاکھ ایکڑ کر دیا اور اس کی اس وقت capacity ساڑھے سات ہزار کیوسک کر دی۔ اب ری ماڈلنگ کے نام پر اس کو ساڑھے سات ہزار کیوسک سے بڑھا کر 9 ہزار کیوسک کر دی۔ اب انہوں نے بڑھایا تو ہے ایک ہزار کیوسک لیکن رقبہ 11 لاکھ ایکڑ سے بڑھ کر 24 لاکھ ایکڑ تک جا چکا ہے۔ میرا سوال اس میں یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ جو سوال کر رہے ہیں وہ اس سے related نہیں ہے اور دوسرا آپ جو سوال کر رہے ہیں you are damaging your interest اگر آپ نے law پڑھا ہے تو اس کو پڑھ لیجئے آپ اس کو ایسے ہی بحث میں نہ لائیں جس سے آپ کو اپنا نقصان ہو اس لئے میں آپ کو یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو یہیں رہنے دیں، یہی بہتر ہو گا۔
Don't mention the remodelling issue here

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا کہنا یہ ہے کہ آپ جتنے تناسب سے نئے outlet لگاتے ہیں، نیا ایریا آباد کرتے ہیں کیا اس تناسب سے اس نہر کو پانی دیتے ہیں یا نہیں دیتے؟ میں نے اسی کی مثال دی ہے کہ اس سوال کے اندر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنا رقبہ بڑھایا اور اتنا پانی دیا تو میں محکمے کی توجہ اس کیس کی طرف دلاتا ہوں جس میں انہوں نے پانی چھ ہزار کیوسک سے بڑھا کر ساڑھے نو ہزار کیوسک کیا لیکن انہوں نے گیارہ لاکھ ایکڑ سے جو ان کا کمانڈ ایریا ہے اس کو چوبیس لاکھ ایکڑ تک لے گئے ہیں حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ چھ ہزار کیوسک پانی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کہاں لے گئے ہیں، نہیں لے کر گئے وہ کیسے لے جا سکتے ہیں۔ سندھ موجود ہے، پنجاب کیسے بڑھا سکتا ہے، سندھ کے شئیر کو پنجاب کیسے بڑھا سکتا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال اور ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پنجاب کیسے بڑھا سکتا ہے، پنجاب نہیں بڑھا سکتا ہے۔۔۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جو اتنا رقبہ بڑھایا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پنجاب نہیں بڑھا سکتا، پنجاب نہیں بڑھا سکتا، پنجاب سندھ کا خیال

رکھتا ہے، آپ چھوڑیں، پنجاب سندھ کا خیال رکھ رہا ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! یہ اتنی اچھی تقریر کر رہے ہیں، ان سے یہ تو پوچھیں کہ ان کا اس پر ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وقفہ سوالات ختم ہونے کو ہے ایک ہی سوال پر بحث ہو چکی ہے اب میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک انتہائی اہم معاملے کی آپ طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج اخبار کے اندر یہ بات آئی ہے کہ ڈیمز کا لیول، ڈیڈ لیول پر چلا گیا ہے، پانی کم ہو گیا ہے اور اس صورت میں ارسا نے صوبوں سے پانی کاٹ لیا ہے اور جو پانی صوبوں سے کم کر دیا گیا ہے اس میں تمام کمی صوبہ پنجاب سے پوری کی جا رہی ہے۔ میں محکمہ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ پنجاب سے یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے جو پانی کم ہوا ہے وہ صرف پنجاب سے ہی کیوں کاٹا جا رہا ہے باقی صوبوں سے اس حساب سے کیوں نہیں کاٹا جا رہا ہے؟ اس کا یہ جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ پنجاب بڑا بھائی ہے اس لئے اس سے کاٹا جاتا ہے۔ حالانکہ پنجاب کو گالیاں بھی پڑتی رہیں اور پنجاب ہمیشہ فراخدلی show کرتا رہا ہے۔ پاکستان میں جتنا پانی کا issue ہے وہ سب پنجاب ہی دیتا ہے لیکن پھر بھی پنجاب کو گالیاں پڑتی ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: یہ پنجاب کے ساتھ بڑی زیادتی ہے، بڑی زیادتی ہے یہ اس کا جواب دیں جو پنجاب کے محافظ بیٹھے ہیں کہ پچیس ہزار کیوسک پانی صرف پنجاب سے کاٹ لیا ہے یہ کس لئے کاٹا ہے؟ یہ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے نہایت ادب سے اپنے بھائی اصغر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر تب ہوتا ہے جب ہاؤس out of order ہو، یہ پوائنٹ آف آرڈر پر سوال کر رہے ہیں جس کی relevancy بھی نہیں بنتی۔ آپ یہ ruling دے دیں کہ کیا پوائنٹ آف آرڈر پر سوال ہو سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے یہ ruling دی ہے کہ پنجاب ایک بہت بڑا صوبہ ہے اور وہ ہر صوبے کے لئے قربانی دیتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میرا اتنا اہم سوال ہے جو وزیر صاحب کو ناگوار گزرا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ ان کو ناگوار نہیں گزرا۔ وہ آپ کے ساتھ ازراہ تفنن کہہ رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! پنجاب واقعی بہت بڑا صوبہ ہے یہ قربانی دے مگر ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے بھی پنجاب کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے اور آپ بھی اس ضمن میں آتے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف ہم یہاں قربانی کے بکرے بن کر بیٹھ جائیں اور قربانی دیتے رہیں۔ ان کا سوال بڑا اہم ہے یعنی پچیس ہزار کیوسک پانی اور آپ دیکھیں کہ اس وقت پنجاب کی کتنی زمین بنجر پڑی ہے جو پانی کی وجہ سے پڑی ہے۔ آپ چولستان کا علاقہ دیکھ لیں، آپ اپنا راجن پور کا، روجھان کا علاقہ دیکھ لیں کہ کتنا علاقہ وہاں صرف پانی کی وجہ سے بنجر پڑا ہوا ہے۔ ہم یہاں اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں، بالکل ہم قربانی دیتے ہیں ہم تعصب کی بات نہیں کرتے لیکن اپنے حقوق سے بھی ہمیشہ دستبردار وہ ہوا کرتا ہے جو نااہل ہو یا جس میں یہ اہلیت نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: ہم اپنے حقوق کا تحفظ کریں گے اور کرنا جانتے بھی ہیں۔ آپ بھی پنجاب سے represent کرتے ہیں جو اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کرتا وہ اپنے حقوق کے ساتھ، میں یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا وہ اپنے حقوق کے ساتھ مخلص نہیں ہوتا اس لئے ان کا سوال درست ہے، وزیر آبپاشی بیٹھے ہیں وہ اس کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے جو بات کی ہے میں نے گجر صاحب کی بات کو رد نہیں کیا اور میں نے آپ کو رد نہیں کیا میں جو بات کر رہا ہوں وہ میں پنجاب کے حق میں بات کر رہا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ آج اپوزیشن اور گورنمنٹ اس پر متفق ہیں کہ پنجاب نے فراخدلی show کی ہے اور پنجاب ایک بہت بڑا کارنامہ کر رہا ہے لیکن باوجود اس کے کہ اس پر بہت پریشر ہے

لیکن پنجاب پر پھر بھی اعتراض ہے کہ پنجاب دوسروں کا حصہ لے رہا ہے حالانکہ پنجاب اپنی قربانی دے رہا ہے۔آپ کی بات بالکل صحیح ہے اور گجر صاحب کی بات جی صحیح ہے،یہی جواب اس کا اریگیشن منسٹر بھی دیں گے لیکن میں نے از خود اس چیز کو محسوس کیا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ پنجاب میں پانی کی کمی ہے لیکن اس کے باوجود وہ پانی دیتا ہے۔اس کے باوجود بھی پنجاب کی بات کو نہیں مانا جاتا،ہم یہ کہہ رہے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات:جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی۔

وزیر جیل خانہ جات:جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ یہ وقفہ سوالات ہے اور اس پر بڑی محنت ہوتی ہے اور اس پر بڑا اتنگ ودو کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔یہ out of the way بات ہو رہی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات:میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی۔

وزیر جیل خانہ جات:جناب سپیکر!ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کی اہم بات ہوتی ہے،Privilege Motion ہو،Adjournment Motion ہو، Question Hour ہو،جب وہ ختم ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات ہوتی ہے اور اس پر ہاؤس میں دو،دو گھنٹے بحث ہوتی ہے لیکن جو وقت کسی چیز کے لئے مخصوص ہے اس کو disturb نہیں کیا جاتا کیونکہ کافی دوست ہیں جنہوں نے اس سوال کی بابت ضمنی سوال کرنے ہوتے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے اپنے آپ کو اور ہاؤس کو مطمئن کرنا ہوتا ہے۔میری گزارش یہ ہے کہ گجر صاحب اس ہاؤس کے بڑے سینئر اور efficient ممبر ہیں تو میری سب سے یہی گزارش ہے کہ جب Question Hour ہو رہا ہو تو یہی Question Hour جس وقت ختم ہوتا ہے تو گجر صاحب اس پر پورا ایک گھنٹہ بحث کروا سکتے ہیں اور یہ روایت ہے کہ اس طرح کے موضوع پر بحث ہوتی رہی ہے۔میری یہ تجویز ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کا جب کوئی relevant time ہو تو اس کو اس وقت لیا جائے۔شکریہ

وزیر آبپاشی:جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں ایک عرض کر دوں جو کہ گجر صاحب نے بات کی،

میں آپ کو بتادوں کہ ہم کسی بھی معاملے میں compromise کرنے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی ہم نے کوئی ایسا compromise کیا ہے۔ ہمارا جو حق ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ اپنا حق لیں گے اور جو دوسرے صوبوں کا حق ہے وہ لیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس سلسلے میں، میں ذرا بتادوں کہ جس خبر کے حوالے سے انھوں نے بات کی ہے اس خبر کے حوالے سے یہ ہے کہ ہم تیس ہزار کیوسک انڈس اور کابل سے پانی لیتے ہیں جو کہ تربیلا اب dead level پر چلا گیا ہے اور تربیلا کے dead level پر جانے سے وہاں سے اس وقت تیس ہزار کیوسک پانی مل رہا ہے۔ اس تیس ہزار میں سے پانچ ہزار کیوسک N.W.F.P اور بلوچستان کو حصہ مل رہا ہے اور باقی پچیس ہزار میں سے سات ہزار دو سو پنجاب کو مل رہا ہے اور باقی سترہ ہزار آٹھ سو جو ہے وہ سندھ کو انڈس سے مل رہا ہے۔ انڈس دریا سے سندھ کو حصہ مل رہا ہے، یہی خبر انھوں نے اخبار میں دیکھی ہے جبکہ اس کا دوسرا رخ نہیں دیکھا۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ پنجاب منگلا اور چناب سے بھی پانی لے رہا ہے اور سندھ وہاں سے پانی نہیں لے رہا۔ منگلا سے پنجاب اٹھائیس ہزار کیوسک لے رہا ہے اور چناب سے دس ہزار کیوسک لے رہا ہے۔ اگر آپ اٹھائیس ہزار، دس ہزار اور سات ہزار دو سو کیوسک کو اکٹھا کریں تو تقریباً پینتالیس ہزار کیوسک پانی پنجاب کو مل جاتا ہے اور سندھ کو اس حساب سے سترہ ہزار آٹھ سو کیوسک مل رہا ہے اس لئے پنجاب جو ہے وہ اپنے share کے مطابق پانی لے رہا ہے اور بہتر پانی لے رہا ہے اس طرح ہم کسی کا حق مار رہے ہیں اور نہ کوئی ہمارا حق مار رہا ہے تو یہ میں واضح کرنا چاہ رہا تھا کہ 1991 کے accord کے مطابق ہم اپنے share کے مطابق ہی پانی لے رہے ہیں کیونکہ اخباری خبر کے حوالے سے یہ خدشہ ظاہر ہوا تھا کہ شاید پنجاب کا حصہ زیادہ کٹ گیا ہے اور دوسرے صوبوں نے حصہ لے لیا ہے تو وہ صرف انڈس اور کابل سے جو پانی آرہا ہے اس سے حصہ سندھ کو ملا ہے، پنجاب کا جو باقی شیئر ہے وہ منگلا اور دریائے چناب سے لے رہا ہے اور اب ہم river flow سے اس سلسلے کو پورا کر رہے ہیں کیونکہ ڈیموں کے dead level پر آنے سے اور اب حالیہ جو بارشیں ایک دو دنوں میں ہوئی ہیں ان سے انشاء اللہ تعالیٰ پانی کی پوزیشن اور بہتر ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ میں محکمہ امداد باہمی کے اقدامات اوراغراض و مقاصد

*1197: محترمہ انجم سلطانہ: کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ امداد باہمی عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے اوراس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیرامداد باہمی:

(الف) تحریک امداد باہمی کا بنیادی مقصد عوام کی بالعموم اور کارکنان امداد باہمی کی بالخصوص معاشی حالت بہتر بنانا اور ایسے ذرائع اور وسائل فراہم کرنا ہے، جن کے ذریعے انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران اپنے جملہ مسائل کی "اپنی مدد آپ" کے اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بہتر طریقہ سے حل کر سکیں۔ جہاں تک ضلع اوکاڑہ کا تعلق ہے تو ضلع بھر میں انجمن ہائے امداد باہمی میں سے آٹھ سو سے زائد انجمن ہائے کے ممبران کو ہر فصل پر لگ بھگ پندرہ کروڑ روپے کے قرضہ جات جاری کئے جاتے ہیں، جن کے اجراء ونگرانی کے ساتھ ساتھ ان قرضہ جات کو بروقت ممکن بنانے کے لئے محکمہ امداد باہمی کا عملہ دن رات کوشاں ہے اور انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ سال ہا سال سے ضلع ہذا میں وصولیات کا تناسب 95 فیصد سے زائد ہے۔ سابق فصل خریف 2002 کے دوران مبلغ پندرہ کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپے کے قرضہ جات 800 انجمن ہائے امداد باہمی کے 9098 ممبران کو جاری کئے گئے تھے جن میں سے پندرہ کروڑ بارہ لاکھ روپے بنک کو واپس وصول ہو چکے ہیں اور وصولی کا تناسب 96.56 فیصد ہے۔ رواں فصل ربیع 03-2002 کے دوران ضلع بھر میں 813 انجمن ہائے امداد باہمی کے 9106 ممبران کو کل مبلغ سولہ کروڑ تیرہ لاکھ روپے کے فصلی قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔

درمیانی مدت کے قرضہ جات کے حوالے سے ٹریکٹر و دیگر زرعی آلات کشاورزی کے لئے آٹھ مختلف انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران کو مبلغ ستائیس لاکھ چھپن ہزار روپے کے قرضہ جات بھی جاری کئے گئے ہیں۔

درمیانی مدت کے قرضہ جات کے حوالے سے ٹریکٹر و دیگر زرعی آلات کشاورزی کے لئے آٹھ مختلف انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران کو مبلغ ستائیس لاکھ چھپن ہزار روپے کے قرضہ جات بھی جاری کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع اوکاڑہ میں دی زمیندارہ کوآپریٹو سیل اینڈ مارکیٹنگ سوسائٹی، دی حویلی ایگریکلچرل سیل مارکیٹنگ سوسائٹی، دی مال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی اوکاڑہ، دی اوکاڑہ پوٹیٹو فروٹ اینڈ ویجیٹیبل گروورز کوآپریٹو سوسائٹی اور ضلع کوآپریٹو فارم سروس سنٹر جیسے بڑے ادارے بھی اپنے ممبران کی بہتری اور ملکی ترقی کے لئے مصروف عمل ہیں۔

(ب) انتظامی ڈھانچے کے حوالے سے سیکرٹری امداد باہمی حکومت پنجاب کی سرپرستی میں رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب صوبہ بھر میں محکمانہ امور کے نگران ہیں۔ تفصیلی انتظامی ڈھانچہ درج ذیل ہے:۔

1۔ محمد سعید شیخ، سیکرٹری امداد باہمی، حکومت پنجاب، سول سیکرٹریٹ لاہور
2۔ میجر (ریٹائرڈ) میاں محمد ذوالقرنین عامر، رجسٹرار کوآپریٹوز، پنجاب، سن لائٹ بلڈنگ بنک سکوائر، شاہراہ قائداعظم، لاہور
3۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی ڈویلپمنٹ (ڈسٹرکٹ کمپلیکس اوکاڑہ) (پوسٹ خالی)
4۔ منظور احمد، ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو اوکاڑہ (ڈسٹرکٹ کمپلیکس اوکاڑہ)
5۔ صفدر علی، اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو اوکاڑہ (ڈسٹرکٹ کمپلیکس اوکاڑہ)
6۔ محمد اصغر جاوید، اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو دیپالپور (رتہ کھنہ روڈ دیپالپور)

اس کے علاوہ ہر مرکز کی سطح پر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز اور یونین کونسل کی سطح پر سب انسپکٹرز کوآپریٹو سوسائٹیز بھی کام کر رہے ہیں۔

ضلع بہاولنگر، ٹیوب ویل آپریٹرز، ہیلپرز، فٹرز اور فورمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

*6381: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں 226 ٹیوب ویل آپریٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل آپریٹرز اگست 2004 سے تاحال تنخواہ سے محروم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیلپرز، فٹرز اور فورمین بھی متذکرہ عرصہ سے تنخواہ سے محروم ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ملازمین کو تنخواہ دینے کو تیار ہے اور کب؟

وزیر آبپاشی:

(الف) بحوالہ خط نمبری AII/2004/11735-37 مورخہ 25-05-2004 منجانب چیف انجینئر بہاولپور کے تحت ٹیوب ویل آپریٹرز فورڈواہ ڈویژن سے فارغ ہو کر شور کوٹ، کمالیہ پراجیکٹ مورخہ 30-06-2004? کو ٹرانسفر ہو چکے ہیں جو کہ چیف انجینئر ڈویلپمنٹ نے سکارپ نمبر 3 میں تعینات کر دیئے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت بند ہونے والے ٹیوب ویلوں کے آپریٹرز سرپلس ہونے کے بعد مورخہ 30-06-2004 سے بہاولپور زون سے فارغ کر دیئے گئے تھے جس کے بعد انہیں شور کوٹ، کمالیہ پراجیکٹ میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا چونکہ مالی سال 2004-05 میں ٹیوب ویل آپریٹرز کی تنخواہوں کی مد میں فنڈز بہاولپور زون کو جاری نہیں کئے گئے ہیں لہذا ٹیوب ویل آپریٹرز کو تنخواہیں نہ دی جاسکیں۔ سیکرٹری اریگیشن و پاور کے حکم مورخہ 28-02-05 کے تحت ٹیوب ویل آپریٹرز کو تنخواہیں ڈویلپمنٹ زون لاہور ادا کرے گا۔

(ج) ٹیوب ویل آپریٹرز کے برعکس ہیلپرز، فٹرز اور فورمین وغیرہ کو ماسوائے ایک فورمین کے بہاولپور زون میں دوسری خالی اسامیوں پر مساویانہ ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ ان کی LPC اور سروس بکس متعلقہ XENs کو بھجوادی گئی ہیں انہیں تنخواہیں دی جارہی ہیں۔

(د) متذکرہ ملازمین کو نومبر2005 تک تنخواہوں کی ادائیگی کر دی گئی ہے مزید بجٹ درکار ہے جس کے وصول ہونے پر بقایا تنخواہیں بھی ادا کر دی جائیں گی۔

نیاز بیگ کینال سے ضلع قصور کو پانی کی فراہمی و متعلقہ دیگر تفصیلات

*7404: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نیاز بیگ کینال سے ضلع قصور کو کتنے کیوسک پانی دیا جا رہا ہے، حکومت نیاز بیگ کینال میں پانی کی کمی پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) ایسے علاقوں کا نہری پانی جو ہاؤسنگ سکیموں اور فیکٹریوں میں آنے سے فالتو ہو جاتا ہے، اس کی وارہ بندی کیسے کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹھٹھی مائنر نیاز بیگ پر محکمہ نے ٹھوکر لگا کر پانی کا بہاؤ تقریباً ختم کر دیا ہے۔ اس ٹھوکر (بندش) کو کب تک ختم کر دیا جائے گا؟

(د) نیاز بیگ کینال میں بلو کی بی ایس لنک پر پانی کتنے کیوسک پہنچ رہا ہے، اس کمی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی:

(الف) نیاز بیگ کینال سے ضلع قصور کو 167 کیوسک پانی فراہم کیا جا رہا ہے محکمہ مذکورہ نہر میں حق کے مطابق سپلائی بہم پہنچا رہا ہے۔

(ب) ایسا رقبہ جس کو نہری پانی دیا جا رہا ہو اور وہاں ہاؤسنگ سکیم یا فیکٹری وغیرہ بن جائے تو اس رقبہ کو زیر دفعہ 20-B کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ مجریہ 1873 نہری پانی کی فراہمی بند کر دی جاتی ہے۔ اگر کمی بیشی 10 فیصد ہو تو موگا جات کے سائز میں تبدیل نہیں کی جاتی اور وارہ بندی رقبہ کی مناسبت سے ترمیم کی جاتی ہے۔ 10 فیصد سے زائد کیس ہائے میں موگا جات کو adjust کر دیا جاتا ہے اور اس صورت میں وارہ بندی میں ترمیم نہیں ہوتی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ٹھٹھی مائنر پر محکمہ نے کوئی ٹھوکر تعمیر کی ہے بلکہ متعلقہ نہر کو اپنے منظور شدہ استعداد کے مطابق نہری پانی کی فراہمی جاری ہے جس کی مقدار 10 کیوسک ہے۔

(د) نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری بلو کی سلیمانکی لنک کینال کی بر جی 13+593 پر سے گزرتی ہے اور وہاں اس کی اپنی بر جی 166+636 ہے وہاں منظور شدہ ڈسچارج 42 کیوسک ہے۔ یہاں پر لفٹ سسٹم کے تحت پانی پورا کیا جاتا ہے اور ٹیل پر پانی کی کوئی کمی نہ ہے۔

تحصیل گوجرہ، راجباہ گوجرہ کو پختہ کرنے اور تعینات پنسال نویس سے متعلقہ تفصیل

*7465: چودھری اظہر ندیم گجر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہماری تحصیل گوجرہ میں راجباہ گوجرہ کو پختہ کیا جا رہا ہے تو کب تک؟

(ب) اس راجباہ پر تعینات پنسال نویس کا نام کیا ہے اور وہ یہاں پر کتنی دیر سے تعینات ہے؟

وزیر آبپاشی:

(الف) درست نہ ہے۔ راجباہ گوجرہ کی پختگی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ب) گوجرہ راجباہ پر غلام حسین پنسال نویس عرصہ دو سال سے تعینات ہے۔

ضلع قصور میں کوآپریٹو بنک کی برانچوں، سٹاف اور قرضہ جات سے متعلقہ تفصیل

*7472: سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں کہاں کہاں قائم ہیں اور وہاں پر تعینات عملہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کوآپریٹو بنک نے گزشتہ دو سالوں میں کون کون سی مد میں قرضہ جات فراہم کئے، ان کی مالیت کیا ہے اور کس شرح سود پر یہ قرضے فراہم کئے گئے؟

(ج) بنک ہذا کے ضلع بھر میں کتنے مقروض ڈیفالٹرز ہیں، ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور مالیت قرضہ کیا ہے نیز بنک نے ان ڈیفالٹرز سے قرضے واپس لینے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع قصور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی پانچ برانچیں قصور، کوٹ رادھا کشن،

چونیاں، پتوکی اور پھولنگر میں ہیں۔ عملہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	برانچ	ڈسٹرکٹ/ منیجر	آفیسر	کلرک	ڈرائیور/ گارڈ/ نائب قاصد	میزان
1۔	قصور	1+!	6	1	3	12
2۔	کوٹ رادھا کشن	1	2	-	2	05
3۔	چونیاں	1	2	1	3	07
4۔	پتوکی	1	3	1	2	07
5۔	پھولنگر	1	2	2	3	08
میزان	کل	6	15	5	`3	39

(ب) ضلع قصور میں بنک نے 9 فیصد، 12 فیصد اور 15 فیصد کے حساب سے مبلغ -/68,87,72,570 روپے کا قرضہ فراہم کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام قرضہ	رقم قرضہ
1۔	فصلی قرضہ جات	مبلغ-/54,15,12,597 روپے
2۔	قرضہ برائے خرید ٹریکٹر	مبلغ-/4,39,30,659 روپے
3۔	قرضہ برائے خریداری جانور	مبلغ -/6,71,01,535 روپے
4۔	قرضہ برائے بہبود خواتین	مبلغ-/30,200 روپے
5۔	سونے کے عوض قرضہ جات	مبلغ-/3,26,46,868 روپے
6۔	قرضہ برائے خرید کمپیوٹر	مبلغ-/26,53,911 روپے
7۔	قرضہ برائے خرید موٹر کار	مبلغ-/6,25,000 روپے
	میزان کل	مبلغ -/68,87,72,570 روپے

(ج)

1۔ بنک ہذا کے ضلع بھر میں 411 مقروض ڈیفالٹرز کے ذمہ کل مبلغ -/5,18,68,603 روپے واجب الادا ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد	رقم ڈیفالٹ
ڈیفالٹرز انجمن ہائے امداد باہمی	151	مبلغ-/4,11,45,113 روپے
ڈیفالٹرز (انفرادی/ شخصی قرضہ جات)	260	مبلغ-/1,07,23,490 روپے
میزان	411	مبلغ-/5,18,68,603 روپے

2۔ مقروضان کے نام، ولدیت، پتا جات، مالیت قرضہ اور کئے گئے اقدامات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ مزید برآں رکے ہوئے قرضہ جات کی وصولی کے لئے بنک کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ کے درج ذیل قوانین کے مطابق محکمہ امداد باہمی کے عملے کے ذریعے قانونی کارروائی کر رہا ہے۔

i) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1925
ii) کوآپریٹو سوسائٹیز رولز 1927
iii) دی کوآپریٹو سوسائٹیز اینڈ کوآپریٹو بنکس (ریپیمنٹ آف لونز) آرڈیننس 1966
iv) دی کوآپریٹو سوسائٹیز (ریکوری) آرڈر، 1972 (ایم ایل او 241)

4۔ مزید برآں بنک ہذا چونکہ بطور کوآپریٹو بنکنگ سوسائٹی قرضہ جات کی dual status رکھتا ہے۔ لہذا بطور کوآپریٹو بنکنگ سوسائٹی قرضہ جات کی ریکوری کوآپریٹو قوانین کے ذریعے کر رہا ہے۔ تاہم صدر بنک ہذا نے بنک کی بطور شیڈولڈ بنک کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حال ہی میں بنک کو فنانشل انسٹیٹیوشن (ریکوری آف فنانس) آرڈیننس 2001 کے مطابق بنکنگ کورٹ کے ذریعے رکے ہوئے قرضہ جات کی وصولی کی بھی اجازت دے دی ہے۔

5۔ پرانے رکے ہوئے قرضہ جات کی ریکوری کے لئے وقتاً فوقتاً ریکوری پیکج کی سہولت دی گئی ہے۔ جس میں کسانوں کو سود معافی کے علاوہ اقساط میں ادائیگی کی سہولت دی گئی ہے۔ موجودہ پیکج کی میعاد 30.06.2006 تک ہے۔

6۔ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے تحت محکمہ امداد باہمی کے عملے کو پرانے رکے ہوئے قرضہ کی وصولی پر 3 فیصد سے 5 فیصد تک incentive/commission دیا جاتا ہے۔

ڈی جی آفس، سماجی بہبود پنجاب میں 2004 تا حال بھرتی کی تفصیل

***6593: ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک ڈائریکٹر جنرل سماجی بہبود پنجاب کے ماتحت جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے، نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جن افراد کو وزیر متعلقہ اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں تشہیر ہوئی، تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف یکم جنوری 2004 سے محکمہ سماجی بہبود میں جن کل 73 افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے، میرٹ بنانے کا طریق کار حکومت کی بھرتی کی پالیسی اعلانیہ دسمبر 2004 کے مطابق کیا گیا، ان کی میرٹ لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بیت المال کے لئے قائم کی گئی کمیٹی کے ارکان کی تفصیل

سیریل نمبر	نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ تعیناتی
1-	چودھری غلام سرور	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)
2-	عبدالغفار شیخ	18	ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر (بیت المال)	ڈائریکٹر (ایڈمن)
3-	عاصم حیات فاروقی	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بیت المال)	ریٹائرڈ

ترقیاتی پروگرام کے لئے قائم کی گئی کمیٹی کے ارکان کی تفصیل:۔

سیریل نمبر	نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ تعیناتی
1-	چودھری غلام سرور	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)
2-	زاہد عزیز خان	18	ڈائریکٹر (ایڈمن)	ریٹائرڈ
3-	محمد سلیمان	18	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)

سماجی بہبود کے لئے قائم کی گئی کمیٹی کے ارکان کی تفصیل

(گریڈ ایک تا 11 تک کی اسامیوں کے لئے)

1۔	چودھری غلام سرور	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)
2۔	غلام فرید چشتی	18	ڈائریکٹر (ایڈمن)	ریٹائرڈ
3۔	محمد سلیمان	18	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)

(گریڈ 12 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کے لئے)

سیریل نمبر	نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ تعنیاتی
1۔	رئیس عباس زیدی	20	ڈائریکٹر جنرل	سیکرٹری اوقاف
2۔	غلام فرید چشتی	18	ڈائریکٹر (ایڈمن)	ریٹائرڈ
3۔	محمد سلیمان	18	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)	ڈپٹی ڈائریکٹر (ریسرچ)

(د) کسی بھی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(ہ) کسی بھی فرد کو وزیر اعلیٰ یا وزیر متعلقہ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی نہیں کیا گیا۔

(و) اخبارات کی تشہیر کی نقل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع جھنگ میں کوآپریٹو سوسائٹیوں اور قرضہ جات سے متعلقہ تفصیل

*7662: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جھنگ میں کسانوں کو زرعی قرضہ جات فراہم کرنے کے لئے کتنی کوآپریٹو سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں مذکورہ سوسائٹیوں کے ذریعے سالانہ کتنی رقم کسانوں کو بطور قرضہ فراہم کی گئی؟

(ج) یہ قرضہ کس شرح سود اور کن شرائط پر کسانوں کو دیا جاتا ہے اور وصولی کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع جھنگ میں کسانوں کو زرعی قرضہ جات فراہم کرنے کے لئے 1194 کوآپریٹو سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں مذکورہ سوسائٹیوں کے ذریعے مبلغ -/62,19,16,919 روپے کی رقم بطور قرض فراہم کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2004	مبلغ -/RS.30,42,29,681	
2005	مبلغ -/RS.31,76,87,238	
میزان	مبلغ -/RS.62,19,16,919	

جن مقاصد کے لئے یہ قرضہ فراہم کیا گیا ہے ہمراہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فصلی قرضہ جات (9 فیصد) جبکہ درمیانی مدت کے قرضہ جات (12 فیصد) شرح مارک اپ پر جاری کئے گئے تاہم سٹیٹ بنک آف پاکستان سے حاصل کئے جانے والے قرضہ جات کی شرح مارک اپ بڑھنے کی وجہ سے بنک کے تمام قرضہ جات (علاوہ سٹاف لون) پر یکساں شرح مارک اپ (15 فیصد) مورخہ 2005-07-6 کی گئی تاہم کسانوں کو سہولت پہنچانے کے لئے بنک کے جناب ایڈمنسٹریٹر نے فصلی قرضہ جات و لائیو سٹاک لون پر قرضے کی شرح مورخہ 06-01-26 سے (12 فیصد) کر دی ہے۔ فصلی قرضہ جات کی پالیسی اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی مجموعی ہدایات کی روشنی میں محکمہ امداد باہمی مرتب کرتا ہے جس میں جملہ شرائط برائے قرضہ شامل ہوتی ہیں۔ پالیسی قرضہ برائے فصل ربیع 06-2005 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فصل خریف کے قرضہ کی واپسی کی آخری تاریخ عموماً مارچ اور فصل ربیع کے قرضہ کی واپسی جولائی اسی سال ہوتی ہے۔ ان قرضہ جات کی مدت واپسی تقریباً 8 تا 10 ماہ ہوتی ہے۔ ان قرضہ جات کی وصولی محکمہ امداد باہمی کا میدانی عملہ کرتا ہے جن کے پاس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت وصولی کے اختیارات ہیں۔

سوشل ویلفیئر آفیسرز کی گریڈ 18 میں ترقی کا مسئلہ

*6826: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود میں بھرتی ہونے والے سوشل ویلفیئر آفیسرز جن کی تعلیمی قابلیت M.A ہوتی ہے، بھرتی کے وقت ان کو سکیل 17 دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سوشل ویلفیئر آفیسرز کو 20 سال بعد اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ 17 میں ہی ترقی دی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان افسران کو گریڈ18 میں ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) جی ہاں۔

(ب) جناب یہ درست نہ ہے۔ اصل صورتحال یوں ہے کہ سوشل ویلفیئر آفیسر کی اسامی بنیادی طور پر گریڈ16 میں تھی جو بعد ازاں مورخہ 22-10-88 سے گریڈ17 میں کر دی گئی جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی اسامی ماقبل ہی گریڈ17 میں تھی اور ہے جس کو محکمہ نے بار بار گریڈ18 میں کروانے کی کوشش کی بلکہ ابھی تک اس کی سعی کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدوں پر ترقی پانے والے سوشل ویلفیئر آفیسران کو مورخہ 22-10-88 کو اس وقت کے سکیل کے مطابق تین ترقیوں کے برابر رقم مبلغ -/150 روپے اضافی طور پر ماہوار دینے کی منظوری دی مزید برآں اسسٹنٹ ڈائریکٹرز اور ان کے ہم پلہ آفیسرز کو بطور ڈپٹی ڈائریکٹر / سینئر سپرنٹنڈنٹس گریڈ18 اور ڈائریکٹرز گریڈ19 کی اسامیوں میں ترقی پانے کے مواقع رولز میں موجود ہیں اور ترقی پا چکے ہیں۔

(ج) ۔ایضاً۔

سال 2003-04, 2004-05 محکمہ سماجی بہبود کا بجٹ اور خرچ کی تفصیل

*6900: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے مختص شدہ فنڈز کا زیادہ تر حصہ عوام کی بھلائی کے کاموں کی بجائے اپنے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ پر خرچ کیا جا رہا ہے؟

(ب) مالی سال 2003-04 اور 2004-05 میں حکومت کی طرف سے محکمہ ویلفیئر کے لئے کتنی رقم مختص ہوئی، اس میں عوام کی بھلائی کے کاموں اور محکمہ ہذا کے ملازمین پر خرچ کی تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ بیان کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) یہ بات درست نہیں ہے، محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین صرف وہی تنخواہ وصول کرتے ہیں جو حکومت تعین کرتی ہے۔

(ب) مالی سال04-2003 کے دوران محکمہ کو صوبائی حکومت کی طرف سے غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں کل1279کروڑ17لاکھ17ہزار73روپے خرچ کئے گئے جن میں سے5کروڑ93لاکھ عوام کی بھلائی کے کاموں پر جبکہ 1کروڑ24لاکھ17ہزار73روپے ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر مراعات پر خرچ کئے گئے۔اسی طرح سال05-2004کے دوران 7کروڑ 99لاکھ19ہزار274روپے خرچ کئے گئے جن میں 6کروڑ46لاکھ 26ہزار خدمات کی فراہمی اور بقیہ تنخواہوں وغیرہ پر خرچ کئے گئے۔

لاہور / گوجرانوالہ۔ گداگری کے تدارک کے لئے حکومتی اقدامات اور2004میں ہونے والی کارروائی کی تفصیل

*6959:چودھری زاہد پرویز:کیاوزیر سماجی بہبوداز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور اور گوجرانوالہ میں گداگری پروفیشن کی صورت اختیار کر گئی ہے؟

(ب) حکومت پنجاب نےاس کے تدارک کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) سال2004میں کتنے گداگروں کو مذکورہ اضلاع سے پکڑ کر متعینہ مقامات تک پہنچایا گیا؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) یہ بات درست ہے کہ لاہور اور گوجرانوالہ میں گداگروں کی کثیر تعداد موجود ہے اور کچھ لوگ تو مجبوری کے تحت گداگری کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگوں نے اس کو پروفیشن بنا لیا ہے۔

(ب) لاہور میں گداگری کے خاتمے کے لئے محکمہ سماجی بہبود درج ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

1۔ پہلے سے موجودVagrancy Ordinance 1958کو موثر بنانے کے لئے اس میں ترامیم تیار کر لی ہیں اور چونکہ یہ وفاقی حکومت کا قانون ہے اس لئے اس کو وزارت سماجی بہبود اسلام آباد بھجوایا جارہا ہے۔

II- لاہور اور راولپنڈی میں دارالکفالہ قائم کرنے کے لئے منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2006-07 میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(ج) فی الحال چونکہ پورے پنجاب میں کوئی دارالکفالہ کام نہ کر رہا ہے لہذا ابھی تک کسی فرد کو بھی نہ پکڑا گیا ہے۔

گوجرانوالہ، رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد اور سرکاری گرانٹس کی تفصیل

*6960: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں خدمت خلق انجام دینے والی رجسٹرڈ NGOs کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حکومت ان میں سے کون سی NGOs کو بیت المال، زکوٰۃ یا دیگر ذرائع سے فنڈز فراہم کرتی ہے، یکم جنوری 2004 سے ان کو جتنی رقم دی گئی تفصیل این جی او وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان پر چیک کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ تنظیموں کی تعداد 236 ہے۔

(ب) پنجاب بیت المال صرف ان این۔جی۔اوز کی مالی امداد کرتا ہے جو محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین و بیت المال کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں۔ جنوری 2004 سے اب تک درج ذیل این۔جی۔اوز کو پنجاب بیت المال سے مالی امداد فراہم کی گئی۔

1-	کشمیر ویلفیئر سوسائٹی، ٹرسٹ ہسپتال، گوجرانوالہ	-/500,000 روپے
2-	ایمن آباد ویلفیئر سوسائٹی، ایمن آباد، گوجرانوالہ	-/50,000 روپے
	کل رقم	-/5,50,000 روپے

(ج) بیت المال رولز مجریہ 2003 کے مطابق ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ، دارالامان سے فرار ہونے والی خواتین اور ان کے مسائل سے متعلقہ تفصیل

*7195: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28-اگست 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق دارالامان گوجرانوالہ سے پندرہ خواتین دیوار توڑ کر فرار ہو گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فرار ہونے والی خواتین کے مطابق ان کو اس جگہ کھانے کے لئے روٹی اور ان کے بچوں کو دودھ تک میسر نہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے دارالامان سے فرار کا منصوبہ بنایا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دارالامان کی انچارج کو لاکھوں روپے خُورد بُرد کرنے کے باوجود وہاں سے ٹرانسفر نہ کیا گیا؟

(د) اگر حکومت نے اس واقعہ کی تفتیش کرنے کے لئے کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی تھی تو اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اگر اس کمیٹی نے اس واقعہ کی انکوائری مکمل کر لی ہے تو اس کی report ایوان میں پیش کی جائے نیز حکومت نے اس کمیٹی کی رپورٹ پر جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) یہ بات درست ہے کہ مورخہ 05-08-27 کو دارالامان سے 15 خواتین اور 9 بچے روشن دان کاٹ کر رات کے اندھیرے میں فرار ہو گئے۔

(ب) یہ بات غلط ہے کہ بھاگنے کی وجہ کھانے کا نہ ملنا اور بچوں کے لئے دودھ کی عدم فراہمی ہے اگر یہ حالات ہوتے تو دارالامان میں رہنے والی خواتین افسران بالا کے دورہ کے موقع پر یہ شکایت ضرور کرتیں اس طرح کی کوئی شکایت زیر دستخطی کو وصول نہ ہوئی ہے۔ ریکارڈ کے مطابق جو بجٹ خوراک کی مد میں دیا گیا تھا وہ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق خرچ ہوا ہے۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ متعلقہ انچارج کو ٹرانسفر نہ کیا گیا ہے کیونکہ دارالامان میں عرصہ ڈیڑھ سال سے کوئی بھی آفیسر تعینات نہ تھا اس وقوعہ سے ایک ماہ قبل مس للی خان نامی آفیسر لاہور سے تبدیل کر کے یہاں تعینات کی گئی اور ابھی تک اس نے کسی بل پر دستخط نہ کئے اور نہ ہی کوئی بل کیش کروایا گیا۔ کیونکہ 06-2005 کا سالانہ بجٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے لیٹ موصول ہوا تھا۔

(د) تشکیل کردہ انکوائری کمیٹی حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1-	مسٹر محمد ہاشم خان	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر	17
2-	مسٹر ذوالفقار علی	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر	17
3 -	مسٹر سہیل محمود	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر	17
4 -	رانا لیاقت علی	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر	17

(ہ) اس واقعہ کے دوران ڈیوٹی آفیسر کے ساتھ ایک چوکیدار اور ایک نائب قاصد بھی موجود تھا۔انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی۔چوکیدار اور نائب قاصد کو فوراً معطل کر دیا گیا اور حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ انکوائری کمیٹی اپنا کام نیک نیتی سے سرانجام دے رہی ہے جلد ہی رپورٹ مکمل ہو جائے گی اور فوراً اس حادثے کے ذمہ داران کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

ضلع قصور میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد اور فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7467: سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ سماجی بہبود کے پاس رجسٹرڈ انجمنوں اور NGOs کی تعداد، ان کے پتاجات اور دیگر متعلقہ تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ب) حکومت نے کتنی NGOs کو کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گزشتہ تین سالوں کی تفصیلات مہیا فرمائیں؟

(ج) ان انجمنوں اور NGOs کو کن کن ممالک سے بیرونی امداد ملتی ہے۔گزشتہ دو سالوں کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) ضلع قصور میں رجسٹریشن کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ سماجی بہبود کی تنظیموں کی کل تعداد 88 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی بیت المال سے گزشتہ تین سالوں کی فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ کسی NGO کو ضلع قصور میں بیرون ملک سے امداد نہیں ملی۔

اوکاڑہ، دستکاری سکولز اور ہنر مندی سے متعلقہ تفصیل

*7720: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں قائم دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل مع ایڈریس آگاہ کریں، ان سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) حکومت گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں ضلع اوکاڑہ میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے بنا رہی ہے اور کب تک، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں قائم دستکاری سکولز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام وپتا دستکاری سکول	ہنر
1-	سوشل ویلفیئر سوسائٹی جسپالکے، موضع میاں کے اوکاڑہ	سلائی کڑھائی
2-	سوشل ویلفیئر سوسائٹی، چک 32 ایل۔ایل اوکاڑہ	-ایضاً-
3-	سوشل ویلفیئر سوسائٹی، فتح پور شریف، اوکاڑہ	-ایضاً-
4-	انجمن فلاح و بہبود جبوکہ، اوکاڑہ	-ایضاً-
5-	انجمن بہبودی خواتین شمشیہ کالونی، اوکاڑہ	-ایضاً-
6-	انجمن بہبود خواتین، رینالہ خورد، انوار شہید کالونی، اوکاڑہ	-ایضاً-
7-	انجمن رفاہ عامہ چک 54 ایل۔ایل دیپالپور روڈ، اوکاڑہ	سلائی کڑھائی
8-	المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی 14 جی ڈی، اوکاڑہ	-ایضاً-
9-	انجمن صحت عامہ پرانی مال منڈی، اوکاڑہ	-ایضاً-
10-	انجمن خدام رسول اللہ، شیر گڑھ، اوکاڑہا	-یضاً-
11-	عوامی فلاحی سوسائٹی، بصیر پور، ریلوے روڈ، اوکاڑہ	-ایضاً-
12-	انجمن فلاح نسواں، راناہاؤس دیپالپور، اوکاڑہ	-ایضاً-
13-	انٹی ٹی بی ایسوسی ایشن، رورل ہیلتھ سنٹر حویلی لکھا، اوکاڑہ	-ایضاً-
14-	سوشل ویلفیئر سوسائٹی، حجرہ شاہ مقیم، اندرون قلندری گیٹ، اوکاڑہ	-ایضاً-

(ب) ضلع اوکاڑہ میں تحصیل سطح پر صنعت زار قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ آئندہ مالی سال میں ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کی توقع ہے۔ زیر غور اداروں میں علاقہ کی خواتین کو مختلف ہنر کی تربیت دینے کے بعد گھر بیٹھے آرڈر ورک کی سہولت دی جائے گی تاکہ ان کی مالی معاونت ممکن ہو سکے۔

شیخوپورہ، خواتین سے متعلقہ گھریلو صنعت سازی کے منصوبے

*7721: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ضلع شیخوپورہ میں حکومت گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے بنارہی ہے اور کب تک ان پر عمل درآمد کا آغاز ہوگا؟

وزیر سماجی بہبود:

ضلع شیخوپورہ میں صنعت زار ادارہ کی طرز پر تحصیل کی سطح پر ادارے قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ جس پر عملدرآمد آئندہ مالی سال میں متوقع ہے۔

شیخوپورہ، رجسٹرڈ این جی اوز اور فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل

*7737: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) شیخوپورہ میں خدمت خلق انجام دینے والی محکمہ سماجی بہبود کے پاس رجسٹرڈ NGOs کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حکومت ان میں سے کون سی NGOs کو بیت المال، زکوٰۃ یا دیگر ذرائع سے فنڈز فراہم کرتی ہے، یکم جنوری 2005 سے ان کو جتنی رقم دی گئی، تفصیل این جی او وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان پر چیک کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں رجسٹریشن کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ سماجی بہبود کی تنظیموں کی تعداد 78 ہے۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی سے ضلع شیخوپورہ کی طرف سے دی گئی گرانٹ کی تفصیل برائے ملاحظہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ زکوٰۃ کا دفتر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے الگ ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کے افسران اور عملہ باقاعدہ طور پر ان کا آڈٹ کرواتا ہے متعلقہ سوشل ویلفیئر آفیسر NGO کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

شیخوپورہ میں محکمہ کے دستکاری سکولز، سٹاف اور منصوبہ جات کی تفصیل

*7738-A: محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے ضلع شیخوپورہ میں قائم دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل مع ایڈریس بیان کی جائے ان دستکاری سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے ان سکولز میں دستیاب سہولیات، سٹاف اور خواتین کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت آئندہ کیا نئے اقدامات کرنا چاہتی ہے، ایسی صنعت سازی کے ٹیکنیکل سکولز یا اداروں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) ضلع ہذا میں خواتین کے دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے اور کون کون سی خواتین آفیسرز کس کس پوسٹ پر کام کر رہی ہیں۔ ان کے نام، ایڈریس اور مکمل کوائف مع تعیناتی عرصہ تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام ضلعی سطح پر ایک صنعت زار کام کر رہا ہے۔ جس میں سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، امور خانہ داری اور کوکنگ وغیرہ کی تربیت دی جاتی ہے۔ صنعت زار میں مشینری، اساتذہ اور ٹریننگ میٹریل وغیرہ کی سہولیات میسر ہیں۔ صنعت زار میں سٹاف کی تعداد 13 ہے اور اس میں اس وقت 55 خواتین زیر تربیت ہیں اس کے علاوہ محکمہ سے رجسٹرڈ NGOs کل 7 دستکاری سکولز چلا رہی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں تحصیل کی سطح پر صنعت زار قائم کرنے کا منصوبہ جات شروع ہونے کی توقع ہے زیر غور صنعت زار میں خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جائیں گے اور تربیت کے بعد ان کو گھر بیٹھے آرڈر ورک مہیا کیا جائے گا۔

(ج) صنعت زار کا انتظامی ڈھانچہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس صنعت زار میں کام کرنے والی خواتین آفیسرز کے کوائف درج ذیل ہیں:-

سیریل نمبر	عہدہ	نام آفیسر	عرصہ تعیناتی
1-	مینجر	مسز خوشنود جمیل	چھ ماہ
2-	کرافٹ	ڈیزائنر	خالی

دستکاری سکولز مقامی رضاکار اداروں کے تعاون سے چل رہے ہیں ہر دستکاری سکول میں متعلقہ رضا کار رادارہ ایک دستکار استانی کی تعیناتی کرتا ہے جس کی تنخواہ متعلقہ رضاکار ادارہ اپنے وسائل اور بساط کے مطابق دیتا ہے محکمہ صرف -/500 روپیہ ماہانہ اعزازیہ متعلقہ استانی کے لئے دیتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سماجی بہبود کے سٹاف کی ضلع وار اسامیاں

397 محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن: کیاوزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ہر ضلع میں سوشل ویلفیئر سٹاف کی گریڈ ایک تا19 کی کتنی اسامیاں ہیں، خصوصاً خواتین کی بحالی، تربیت اور تحفظ کے اداروں کے لئے کتنی مختص ہیں؟

وزیر سماجی بہبود:

محکمہ سماجی بہبود میں گریڈ ایک سے لے کر 19 تک کی اسامیوں کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، خواتین کی بحالی، تربیت اور تحفظ کے اداروں کے لئے مخصوص اسامیوں کی ضلع وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دارالامان فیصل آباد میں دو بھائیوں کے ہاتھوں بہن کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

398: محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن: کیاوزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال کے آغاز میں دو بھائی دارالامان فیصل آباد میں داخل ہوئے اور اپنی بہن کو قتل کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹاف کا کوئی اہلکار بالخصوص گارڈ وہاں موجود نہ تھا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ای ڈی او (کمیونٹی ڈویلپمنٹ) نے اس بدانتظامی کی وجہ سے ہونے والے قتل کی انکوائری کروائی، اگر ہاں تو اس وقت کیس کس مرحلے پر ہے؟

(د) سٹاف کے اہلکاروں کی صورتحال کیا ہے کیا وہ حاضر تھے، کتنی تعداد میں حاضر تھے۔ کیا اس ادارے میں کوئی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیس کی صورتحال کیا ہے۔ کیا یہ کیس رجسٹرڈ ہو گیا ہے، اس کی پیروی کون کر رہا ہے۔ کیا کوئی انتظامی کمیٹی موجود ہے، کیا ان کا موقف سنا جا رہا ہے؟

(و) کس شخص پر بار ثبوت ہے اس کا نام بتایا جائے؟

(ز) کیا دارالامان کے قواعد و ضوابط کو update کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو کس سال نیز کیا ان اداروں کی تحفظ کی ذمہ داری میں پولیس کو شامل کیا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) درست ہے مگر یہ اس حد تک درست ہے کہ وہ دونوں حقیقی بھائی نہ تھے بلکہ ایک متوفی کا حقیقی بھائی اور ایک چچازاد تھا۔

(ب) گارڈ کی تو تعیناتی ہی ادارہ میں نہ ہے تاہم نائب قاصد قائم مقام چوکیدار دفتر میں ڈیوٹی پر موجود تھا۔

(ج) قطعی طور پر بدانتظامی نہ ہوئی ہے بلکہ اس وقوعے کے فوری بعد ای ڈی او (کمیونٹی) اور ڈی ای او سوشل ویلفیئر نے اکٹھے دارالامان کا دورہ کیا اور موقع پر ہی ای ڈی او نے ڈی او سوشل ویلفیئر کو تمام تر معاملہ کی انکوائری کرنے کی ہدایت کی مزید یہ کہ ڈی سی او صاحب فیصل آباد ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر صاحب سے فون پر درخواست کی گئی کہ وہ فوری طور پر پولیس گارڈ تعینات فرمادیں۔

اسی دوران ایک این جی او کے تعاون سے پرائیویٹ طور پر گارڈ کی تعیناتی فوری طور پر عمل میں لائی گئی۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور ڈی سی او صاحب کو پولیس گارڈ کی تعیناتی کے لئے تحریری طور پر درخواست کی گئی۔ جس پر جناب ڈی سی او صاحب کے تحریری حکم کی روشنی میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر صاحب نے دو پولیس گارڈ تعینات فرما دیئے جواب تک ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

ای ڈی او (کمیونٹی) ڈویلپمنٹ کے حکم کے مطابق ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر محمد اشرف کو انکوائری آفیسر مقرر کر دیا اور انکوائری رپورٹ ہیڈ آفس ارسال کر دی گئی تھی۔ دریں اثناء ڈائریکٹوریٹ آف سوشل ویلفیئر پنجاب لاہور کی

طرف سے براہ راست اس کے بارے انکوائری کی گئی۔ بمطابق ایف آئی آر نامزد ملزمان گرفتار ہو کر جیل بھیجے جا چکے ہیں۔

(د) دارالامان میں تعینات سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	پوزیشن
1۔	سپرنٹنڈنٹ	1 موجود اسامی
2۔	اسسٹنٹ	1 موجود اسامی
3۔	ہینڈی کرافٹ ٹیچر	1 موجود اسامی، 1 خالی
4۔	عربی ٹیچر	1 موجود اسامی
5۔	نائب قاصد	2 موجود اسامی
6۔	چوکیدار	1 خالی اسامی
7۔	خاکروبہ	1 خالی اسامی
	کل اسامیاں	6 موجود، 3 خالی

(ہ) جی ہاں۔ کیس رجسٹرڈ ہو گیا ہے۔ مقدمہ نمبر 12-05-2005/340 کیس کی پیروی محترمہ سکینہ چودھری صاحبہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ / لیگل ایڈوائزر دارالامان کر رہی ہیں۔ انتظامی کمیٹی موجود ہے اور ان کا موقف سنا جا رہا ہے۔

(و) مقدمہ نمبر 12.5.2005/340 سپرنٹنڈنٹ دارالامان

ملزمان یہ ہیں (محمد رمضان ولد ملازم اور محمد انور ولد غلام)

(ز) دارالامان کے قواعد و ضوابط update کئے گئے ہیں۔ اس وقوعہ کے بعد ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر صاحب نے ہماری درخواست پر دو ملازمین تعینات کئے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں، ماشاء اللہ بڑے لائق منسٹر ہیں، یہ اتنا بتا دیں کہ پنجاب میں under cultivation رقبہ کتنا ہے اور سندھ کا بھی اس سے comparison کر لیں، مطلب یہ کہ cultivation اگر زیادہ ہو گی تو پانی کی زیادہ ضرورت ہو گی، اس لئے یہ اتنا بتا دیں کہ under cultivation رقبہ کتنا ہے جس کے لئے آپ نے منگلا ڈیم کا بھی پانی بتایا ہے اور چناب کا پانی بھی بتایا ہے اس کا بھی ذرا ہمیں بتا دیں؟

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر!۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: بی بی! میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ میں ذرا تحاریک استحقاق شروع کر لوں۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میں کافی دیر سے کھڑی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کھڑی ہیں، میں ذرا ابھی پہلے تحاریک استحقاق لے لوں۔ جی، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب! یہ move ہو چکی تھی اور آج تک کے لئے pending تھی۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جی، راجہ صاحب نے جواب دینا تھا۔ انھوں نے بلایا ہوا تھا تو وہ بتا دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ تھی کہ محرک کو میں نے گزارش کی تھی کہ اس کو pending فرما لیا جائے، سوموار تک کے لئے کر لیا جائے اور پھر سوموار کو ڈی پی او ملتان کو بلایا نہیں تھا لیکن چونکہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس دن وزیر اعلیٰ صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا تھا تو اس سلسلے میں ہماری آپس میں co-ordination نہیں ہو سکی۔ اب جس وقت کا بھی آپ حکم دیں گے، میں محرک کے ساتھ بات کر لیتا ہوں اس دن ڈی، پی، او ملتان کو بلا لیں گے اور اس معاملے کو حل کروا دیں گے۔ آپ جو بھی ٹائم دیں گے میں محرک سے بات کر لیتا ہوں، اس پر یہ جو بھی وقت دیں گے اس پر ان کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل تک بلا سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! پرسوں تک کے لئے رکھ لیں، زیادہ مناسب رہے گا۔

معزز اراکین: سوموار کو رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سوموار کو رکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے سوموار کو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلے سوموار تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے بی بی!

محترمہ نشاط افزاء: جناب عالی!

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

جناب عالی! ہمیں یہاں بیٹھے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے اور اس وقت سے آبپاشی کے متعلق میرے کان پک گئے ہیں یہ سنتے سنتے کہ فلاں موگا بن گیا، فلاں پانی چلا گیا، فلاں انصاف ہو گیا، فلاں زمینیں سیراب ہو گئیں۔ میں اپنے وزراء سے آپ کی وساطت سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ پانی کن زمینوں کو دے رہے ہیں جو کہ اس پنجاب میں قحط اگل رہی ہیں؟ اس پنجاب میں قحط اگلا جا رہا ہے اور وہ پانی آپ کہاں اور کس زمین کو دے رہے ہیں؟ گندم انڈیا سے، ٹماٹر انڈیا سے، ادرک انڈیا سے، لہسن انڈیا سے، چاول انڈیا سے ہر چیز آپ منگوا رہے ہیں۔ وہ پانی کہاں جا رہا ہے؟ (نعرہائے تحسین)

کیا یہ زمینیں قحط نہیں اگل رہی ہیں، یہ حکومت کون سی کارکردگی دکھا رہی ہے، ہمیں آپ لوگ کہاں لے جائیں گے؟ جب سے یہاں بیٹھے ہیں، سوائے اپنی تعریفوں کے پل باندھنے کے اور کچھ نہیں ہم ان سے سن رہے۔ میں آپ کی وساطت سے جاننا چاہتی ہوں کہ اس محکمے کی کارکردگی کیا ہے، یہ کیا کر رہے ہیں، ملک کو کیا دے رہے ہیں؟ بھوکے مار رہے ہیں، عوام کے پاس آٹا نہیں، چاول نہیں، روٹی نہیں، گندم نہیں، ٹماٹر، پیاز، لہسن، ادرک، ہر سبزی آپ باہر سے منگوا رہے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ یہ پانی کہاں جا رہا ہے؟ ملک میں تو ہر بات کا قحط پڑا ہوا ہے۔ ہر چیز کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں اور یہ اپنی خوشحالی کے گن گاتے نہیں تھکتے۔ پاکستان خوشحال بنا دیا گیا، وزیر اعلیٰ کا خواب، فلانے کا خواب، ڈینگے کا خواب، ان کے خواب ہی ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتے۔ خدارا! جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنا چھوڑ دیجئے اور اپنے عوام کے حالات کو دیکھئے کہ وہ کن مشکلات سے گزر رہے ہیں۔ آپ نے -/270 روپے کلو گوشت کر دیا ہوا ہے۔ آٹے کی قیمت دیکھیں، چینی کی قیمت دیکھیں اور آپ یہ گن گاتے ہوئے تھکتے نہیں ہیں۔ یہ اپنی تعریفوں کے پل باندھتے ہوئے تھکتے ہی نہیں ہیں کہ ہم پنجاب میں خوشحالی لا رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ بی بی!

محترمہ نشاط افزاء: ستاون سال میں ہماری حکومت نے کبھی عوام کو یہ دن نہیں دکھائے تھے، ہمیں ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ آپ ادرک، لہسن، پیاز تک انڈیا سے منگوا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک استحقاق سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔۔۔ چونکہ وہ درخواست دے گئے ہیں اس لئے اس کو بھی سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 8 چودھری خضر الیاس ورک صاحب کی ہے جی، ورک صاحب!

ڈی ایس پی نارووال کا معزز رکن اسمبلی کی بات سننے سے انکار

چودھری خضر الیاس ورک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 9۔ جنوری 2006 کو ایک کام کے سلسلہ میں DSP صدر نارووال توفیق خان کو ملنے کے لئے اس کے دفتر گیا۔ جب میں اس کے کمرے میں داخل ہونے لگا تو مجھے کہا گیا کہ آپ کچھ دیر رک جائیں کیونکہ صاحب مصروف ہیں۔ میں نے تقریباً آدھا گھنٹہ انتظار کیا، پھر ملنے کے لئے اس کے دفتر چلا گیا۔ ابھی کمرہ میں داخل ہی ہوا تھا کہ DSP مجھے دیکھتے ہی سیخ پا ہو گیا اور کہنے لگا بلا اجازت کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں، یونہی فضول گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے کہا میں ایک معزز رکن اسمبلی ہوں اور ایک انتہائی اہم مسئلہ کے سلسلہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر موصوف DSP نے میری بات سننے سے انکار کر دیا۔ میں نے دوبارہ بات کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے تلخ لہجے سے بولا کہ میں آپ سے بات کروں گا

اور نہ ہی کچھ سنوں گا اور مجھ سے کسی کام کی کوئی توقع نہ رکھیں۔ میرے پاس روزانہ آپ جیسے کئی ایم پی اے منہ اٹھائے چلے آتے ہیں تو یہ کہہ کر اپنے کمرہ سے باہر نکل گیا اور میں منہ تکتا رہ گیا۔ DSP موصوف نے میری بات سننے سے انکار کر دیا، الٹا تلخ کلامی کی اس کے نامناسب سلوک کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کوئی short statement دینا چاہتے ہیں؟

چودھری خضر الیاس ورک: جی ہاں۔ جناب والا! وہاں پر بہت زیادہ رشوت لی جارہی ہے۔ وہاں ہمارے ہاں پہلے ایک ڈی پی او بھی شہید ہوا تھا۔ اب پولیس نے ڈاکوؤں کے ساتھ مل کر خود لوگوں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت worst ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں جو وہاں کے حالات کا جائزہ لے۔ میں وہاں کا ایم پی اے ہوں لیکن میری رائس مل پر بھی فائرنگ کی گئی۔ ان ڈاکوؤں کے خلاف اغواء برائے تاوان اور قتل کے تقریباً 30 مقدمات درج ہیں۔ وہ لوگوں سے بھتہ لیتے ہیں۔ میں نے صرف انھیں بھتہ لینے سے روکا جس کی وجہ سے وہ میرے خلاف ہو گئے ہیں۔ وہاں حالت یہ ہے کہ ان کے پاس راکٹ لانچرز ہیں اور پولیس ڈر کے مارے ریڈ ہی نہیں کر رہی۔ جس طرح وزیرستان میں آرمی آپریشن کر رہی ہے یہاں پر بھی آپ آرمی بھیج دیں تاکہ لوگوں کی جان و مال محفوظ ہو سکے۔ پولیس مجھے کہتی ہے کہ آپ ڈاکوؤں سے صلح کر لیں۔ تھانہ حاجی پورہ سیالکوٹ، تھانہ منڈی بہاؤالدین، تھانہ شاہدرہ ٹاؤن، شالیمار ٹاؤن میں ان کے خلاف تقریباً 30 سے زیادہ مقدمات درج ہیں۔ میں، آپ اور وزیر قانون کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس حوالے سے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔ اگر ایک ایم پی اے کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ عام آدمی کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا، عوام کہاں جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن کی دو تحاریک استحقاق ہیں اور دونوں مختلف DSPs کے خلاف ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 8 جو کہ ابھی معزز رکن نے پڑھی ہے اس حوالے سے میرے پاس جو جواب آیا ہے اس سے میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں۔ اس لئے آپ بے شک اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک ملک جلال دین ڈھکو صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ آج اس کا جواب آنا تھا۔

ملک جلال دین ڈھکو: جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لہذا مہربانی کر کے اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! مجھے اس تحریک کی ابھی کاپی ملی ہے۔ آپ اس کو کل تک pending فرما لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب جاوید منظور گل صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈی پی او ننکانہ کا معزز رکن اسمبلی سے ہتک آمیز سلوک

جناب جاوید منظور گل: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 28۔ فروری 2006 کو بوقت 1:00 بجے دن مفاد عامہ کے سلسلے میں DPO ننکانہ صاحب کے پاس گیا۔ اپنا مسئلہ بیان کرنا ہی چاہا تھا کہ میری بات کو کاٹتے ہوئے DPO نے کہا کہ آپ یونہی منہ اٹھائے کمرے میں آ گئے ہو۔ دفتر میں آنے کے بھی کوئی آداب ہوتے ہیں۔ میں نے جواب دیا جناب! میں آپ کے پی اے سے اجازت لے کر آیا ہوں۔ بس میرا اتنا ہی کہنا تھا کہ DPO آپے سے باہر ہو گیا اور مجھ پر برس پڑا اور کہنے لگا کہ آپ میرے کمرے سے باہر چلے جائیں میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم پی اے ہوں اور ایک جائز کام کے لئے آیا ہوں۔ تو جواب میں موصوف نے فرمایا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا بس آپ اس وقت فوراً کمرے سے باہر چلے جائیں ورنہ مجھے باہر نکالنا آتا ہے اور مذکور آفیسر نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ پنجاب پولیس اس وقت پولیس آرڈیننس 2002 کے تحت خود مختار ادارہ ہے۔ ہم وہ کریں گے جو ہم چاہیں گے اور ہتک آمیز لہجہ میں دروازے کی طرف اشارہ کیا اور مجھے باہر جانے کا حکم دیا۔ عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے DPO کے اس نامناسب رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 371 کے ہاؤس میں آپ کے 270 ممبران ہیں۔ جتنی بھی تحاریک استحقاق آ رہی ہیں وہ زیادہ تر حکومتی بنچز کی طرف سے آ رہی ہیں۔ جو تحریک ابھی move ہوئی ہے اگر آپ اس کا Text دیکھیں تو اسے فوراً منظور کر لینا چاہئے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو جس آفیسر نے یہ فقرے استعمال کئے ہیں That officer should

be punishedاس میں لکھا ہے کہ منہ اٹھا کے آ جاتے ہو، مجھے تعارف کی ضرورت نہیں ہے، میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتاon the face of it فاضل رکن نے جو کہا ہے تو اس کو ضرورadmitکیا جائے اور اگر اس آفیسر نے یہ لفظ استعمال کئے ہیں تو He should be put to task اگر انھوں نے غلط فرمایا ہے توHe should also be put to taskکیونکہ یہ بڑیalarmingصورتحال ہے۔ صبح اخبار میں آئے گا کہ ایم پی اے کے متعلقDPOنے یہ کہا ہے۔ تو میں آپ سب کی طرف سے راجہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ راجہ صاحب اس کو opposeنہ کریں اس کوadmitہونے دیں۔Let us seeکہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ لوگوں کو بھی پتا چل سکے کہ ہم واقعی ٹھیک لکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر ایک سرکاری ملازم یہ کہے کہ منہ اٹھا کر کمرے میں آ گئے ہو There must be some clarification/difference between a public servant and a public respresentative.اگر یہ عوامی نمائندہ ہے تو He needs proper respect from the government servant. معزز رکن سے صرف یہ پوچھ لیں کہ کیا جو کچھ انھوں نے لکھا ہے یہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو راجہ صاحبkindlyاس کوopposeنہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں بالکل رانا آفتاب صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ تحاریک استحقاق کا سلسلہ کچھ زیادہ دراز ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے، آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حکومت کا اس حوالے سےlenient viewہے۔ اگر ان کوproperly opposeکیا جاتا یا قواعد و ضوابط کے مطابق جواب کا انتظار کیا جاتا اور اس کے بعد باقاعدہ تمام وزراء قواعد و ضوابط کے مطابق اس کوdefendکرتے تو شاید یہ صورتحال نہ ہوتی جو آج ہے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ معاملہ کچھ ہوتا ہے لیکن اس میں تھوڑے سے رنگین الفاظ ضرور ہوتے ہیں۔ (قطع کلامی)

میں آپ کی بات نہیں کر رہا۔ میں عام بات کر رہا ہوں۔ اب اگر میرے محترم بھائی کھڑے ہو گئے ہیں تو میں ان کے متعلق عرض کر دیتا ہوں۔ میں سب سے پہلے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اسےopposeنہیں کر رہا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں نے ایس ایس پی کو اپنا تعارف کروایا۔ چونکہ مجھے آج ہی کاپی ملی ہے اس لئے میں نے پڑھی ہے۔۔۔

جناب جاوید منظور گل: میں نے یہی کہا کہ میں ایک ایم پی اے ہوں اور آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! پھر اس طرح ہے کہ آپ اس کا جواب آ لینے دیں۔۔۔

جناب جاوید منظور گل: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون: پلیز! میری بات تو سن لیں۔ میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں نے یہ چیک کیا ہے کہ اس ڈی پی او کو وہاں تعینات ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ اسے اس ضلع میں لگے ہوئے کم از کم تین چار ماہ ہو گئے ہیں۔ جو ڈی پی او تین چار ماہ میں اپنے ایم پی اے کو بھی نہیں پہچانتا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔

جناب جاوید منظور گل: جناب والا!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آپ پہلے ان کو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات آ چکی ہے۔ لاء منسٹر صاحب ایک وضاحت کر رہے ہیں۔ ہم نے آپ کی بات کو ایسے نہیں جانے دینا let him discuss اس کے بعد بات ہوتی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں پہلے اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ میں اپنے بھائی کی بات سے اختلاف نہیں کر رہا۔ میں وضاحت اس لئے کر رہا ہوں کہ جیسے رانا آفتاب صاحب نے کہا میں اس حوالے سے بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں کہ آخر اس مسئلے کا کوئی حل ہونا چاہئے۔ حل اسی وقت ہو گا کہ جب ہم سب آپس میں مل بیٹھ کر بات کریں گے۔ ہم اپنے تمام بھائیوں سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں چاہے ان کا تعلق حکومتی بنچز سے ہے یا اپوزیشن سے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت ایک واحد حکومت ہے جس نے irrespective of the fact کہ کس کا تعلق کس طرف سے ہے۔ ہم نے کبھی تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا لیکن میری صرف یہ استدعا ہے کہ اس مسئلے کا کوئی مستقل حل تو نکالیں۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ اگر ہم بات کو تھوڑا سا بڑھا چڑھا کر پیش نہ کریں اور صرف حقائق تک ہی محدود رکھیں تو اس کا حل ضرور نکل سکتا ہے۔ اب پورے ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہو جاتا ہے بات گالی گلوچ تک بھی آ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی تحریک استحقاق کو ایک test case بنا لیتے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ مجلس استحقاقات

میں رانا آفتاب صاحب کو لیں، رانا ثناء اللہ صاحب کو لیں، ارشد بگو صاحب کو لیں، گل حمید روکھڑی صاحب کو لیں، ارشد لودھی صاحب کو لیں اور سب کو بٹھا کر on oath اس بات کا فیصلہ کر دیں تو میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اگر ایس پی کا قصور ثابت ہوا تو we will request the Chief Minister to take strong action against..(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن اس مسئلے کا کوئی حل ہونا چاہئے۔ ہمیں تھوڑا سا یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم ASI کے خلاف تحریک استحقاق دے دیتے ہیں ہمیں یہ زیب نہیں دیتا۔ میں آج پھر اس معزز ایوان میں دونوں اطراف بیٹھے ہوئے بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ASI اور S L کے خلاف آپ کی تحریک استحقاق ہو تو آپ قبل از وقت مجھے بتا دیں۔ اگر میں آپ کو مطمئن نہ کر سکوں تو خدا کی قسم آپ ضرور دیجئے۔ اگر ہاؤس میں embarrassment کرائے بغیر آپ کا مؤقف سننے کے لئے تیار ہیں اور آپ کی عزت میں اضافہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر ہمیں اس طریق کار کو بھی استعمال کر لینا چاہئے۔ میں اس تحریک استحقاق کو oppose نہیں کرتا۔ آپ اسے کمیٹی کے پاس بھیجیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی راجہ صاحب نے جو بات کی وہ ٹھیک ہے میں اس میں دو باتیں add کرنا چاہتی ہوں کہ دو وجوہات ہیں جن کی وجہ سے یہ سارے واقعات رونما ہوتے ہیں اور ممبران کو ایوان میں اپنی تحاریک استحقاق پیش کرنا پڑتی ہیں۔ ایک وجہ تو discontinuation of political system ہے۔ ظاہر ہے کہ بیوروکریسی میں سیاستدانوں کا وہ image بن ہی نہیں پاتا جو ہونا چاہئے چونکہ continuous political process نہیں ہے۔ ایم این ایز اور ایم پی ایز بیس پچیس مہینوں کے لئے آتے ہیں اور پھر انھیں اسمبلیوں سے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب ایوان میں ایک تحریک استحقاق پیش ہو جاتی ہے اور وہ کمیٹی کے پاس آ جاتی ہے تو اسی ڈی پی او، اسی ایس ایچ او اور اسی ڈی ایس پی کی سفارشیں ہمارے وزراء، ہمارے ساتھی ممبران اور حکومتی بنچز سے آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ دوسرے مرحلے پر تحریک پیش کرنے والے ممبر کو approach کیا جاتا ہے اور وہ اپنی تحریک استحقاق واپس لے لیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہو پاتا۔ جب ایکشن نہیں ہو گا تو پھر اس کا رزلٹ

نہیں نکلے گا تو یقیناً بیوروکریسی یا جو لوگ بھی اس میں involve ہوتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا آخری رزلٹ یہی ہے کہ یہی لوگ ہماری سفارش کر کے ہماری جان بچالیں گے اس لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے خیال میں اگر ہم ایک دفعہ تحریک استحقاق move کر دیں تو پھر ہم strictly اس پر stand کریں۔ کوئی آدمی سفارش نہ کرے۔ اگر کوئی سفارش کسی طرف سے بھی آئے تو اسے flatly refuse کر دیا جائے اور اگر ان کے خلاف الزام ثابت ہو جائے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ اگر تین چار لوگوں کے خلاف ایکشن ہو جائے تو میرے خیال میں یہاں تحاریک استحقاق آنا بھی کم ہو جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ہاؤس اور لاء منسٹر صاحب کے views سننے کے بعد جن لوگوں کے خلاف یہ تحاریک استحقاق پیش ہوئی ہیں میں ذاتی طور پر ان کو موقع دیتا ہوں کہ وہ کل تک آکر لاء منسٹر صاحب اور متعلقہ محترم ایم پی اے کو اپنی وضاحت پیش کریں۔

Otherswise these Privilege Motions will be sent to the Privilege Committee.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ابھی اس تحریک کو کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں تو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیونکہ میں نے جلال دین ڈھکو صاحب کی تحریک استحقاق کل تک کے لئے pending کر دی ہے وہ زیادہ بزرگ ہیں اگر میں ان کی تحریک بھیجتا ہوں تو پھر ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اس لئے میں یہ کل کروں گا۔

I will take up these motions tomorrow and will go to the Privilege Committee. This time I will direct the Chairman Privilege Committee and the members of the Privilege Committee to take strong notice of this and in future no abuse of any public representative should take place. I direct the Chairman Privilege Committee and the members of the

Privilege Committee to look into that and this should not happen again.

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر! جب کوئی تحریک استحقاق پیش ہوتی ہے اور اس پر کوئی technical objection بھی نہیں آتا حکومت بھی اسے oppose نہیں کرتی تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے اسی وقت استحقاقات کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ کمیٹی نے کبھی بھی بغیر سنے یا unheard فیصلہ نہیں دینا۔ انھوں نے دونوں پارٹیوں کو بٹھا کر سننا ہے اور پھر فیصلہ کرنا ہے۔ ان میٹنگز میں بھی آفیسرز کو موقع ملتا ہے اور وہ اس وقت بھی بات کر لیتے ہیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی نے جس طرح یہ تحریک استحقاق لکھ کر ایوان میں پیش کی ہے جس پر راجہ صاحب نے بھی کہا ہے کہ انھیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی چانس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: In principle I agree to that مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چونکہ جلال دین ڈھکو صاحب کی تحریک استحقاق کل کے لئے pending کر دی ہے اس لئے میں ان کے احترام میں یہ تحریک بھی کل تک کے لئے pending کر رہا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر! اس میں اور اس میں فرق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ جلال دین ڈھکو صاحب نے جو بات کی اس میں وزن بھی ہے لیکن چونکہ روکھڑی صاحب نے مہلت مانگی تھی اس لئے ان کے احترام میں کل کا ٹائم دیا ہے۔ اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ یہ دونوں تحاریک استحقاق کل کمیٹی کو جائیں گی۔ It will be taken up tomorrow

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے یہ معاملہ رکھنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک آپ نے چیئرمین صاحب اور ممبران استحقاق کمیٹی کو direct کیا ہے کہ وہ آئندہ اس بارے میں کوئی سخت

ایکشن لیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جس کی غلطی ہو، ان کے خلاف۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جن کی غلطی ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: تو جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے تین سال میں جتنی بھی تحاریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے پاس گئی ہیں وہ اس وقت تک dispose of نہیں ہوئیں جس وقت تک mover کی satisfaction نہیں ہوئی۔ ایک تو یہ بات ہے۔

جناب والا! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے ممبران جو مسئلہ تحریک استحقاق میں پیش کرتے ہیں بعض اوقات تو وہ سو فیصد درست ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ سو فیصد شاید درست نہیں ہوتا۔ اب راجہ صاحب نے جس concern کو show کیا ہے، راجہ صاحب نے آج تک پچھلے تین سال میں کوئی ایک آدھ تحریک استحقاق ہو گی جس کو انہوں نے oppose کیا ورنہ انہوں نے کبھی تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا۔ اب یہاں پر مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک ممبر تحریک استحقاق پیش کرتا ہے تو اس میں کچھ الفاظ بقول راجہ صاحب کہ ان میں رنگینی بھری ہوتی ہے ان الفاظ سے پورے ہاؤس کے ممبران بھی تھوڑی سی خفگی محسوس کرتے ہیں اور راجہ صاحب کا بھی concern صحیح ہے لیکن کیا رولز میں اس کا کوئی حل نہیں ہے؟ میں یہ indicate کروں گا کہ اس سلسلے میں رول 74 موجود ہے اس میں وسیع اختیارات بھی ہیں۔ رول 75 کے تحت آپ تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے پاس صرف رپورٹ کے لئے بھیجتے ہیں لیکن رول 74 کے تحت for investigation, examination and report سپیکر صاحب ہیں without raising the question of privilege on the floor of the House استحقاق کمیٹی کو بھیج سکتے ہیں تو ایسی تحاریک استحقاق جن میں ایسا مواد موجود ہو جس کے پڑھے جانے سے ہاؤس میں یا otherwise اس میں کوئی تھوڑا بہت تضحیک کا پہلو نکلتا ہو تو آپ وزیر قانون صاحب سے بات کر کے سپیکر چیمبر میں اس کا lien تیار کر لیں اور ان سے جواب لے کر آپ in chamber جو ہے اس question of privilege کو straight away استحقاق کمیٹی کو بھیج سکتے ہیں۔ رولز میں اس بات کی گنجائش موجود ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب کا جو concern ہے وہ اس طرح سے بھی redress ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

محترمہ طاہرہ منیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ طاہرہ منیر: جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ لاہور کالج یونیورسٹی میں ایک cat walk show ہوئی اور اس show میں لڑکیوں نے نیم عریاں کپڑے پہن کر ماڈلنگ کی اور وہاں پر یہ بھی ہوا کہ اس میں مردوں نے بھی شرکت کی اور اس show کی ٹکٹ دو سو روپے رکھی گئی۔ سنجیدہ حلقوں کو اس بات سے بہت تشویش ہے کیونکہ اسلامی کلچر کے خلاف اس طرح کی حرکتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں اور بچیوں کے ایک کالج اور یونیورسٹی میں مردوں کو بلایا جائے یہ بھی مناسب نہیں ہے۔وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ کہنا چاہوں گی کہ وہ اس بات کا نوٹس لیں اور اپنی رائے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔

محترمہ زیب النساء قریشی: اس مسئلے پر میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ کے لئے آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری یہ تحریک پیش ہو چکی ہے اور طے یہ ہوا تھا کہ وزیر سپورٹس اور محرک سمیت تین چار دوست بیٹھ جائیں کیونکہ راجہ صاحب نے کہا تھا کہ پہلے آپ اس مسئلے پر بیٹھ کر بات کر لیں اگر آپ اس پر مطمئن نہ ہوں تو پھر اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے گی یا اس کی جو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کے پاس بھجوا دیا جائے گا۔ بدقسمتی سے وزیر اعلیٰ صاحب کی والدہ کی وفات کی وجہ سے ہم اس پر میٹنگ نہیں کر سکے۔وزیر موصوف کی طرف سے بھی مجھے فون آیا تھا کہ اس وجہ سے ہم اس مسئلے پر نہیں بیٹھ پائے تو اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پر ہم نے پہلے میٹنگ کرنی ہے جو رولز ہیں ان پر discussion کرنے کے بعد کوئی بات ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب حسین جہانیاں گردیزی اس کو pending کر دیا جائے؟

وزیر کھیل: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو سوموار تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو pending کیا جاتا ہے اور آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد 6 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

پی ٹی وی کی جانب سے اسمبلی کی کارروائی کو مناسب کوریج نہ دینا

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! یہ اسمبلی بنے تقریباً تین ساڑھے، تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور اس اسمبلی کے ساتھ پاکستان ٹیلی ویژن جو حشر اور سلوک کر رہا ہے وہ سوتیلی ماؤں جیسا ہے۔ آپ نشریات ملاحظہ فرمالیں، بعض دفعہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی صرف آدھے منٹ سے ایک منٹ تک آتی ہے اور اب وہ یہ بھی زحمت نہیں کرتے کہ کسی روز دکھا بھی دیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ہمیں ٹی وی پر لے کر آئیں۔ میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ پی ٹی وی والے اگر ایک منٹ بھی ہم پر جو مہربانی کرتے ہیں وہ مہربانی نہ کریں۔ بے شک ان کو منع کر دیں اور پرائیویٹ چینلز کو اندر آنے دیں تاکہ پی ٹی وی کا جو رویہ ہماری پنجاب اسمبلی کے ساتھ ہے اس کا تو کوئی سدباب ہو سکے۔ آپ اس حوالے سے کوئی رولنگ دیں، direction دیں کہ ان کو کیا تکلیف ہے کہ صرف پچاس سیکنڈ، ایک منٹ یا ڈیڑھ منٹ، اس سے زیادہ پنجاب اسمبلی کی کوئی کارروائی نہیں دکھاتے۔ اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ بشارت صاحب! آپ اس پر کچھ کہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! میری تو خواہش یہ ہوگی کہ پنجاب اسمبلی کی زیادہ سے زیادہ کوریج ہونی چاہیئے اور میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ان کو directions دیں کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی زیادہ دکھائیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے میں secretary information سے کہوں گا کہ وہ بھی ان سے رابطہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ پنجاب اسمبلی کے لئے وقت بڑھایا جائے۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب چیئر مین! ارشد محمود بگو صاحب نے بڑا relevant point اٹھایا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ جب سینیٹ کا یا قومی اسمبلی کا اجلاس چل رہا ہوتا ہے تو اس میں تمام پرائیویٹ چینلز allowed ہیں تو Why not in Punjab Assembly? پاکستان کے باقی تمام صوبوں میں یہی سلسلہ ہے، سندھ، بلوچستان یا سرحد میں دیکھ لیں لیکن صرف ہماری ہی اس اسمبلی میں پرائیویٹ چینلز کو اجازت نہیں ہے۔ یہ بہت relevant بات ہے آپ مہربانی کر کے پرائیویٹ چینلز کو بھی اجازت دیں۔ پی ٹی وی نے اپنا قبلہ اسی طرح درست کرنا ہے جب competition ہوگا، جب ان کو پتا ہوگا کہ گورنمنٹ کا یا اپوزیشن کا جو موقف ہے یہ direct لوگوں کے گھروں تک پہنچنا چاہیئے۔ اس میں میرا خیال ہے کہ ہمارے کسی بھائی کو بھی اعتراض ہے اور نہ کسی منسٹر کو یا کسی اور دوست کو کوئی اعتراض ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ پرائیویٹ چینلز کو بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ پرائیویٹ چینلز بنے ہی اس لئے ہیں تاکہ لوگوں کے اندر awareness پیدا کریں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئر مین! پنجاب اسمبلی میں جب ہم آ کر بیٹھتے ہیں تو ہم کروڑوں عوام کو represent کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! ایک منٹ۔ میں پی ٹی وی والوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف نہ لائیں۔ آپ کا جو انچارج ہے وہ صبح آ کر راجہ صاحب کے ساتھ سپیکر چیمبر میں

میٹنگ کرے گا، میں پی ٹی وی والوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنا یہ سامان لے جائیں، ان کی بہت مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔لاہور کا انچارج آپ کے چیمبر میں آئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر یہ کوئی فلم وغیرہ بنالیں گے تو پھر ہی ان کے متعلقہ حضرات سے بات کی جاسکتی ہے کہ اس کو چلائیں۔اگر وہ فلم بنائیں گے ہی نہیں تو پھر چلائیں گے کیسے؟

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! میری بات سنیں۔اگر ہم کل مطمئن ہو جائیں گے تو پھر allow کریں گے ہم پرائیویٹ چینلز کو اجازت دے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے جناب!

جناب چیئرمین: جی، محترمہ فرزانہ راجہ!

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب چیئرمین! پی ٹی وی والوں کا حال یہ ہے کہ آج انہوں نے جتنی بھی فلم بنائی ہے حالانکہ وہ یہاں پر فلم دونوں سائیڈوں سے ٹریژری اور اپوزیشن سائیڈ سے بنا کر جاتے ہیں لیکن آج تک ٹی وی پر انہوں نے اپوزیشن کو نہیں دکھایا۔ان کا بالکل جانبدارانہ رویہ ہے اور اسی وجہ سے آپ دیکھیں کہ پی ٹی وی 1964 سے شروع ہوا ہے اور اس کو تقریباً 40 سال ہو گئے ہیں اور پرائیویٹ چینلز چار سال میں کہاں تک پہنچ گئے ہیں اور یہ چالیس سال سے وہیں کا وہیں ہے اس لئے پرائیویٹ چینلز کو اجازت دی جائے۔آخر اس میں کیا حرج ہے کہ پرائیویٹ چینلز کو اجازت نہیں دی جاتی؟

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔اس کا انشاء اللہ کل فیصلہ ہو جائے گا۔میں نے محترمہ فرزانہ راجہ کو floor دیا ہوا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! کوئی کمیٹی بنالیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔جو تنخواہوں کے مسئلے پر کمیٹی بنائی تھی اس میں کل آپ نہیں آئے، تنخواہیں حکومت کے ایم پی ایز کو لینے کا حق نہیں ہے تمام کا برابر کا حق ہے۔

اگر اپوزیشن تنخواہیں نہیں چاہتی تو حکومت کو تنخواہیں بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بھی کمیٹی میں تنخواہیں نہیں بڑھائیں گے۔ اگر آپ کمیٹی بنانے کے حوالے سے چاہتے ہیں تو کل جو کمیٹی ہو گی اس میں رانا ثناء اللہ خان، ارشد محمود بگو، رانا آفتاب صاحب اور سمیع اللہ خان صبح آئیں گے اور سپیکر چیمبر میں بیٹھ کر پی ٹی وی کے حوالے سے فیصلہ ہو گا، وگرنہ ان کو ban کر کے دوسرے چینلز کو اجازت دے دی جائے گی۔ جی، محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئرمین! میری بات اسی سے related ہے۔ آپ نے مجھے کتنی دفعہ اجازت دی ہے لیکن بات interrupt ہو جاتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پہلے بگو صاحب کی بات سن لیتے ہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب! آپ نے مجھے floor دیا ہوا ہے اور بگو صاحب درمیان میں کھڑے ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کو بھی ٹائم ملے گا۔ Don't worry

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تنخواہوں کی جو میٹنگ ہوئی ہے اس میں رانا ثناء اللہ خان شامل ہوئے ہیں نہ میں شامل ہوا ہوں، یہ درست ہے۔ بات یہ ہے کہ تنخواہیں گورنمنٹ نے بڑھانی ہیں اور جس طرح فاضل ممبران نے یہ کہا تھا کہ یہ ان کا استحقاق ہے ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں لیکن ہمارے کندھوں پر بندوق رکھ کر راجہ بشارت صاحب جو فائر کرنا چاہتے ہیں ہمیں صرف اس پر اعتراض ہے کہ راجہ صاحب نے ایک ممبر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ آپ اپوزیشن سے دستخط کروا کر لائیں کہ اپوزیشن اس پر agree ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت یہ کرنا چاہتی ہے تو بسم اللہ کریں، اپنے طور پر مجھے اعتراض ہو سکتا ہے لیکن اگر گورنمنٹ کوئی favour دینا چاہتی ہے تو کون کہے گا کہ مجھے favour نہیں چاہئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں نے تنخواہوں کے معاملے میں categorically کہا ہے۔ اس دن آپ نے کمیٹی بنائی تھی اور باقاعدہ مختلف دوستوں کے نام لے کر

کہا تھا۔ اگر ان دوستوں کو consensus نہیں ہے تو پھر اگر ٹریژری بنچوں نے ہی کرنا ہے تو پہلے ہم پارلیمانی پارٹی میں بات کریں گے، اپنے پارلیمانی لیڈر سے اجازت لیں گے پھر لے کر آئیں گے۔ ہم تو ان کے ساتھ consensus develop کر رہے تھے کہ اگر consensus develop ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہ نہیں کرنا چاہتے تو یہ ان کی اپنی رائے ہے، یہ 100 فیصد اپنی رائے پر قائم رہیں۔ ہمیں اپنا فیصلہ خود کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں امید کرتی ہوں کہ اب کوئی interruption نہیں ہو گی۔ ابھی انفارمیشن سے related یا ٹی وی چینلز سے متعلق بات ہو رہی ہے تو اس کے جوابات راجہ بشارت صاحب کو دینے پڑ رہے تھے تو میرا ایک سوال یہ ہے کہ انفارمیشن کا portfolio ابھی چودھری ظہیر الدین صاحب کے پاس ہے تو اس سے متعلق یا میڈیا سے متعلق کسی بھی بات کا جواب انہیں ہی دینا چاہئے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! انفارمیشن کا محکمہ وزیر اعلیٰ کے پاس ہے تو کوئی بھی منسٹر جواب دے سکتا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئرمین! یہ لکھا ہوا ہے کہ انفارمیشن کا محکمہ چودھری ظہیر الدین کے پاس ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے کچھ عرصہ پہلے بعض وجوہات کی بناء پر انہیں دے دیا ہے اور اب یہ ہے کہ میں جو بات کہنا چاہ رہی ہوں کہ جب ہم پنجاب اسمبلی میں آتے ہیں تو ہم یہاں 6 کروڑ سے زائد عوام کو represent کرتے ہیں تو ان کے issue سے متعلق یہاں پر بات کرتے ہیں تو یقیناً اگر پی ٹی وی کے صرف ایک چینل کو اجازت ہے تو اس کی یہاں پر monopoly قائم ہو جاتی ہے اور آپ نے بڑا اچھا فیصلہ صادر کیا اور رولنگ دی کہ پی ٹی وی کے کیمرہ کو یہاں سے باہر بھیج دیا کہ کل اس فیصلہ ہو گا۔ میں بھی یہ گزارش کرتی ہوں کہ پی ٹی وی کے علاوہ دوسرے پرائیویٹ چینلز کو پنجاب اسمبلی میں آنے کی اجازت دی جائے تاکہ یہاں پر اپوزیشن کے point of view کو بھی سنا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! جاری رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئر مین! میں گزارش کر رہی تھی کہ پی ٹی وی نے جس طرح اپنی monopoly یہاں پر قائم کی ہوئی ہے اور جو کوریج آ رہی ہے تو جیسے پہلے بھائیوں نے ذکر کیا تو اس سے بہتر ہے کہ دوسرے پرائیویٹ چینلز کو یہاں پر اجازت دی جائے کہ وہ کوریج کریں تاکہ پنجاب کے عوام دیکھ سکیں کہ حکومتی بنچیز اپنی جگہ پر جو کام کر رہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کیا رول ادا کر رہی ہے اور وہ ان کے لئے concern feel کرتی ہے، ان کے issue سے متعلق چاہے وہ بے روزگاری ہے، مہنگائی ہے، غربت ہے، لاء اینڈ آرڈر ہے لیکن جب اس ہال کے اندر ہماری آواز دب جائے گی، جب لوگوں کے پاس نہیں پہنچے گی تو یقیناً اس ناتے سے ہمارا یہ استحقاق مجروح ہوتا ہے تو میرے خیال میں کسی کمیٹی کی بھی ضرورت ہے اور آپ خود آرڈر کر سکتے ہیں۔اس میں کوئی قباحت نہیں کہ دوسرے چینلز یہاں آ کر کیوں کوریج نہ دیں؟ اگر کوئی ایسی قباحت ہے یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ban کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے تو انفارمیشن کا portfolio اس وقت چودھری ظہیر الدین کے پاس ہے وہ اس کا جواب احسن طریقے سے دے سکتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! صبح اس کا فیصلہ کریں گے۔آج کے اجلاس کی مہلت دیں اور کل فیصلہ ہو جائے گا۔جو بھی ہو گا یہ انشاء اللہ ایوان میں بتائیں گے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئر مین! چودھری ظہیر الدین صاحب سے جواب لیں ناں۔

جناب چیئر مین: میڈم! میں نے رولنگ دے دی ہے۔اب اس کا کیا جواب لینا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! یہ کیسے decide ہو گا؟

جناب چیئر مین: کیا؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! آپ نے آج تو پی ٹی وی کے کیمرے کو باہر بھیج دیا ہے تو کل اس بارے میں فیصلہ ہو گا اس کا طریق کار کیا ہو گا؟

جناب چیئر مین: کل سپیکر چیمبر میں میٹنگ ہو گی۔راجہ بشارت، انفارمیشن منسٹر جس کو محکمہ الاٹ ہوا ہے، ارشد محمود بگو، سمیع اللہ خان ہوں گے تو آپ بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔کل سپیکر چیمبر میں میٹنگ ہو گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! کتنے بجے میٹنگ ہو گی؟

جناب چیئرمین: اڑھائی بجے میٹنگ رکھ لیں گے کیونکہ تین بجے اجلاس ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں استدعا یہ کرنا چاہتا تھا کہ بالکل آپ کا concern جو ہے کہ پنجاب کی کوریج ٹیلیویژن پر کم آتی ہے۔ بالکل یہ درست ہے اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور میں نے یہی آپ کی خدمت میں استدعا کی تھی کہ اگر آپ موقع دیں گے تو متعلقہ حکام سے بات کر کے ہم اس صورتحال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اگر آج کے لئے آپ اجازت فرما دیں کہ ان کو کوریج کرنے دیں in the meantime ٹی وی کے لاہور اور اسلام آباد میں متعلقہ حکام سے رابطہ کر کے ہم کہتے ہیں کہ پنجاب اسمبلی کو زیادہ وقت دیں اور آج دیکھ بھی لیں گے کہ اگر پنجاب اسمبلی کو زیادہ وقت دیا جاتا ہے تو ٹھیک، نہیں تو جس طرح کل آپ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے مطابق آگے چلیں گے اس لئے میری استدعا ہے کہ آج کے لئے ٹی وی کو کوریج کرنے کی اجازت فرمائیں۔ کل کے بعد آپ جو فیصلہ کریں گے وہ قابل قبول ہو گا میری استدعا ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے No,No کی آوازیں)

جناب چیئرمین: منسٹر انفارمیشن کون ہیں؟ راجہ صاحب! آپ کے پاس یہ محکمہ ہے یا چودھری ظہیر الدین صاحب کے پاس ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں، میں تو assurance دے رہا ہوں کہ بات میں نے کرنی ہے۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے جناب کو assurance دے رہا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ حکام سے رابطہ کر رہے ہیں۔ میں انفارمیشن منسٹر سے بھی بات کرتا ہوں۔ انفارمیشن سیکرٹری سے بھی بات کرتے ہیں۔ ایم ڈی پی ٹی وی سے بھی بات کریں گے لیکن آپ موقع تو دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج آپ ان کو موقع نہیں دیں گے وہ کوریج نہیں کریں گے تو کل اخبارات میں نہیں آئے گا۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ انہیں آج کوریج کرنے دیں اور ان کو بہتری کے لئے ایک موقع دیں۔ اگر بہتر صورتحال نہیں ہوتی تو کل سے آپ ban کر دیں۔

ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! معاملہ یہ نہیں ہے۔ راجہ صاحب جو بات فرما رہے ہیں کہ پی ٹی وی کو ایک موقع دیں کہ وہ اپنی کوریج کو بہتر کر لے گا۔ معاملہ یہ نہیں ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ پی ٹی وی کی کوریج جانبدارانہ ہے۔ اگر آپ نے اجازت دینی ہے تو تمام چینلز کو دیں اور اگر نہیں دینی تو پھر پی ٹی وی کو بھی باہر رہنے دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے چینلز کا سکوپ بہتر ہے۔ ان کا coverage skill بہتر ہے۔ آپ پی ٹی وی لگا کے دیکھیں کہ وہ تو اب بھی سوئی میں دھاگہ ڈالنا دکھا رہے ہوتے ہیں اور ٹریکٹر کو دکھا رہے ہوتے ہیں کہ اس کو کس طرح ٹھیک کرنا ہے جبکہ دوسرے چینلز کا coverage skill بہتر ہے اس لئے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کوریج کو بہتر کریں بلکہ ہمارا مؤقف یہ ہے کہ پی ٹی وی کی کوریج جانبدارانہ ہے، وہ under skill ہے اور ان کے پاس اتنا بہتر سکوپ نہیں ہے۔ آپ یا تو اس کے ساتھ دوسرے چینلز کو بھی اجازت دیں یا پھر پی ٹی وی کو بھی باہر رہنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! کل اس کا فیصلہ کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔ جناب! آپ اپنی اس رولنگ کو برقرار رکھیں۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: فیصل آباد والے منسٹر کھڑے ہوئے ہیں ان کی بھی بات سنئے۔ جی، ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی آپ سے دو دفعہ اجازت مانگی تھی تو چونکہ آپ نے مجھے اجازت مرحمت نہیں فرمائی تو میں بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے کہ لاء منسٹر صاحب ہمیشہ گورنمنٹ کو represent کرتے ہیں اور ان کا right بھی ہے اور رولز بھی اس سے منع نہیں کرتے۔ چونکہ آپ نے مجھے اجازت مرحمت نہیں فرمائی تھی اس لئے میں نے ضد نہیں کی، میں کوئی disorder create نہیں کرنا چاہتا کہ جس طرح کچھ لوگ ضد کر کے ہماری طرف سے یا ان کی طرف سے بھی بات کر لیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو اقدام فرمایا ہے چونکہ Custodian of the House ہونے کے حوالے سے میں آپ کو چیلنج نہیں کرتا لیکن اس سے یہ تاثر مل رہا ہے کہ دوسرے پرائیویٹ چینلز کو یہاں پر آنے سے پی ٹی وی والوں نے منع کیا ہے، پی ٹی وی والوں نے منع نہیں کیا۔ ان کو نکالنے کی بجائے اب جن لوگوں نے دوسروں کو

منع کیا ہے اس کے بارے میں کوئی طریق کار اختیار کرنے کے لئے حکم صادر فرماتے۔ جس طرح رانا صاحب نے پوچھا ہے کہ طریق کار کیا ہو گا؟ آپ طریق کار وضع کرنے کے لئے ارشاد فرما دیتے کیونکہ وہ اپنی ڈیوٹی perform کرنے کے لئے آئے ہیں وہ کرتے رہتے۔ کسی کو روکنے میں یا منع کرنے میں پی ٹی وی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ میری استدعا بھی یہی ہے جو راجہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اور نہایت زیرک طریقے سے ساری باتیں انہوں نے بیان فرمائی ہیں، وہ اپنی ڈیوٹی perform کرتے رہیں۔ ان کے ساتھ اگر آپ compete کروانا چاہتے ہیں تو compete کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل ہو سکتا ہے اور اس Chair سے اس کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ پہلی بات تو میں یہ کہہ دوں کہ ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ قومی اسمبلی کے اندر دوسرے پرائیویٹ چینلز سارے آ رہے ہیں تو وہاں پر کوئی نہیں آ رہا صرف پی ٹی وی وہاں پر کام کر رہا ہے اور میں یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ دوسری استدعا میری پھر وہی ہے کہ ان کو اپنا کام کرنے دیں اور اگر دوسرے چینلز کو لانے کے لئے آپ اپنے اختیارات استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اختیارات استعمال کرنے کے لئے وضع کئے ہوئے رولز اور قوانین کے مطابق اس کو کیجئے گا۔ وہ بھی آ جائیں گے۔ اس وقت تک تو جو کام کر رہا ہے اسے کرنے دیا جائے۔ پی ٹی وی کے ادارے کا اس میں کوئی تعلق نہیں ہے کہ انہوں نے کسی دوسرے کو منع کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سعید اکبر خان! آپ بھی بات کرنا چاہتے تھے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سعید اکبر خان کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔ جی، سعید اکبر خان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئرمین! پہلے تو مجھے پتا ہی نہیں کہ discussion کیا ہو رہی ہے؟ ہم تو کسی اپنے مسئلے میں discuss کر رہے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا کہ اسمبلی میں بیٹھ کر کارروائی سننی چاہئے۔ گپیں نہ لگایا کریں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئرمین! اگر آپ تھوڑا سا گائیڈ کر دیں تو ہم Chair کو assist کریں گے تو بتائیں کہ مسئلہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، راجہ شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔جناب چیئر مین! بات یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں جو بھی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے، جو مسئلے مسائل پنجاب کے عوام کے ہوتے ہیں تو عوام کا یہ حق ہے اور ان کا یہ بنیادی حق ہے کہ ان تک بات جانی چاہئے۔ freedom of information کہ آج دنیا کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! یہ بات اب کل کرنی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئر مین! بات پی ٹی وی کی نہیں ہے بلکہ باقی ٹی وی چینلز کی ہے کیونکہ پی ٹی وی تو لوگ دیکھتے ہی نہیں ہیں۔ پی ٹی وی کون دیکھتا ہے۔ ہمیں کور تج دیں گے بھی تو یہ معاملہ حل نہیں ہوگا۔۔۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ کل تک ان کو conditionally اجازت دیتے ہیں۔ کل اس کا مکمل فیصلہ کیا جائے گا کہ کیالائحہ عمل اختیار کرنا ہے۔

وزیر انفار میشن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر انفار میشن: جناب چیئر مین! میں ایک تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی لیکن عباسی صاحب کی بات پر میں یہ بات بھی کہتا چلوں کہ تمام پرائیویٹ چینلز وائر سیٹلائٹ، کیبل اور ڈیکوڈر بہت تھوڑے لوگوں کے پاس ہے اور maximum پی ٹی وی دیکھا جاتا ہے اور سب سے زیادہ لوگ دیکھتے ہیں۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ رولز کی break ہوتی ہے تو یہ بھی سارا ایک display ہو جائے لیکن یہ تو ان کے فائدے کی بات ہے کہ وہاں پر کم relay ہوتا ہے۔

جناب چیئر مین: گوندل صاحب! آپ نے ایجوکیشن کے سیکرٹری صاحب سے میٹنگ کرنے کے بعد ایوان کو بتانا تھا کہ 31 ہزار نوکریوں میں سے 12/15 ہزار کر رہے ہیں، وہ مکمل کیوں نہیں کرنا چاہتے، کیا آپ کی میٹنگ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: نہیں ہوئی۔

جناب چیئر مین: نہیں ہوئی تو آپ ان کو دو بجے اسمبلی میں بلالیں راجہ صاحب اور ہماری موجودگی میں ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ٹھیک ہے جی۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔اس تحریک کا نمبر 793 ہے، یہ رانا آفتاب احمد خان، سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرف سے ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! انہوں نے گزارش کی ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے، یہ پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا تو وہ ضروری کام سے گئے ہیں، انہوں نے request کی تھی کہ اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک نمبر 807 ہے یہ ملک اصغر علی قیصر، جناب پرویز رفیق اور لالہ شکیل الرحمٰن کی طرف سے ہے۔جی، اصغر علی قیصر صاحب!

سبزہ زار سب ڈویژن واسا (لاہور) کے فیلڈ سٹاف کی طرف سے سینکڑوں جعلی کنکشن دینے سے واسا ریونیو کو لاکھوں روپے کا نقصان

(---جاری)

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی تھی اس کا جواب منسٹر ہاؤسنگ کی طرف سے ابھی آنا تھا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اس میں سیکرٹری ہاؤسنگ نے جواب submit نہیں کیا۔ آج میری ان سے سپیکر چیمبر میں میٹنگ ہوئی تھی لیکن چونکہ ہمیں فاتحہ کے لئے جلدی جانا تھا۔انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائی ہے۔ سیکرٹری اسمبلی نے بتایا کہ یہ ہمارے پاس نہیں آئی۔ اس لئے آپ نے یہ تعین کرنا ہے کہ کون ذمہ دار ہے جو اسمبلی کی کارروائی اتنے دن اس ماحول میں چلتی رہی؟ پہلے یہ فیصلہ ہو جائے کہ ان کے جوابات اتنے دن کہاں اٹکے رہے کیونکہ سیکرٹری ہاؤسنگ کہہ رہے ہیں کہ یہ جواب میں نے جمع کروا دیئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! سیکرٹری ہاؤسنگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں اگر ان کا fault نہیں ہے تو ان پر کیوں الزام جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! مجھے تو یہ محکمہ آج ہی دیا گیا ہے اور میں نے آج میٹنگ کی ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: میری بات سنیں پھر یہ فیصلہ کیسے ہو گا کہ یہ جواب کہاں اٹکے رہے، یہ کس کی negligency ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! یہ فیصلہ میں کروں گا اور اسمبلی کو بتادوں گا۔

جناب چیئر مین: نہیں۔ یہ آپ نہیں بتائیں گے بلکہ ہم اس کا فیصلہ سپیکر صاحب کے چیمبر میں کریں گے اور پھر اس کا جواب وہ پیر کو دیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! اس کا جواب میں ابھی دے سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: اس تحریک پر جو جواب بھیجا گیا تھا پہلے میں وہ پڑھتا ہوں پھر میں latest جواب دوں گا۔ یہ درست ہے کہ ریونیو ڈائریکٹوریٹ واسا کے علم میں آیا تھا کہ سبزہ زار ہاؤسنگ سکیم لاہور میں بے شمار ناجائز کنکشن لگائے جا رہے ہیں لہذا علاقہ کے ریونیو فیلڈ سٹاف کو سروے کے لئے معمور کیا جنہوں نے 1210 ناجائز کنکشن چلتے ہوئے پائے اور اپنے متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر ریونیو کو آفیشل کارروائی کے لئے رپورٹ کیا۔ ان پکڑے جانے والے کنکشنوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ناجائز واٹر سیوریج کنکشن 232، ناجائز واٹر کنکشن 63، ناجائز صرف سیوریج کنکشن 915 ٹوٹل 1210۔ درج بالا 1210 ناجائز کنکشن کو واسا ریکارڈ میں لا کر billing کر دی گئی ہے اور recovery بھی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ ہم نے ایک سال کا جرمانہ ڈال کر مبلغ -/3375000 روپے کی billing کر دی ہے۔ مبلغ -/97300 روپے کی recovery بھی کر لی ہے، بقایا رقم بھی جلد از جلد وصول کر لی جائے گی۔ علاوہ ازیں سٹاف کے خلاف انکوائری کا حکم بھی دے دیا گیا ہے۔ اب جو latest position ہے I will hold a meeting with my staff today in morning یہ 23۔ نومبر کی رپورٹ ہے میں نے جو میٹنگ کی ہے اس کے مطابق سبزہ زار ہاؤسنگ میں ناجائز کنکشنوں کا سروے یکم ستمبر 2005 کو شروع کیا گیا تھا۔ یہ جو انہوں نے کہا کہ محکمے کو پہلے پتا تھا پھر اس پر سروے شروع ہو گیا تھا جو ناجائز کنکشن پکڑے گئے ہیں 1100 کی بجائے 1215 ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! میری تحریک کچھ ہے اور وزیر صاحب اس کا کچھ اور جواب دے رہے ہیں۔ اگر یہ کہتے ہیں تو میں دوبارہ اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! میں تحریک التوائے کار نمبر 793 کا جواب دے رہا ہوں اور تحریک التوائے کار نمبر 807 بھی وہی چیز ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! میں اپنی تحریک دوبارہ پڑھتا ہوں، ذرا منسٹر صاحب بھی پڑھ لیں اور آپ بھی اس پر غور فرمائیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: میں آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 793 کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! میں نے جواب سن لیا ہے وہ relevant نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کیانی صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! میں نے آج ہی میٹنگ کی ہے اور وہ بندہ میں نے suspend کر دیا اور میں آپ کو آرڈر دکھا سکتا ہوں جس نے یہ حرکت کی ہے۔ جب میں ایک دن میں یہ کر سکتا ہوں تو Give me time. If the minister doesn't come on Monday, I will reply all this. But I can assure you یہ دیکھ لیں آج پندرہ تاریخ ہے، میٹنگ کر کے بندہ suspend کر دیا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! میں نے اپنی تحریک میں یہ کہا ہے کہ واسا کے سٹاف کی ملی بھگت کی وجہ سے انہوں نے ناجائز کنکشن لگائے، سات ہزار فی کنکشن وصول کیا اور اس میں واسا کا ایک پورا مافیا ملوث تھا جس نے وہاں سے ماہانہ وصولیاں بلوں کی صورت میں کیں اور منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے عوام کو 33 لاکھ کا بل ڈال دیا ہے اس میں عوام کا کیا قصور ہے؟ یہ جو واسا کا مافیا ہے سفید ہاتھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے تھا افسروں سے ان پیسوں کی ریکوری ہونی چاہئے تھی وزیر موصوف عوام پر سارا بوجھ ڈال رہے ہیں، میری تحریک کچھ ہے اور جواب کچھ ہے اور ان منسٹر صاحب کو کچھ پتا نہیں چل رہا ہے۔ یہ میری تحریک کے مطابق جواب دیں ورنہ اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کیانی صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! میں اس طرف آ رہا تھا، انہوں نے میری بات ہی نہیں سنی میں نے انکوائری کرائی ہے preliminary inquiry ہو چکی تھی جو آج میں نے منگوائی۔

I have asked MD WASA why he has not suspended the staff earlier which has been done today.

آپ پہلے پورا جواب سنا کریں پہلے ہی بے صبر نہ ہو جایا کریں۔

ملک اصغر علی قیصر: ٹھیک ہے۔ جناب چیئر مین! وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروائیں اور جب تک انکوائری پوری نہیں ہوتی ایم ڈی واسا اور متعلقہ افسران کو suspend کر دیں۔ یہ 1215 کنکشن ہیں۔

جناب چیئر مین: دیکھیں! اگر منسٹر صاحب سمجھیں گے یا ڈیپارٹمنٹ سمجھے گا معطل کرنا توان کو کر دیں گے یہ کوئی ضروری تو نہیں ہے کہ آپ نے ایک تحریک پڑھ دی تو وہ معطل کر دیں گے۔ اگر ایم ڈی واسا کو ضرورت پڑی تو وہ ایکشن لیں گے اگر ضرورت نہیں ہو گی تو کیوں ایکشن لیا جائے گا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! اس کو suspend کر دیا گیا ہے اور انکوائری ہو رہی ہے ہم ریکوری کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: یہ تحریک ملک اصغر علی قیصر، جناب پرویز رفیق اور لالہ شکیل الرحمن کی طرف سے ہے ان کی تحریک التواء کار کا نمبر 807 ہے۔ کیانی صاحب! یہ move ہو چکی ہے اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئر مین! 807 اور 793 ایک ہی چیز ہے۔

جناب چیئر مین: اب 807 آ گئی ہے۔ 793 تو dispose of کر دی گئی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئر مین! یہ اتنا بڑا ظلم ہے۔

جناب چیئر مین: یہ dispose of کر دی گئی کیونکہ انہوں نے بندے معطل کر دیئے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئر مین! یہ بہت بڑا ظلم ہے اتنا بڑا واسا کا سکینڈل ہے اور آپ نے اس کو بغیر کسی نوٹس کے dispose of کر دیا۔ ہم نے جو اندازہ لگایا تھا ہم نے تو 1100 کنکشن لکھے تھے منسٹر صاحب نے 1215 بتائے ہیں، جو ہم نے اندازہ لگایا ہے اس سے بھی کہیں زیادہ کرپشن ہے اور

آپ نے اس کو dispose of کر دیا۔

جناب چیئرمین: وزیر موصوف نے اس پر یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ جو اس کے ذمہ دار تھے ان کو معطل کر دیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار راجہ شفقت عباسی اور شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے اس تحریک التوائے کار کا نمبر 147 ہے

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک تحریک دی ہوئی ہے اور وہ circulate تو ہو گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: کون سے محکمے کی ہے؟

شیخ اعجاز احمد: یہ محکمہ ہاؤسنگ کے متعلق ہے۔ اب چونکہ سیکرٹری ہاؤسنگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے اسے صرف پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وہ پھر اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: پڑھ لیں۔

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔

فیصل آباد کی غلام محمد آباد کالونی کے نصف رہائشیوں کو مالکانہ حقوق سے محروم رکھنا

جناب چیئرمین: اس کا نمبر کیا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: یہ تحریک نمبر 869 ہے۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ نیابت میں براعظم ایشیاء کی سب سے بڑی رہائشی کالونی غلام محمد آباد واقع ہے جہاں پر ہزاروں لوگ مکین ہیں۔ غلام محمد آباد کے ڈی بلاک کا تقریباً نصف حصہ ایسا ہے جس کے مکینوں کو محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے مالکانہ حقوق دے دیئے ہیں لیکن اسی علاقے کی تقریباً نصف آبادی اس سہولت سے محروم ہے اور عرصہ دراز سے اپنے اس اہم مسئلہ کے حل کے لئے جس میں ان کی

کروڑوں روپے کی پراپرٹی کا معاملہ ہے دربدر پھر رہے ہیں۔ قبل ازیں میں نے محکمہ متعلقہ کو بھی تحریری درخواست بابت منظور کئے جانے، نقشہ ڈی بلاک اور مالکانہ حقوق بطور عوامی نمائندہ گزاری لیکن تاحال محکمہ نے کوئی اثر نہ لیا جس کی وجہ سے حکومت پنجاب کے خزانہ کو بھی کروڑوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ مذکورہ علاقہ کے مکین پیسے جمع کروانے کو تیار ہیں لیکن محکمہ کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے فیصل آباد کے عوام بالعموم اور غلام محمد آباد کے رہائشی بالخصوص ذہنی کوفت اور سخت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہاؤسنگ !

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب چیئرمین! میرے پاس اس کا جو محکمے نے جواب دیا ہے۔ وہ
Unfortunately I could not get the time to sit with the DG Audit to go through it

میں اس کا جواب پڑھ سکتا ہوں۔ اگر اس کو سوموار تک pending کریں تو
I have the reply but I have not been able to go through it. Therefore, I request you to please pending it.

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! اس کو سوموار تک pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ سوموار تک pending کی جاتی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب تحریک التوائے کار نمبر 147 شیخ علاؤالدین صاحب اور راجہ شفقت عباسی صاحب کی ہے۔ منسٹر ہیلتھ ہیں؟--- موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! یہ انھوں نے پڑھی تھی اور آپ نے اس کا آج جواب دینا تھا۔ اس کا جواب ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): میڈیکل کالج کے لئے آپ نے فرمایا تھا۔

شیخ علاؤالدین: کالج کا تھا اور جو fictitious medicines ہیں اس کے لئے تھا اور جو دو گھنٹے میں جوانی واپس، تین گھنٹے میں حسن واپس، یہ اس کے بارے میں تھا اور یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ اس پر کل پھر raid ہوا ہے اور اس وقت پنجاب میں سب سے زیادہ جو lucrative busisness

profit کا ہو رہا ہے، جس پر ایک ہزار فیصد کمایا جا رہا ہے وہ انہی دوائیوں پر کمایا جا رہا ہے اور اس پر کسی قسم کا قانون نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر صحت!

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی ادویات اور غیر رجسٹرڈ میڈیکل کالجوں کے کمرشل اشتہارات کا چلنا

(---جاری)

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ دو تین issues discuss ہوئے تھے اور پھر pending کر دیئے گئے تھے۔ اس میں شیخ علاؤالدین صاحب نے بڑا valid point raise کیا تھا، اس میں وہ تمام پرائیویٹ سیکٹر آ جاتے ہیں، اس میں میڈیکل سکول کی بھی بات کی گئی اور پرائیویٹ ہسپتالوں اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کی بھی بات کی گئی۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اسی ہاؤس کے اجلاس کے دوران ایک ہیلتھ کمیٹی under the Chairman اسی ہفتے meet کرے گی اور یہ issues جو ہیں کہ regulation of the private sector خواہ وہ لیبارٹریز ہوں، ہسپتال ہوں، میڈیکل کالج ہوں ان کو take up کیا جائے اور پھر کوئی ایسا قانون بنایا جائے کہ ان کی regulation کی جائے۔ اس وقت کوئی regulation نہیں ہے۔ کوئی شخص بھی جو کہ سرمایہ دار ہے وہ میڈیکل کالج کھول سکتا ہے۔ پی، ایم، ڈی، سی صرف اس کی instruction کرتی ہے۔ اسی طرح پرائیویٹ ہسپتال جو ہیں وہ backyards میں بنائے جا رہے ہیں، بیسمنٹ میں بنائے جا رہے ہیں، ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر یہ کمیٹی کو refer کر دیں؟

وزیر صحت: یہ اسی کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ ہیلتھ کمیٹی کو refer کرتے ہیں اور اس کے جو mover ہیں وہ بھی اس کے ممبر ہوں گے۔

وزیر صحت: وہ اس میں آ جائیں اور اسی اجلاس میں---

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اصل میں جو میڈیسن والا مسئلہ ہے، جس کے لئے لوگوں کی

صحتیں تباہ ہو رہی ہیں وہ مسئلہ ہے۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سعید اکبر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئرمین! یہ رولز اینڈ پروسیجر کی بات ہے۔ تحریک التوائے کار وہاں سے پیش ہوئی ہے۔ اس کا طریق کار آپ رولز میں پڑھ لیں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ وہ پیش کریں گے اور ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا۔ اگر ہاؤس کی consent ہو کہ وہ بڑی اہم ہے تو وہ پھر ہاؤس میں admit ہو جائے گی۔ ہاؤس کی consent سے آپ اس کا time fix کریں گے۔ اس پر بحث ہو گی۔ یہ طریق کار ہے۔ یہ کمیٹی کو refer ہو ہی نہیں سکتی۔ رولز میں ہی نہیں ہے کیونکہ یہ کوئی لیجسلیشن نہیں ہو رہی۔ یہ کوئی لیجسلیشن ہے؟ تحریک التوائے کار آپ کیسے refer کریں گے؟ تحریک التوائے کار پر تو ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے بحث ہو سکتی ہے، وہ اس کمیٹی کو refer ہو ہی نہیں سکتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! یہ بالکل سعید اکبر خان صاحب کا فرمانا درست ہے کہ تحریک التوائے کار کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے۔ اس کی wording بھی یہی ہے۔ گورنمنٹ کے نوٹس میں ایک دفعہ ایک چیز آ جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کافی ہوتا ہے لیکن بعد میں جب ممبر حضرات یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے حالانکہ تحریک التوائے کار کبھی کسی کمیٹی کے پاس نہیں جاتی۔ اس کے لئے یہ ہے کہ اگر آپ ہاؤس کی consent سے اس کو in order قرار دیں گے تو اس پر آپ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کی بحث کروا سکتے ہیں اور اس کے لئے بھی آپ دن مقرر کریں گے اور اس کے لئے بھی ٹوٹل ہاؤس کے 6/1 ممبر رائے دیں گے تو تب اس کو آپ in order قرار دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو معزز ممبران اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے یہ میں سمجھتا ہوں کہ نامناسب بات ہے۔ اس سے پہلے آپ نے غور فرمایا ہو گا کہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جو تحریک التوائے کار چل رہی تھی، انھوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے اس پر کل بات ہو جائے گی تو بات ہونے کے بعد آپ اس کو concerned committee کو بھیج دیں۔ جب بات ہو گئی اور گورنمنٹ کا point of view آ گیا، ایک مسئلے کا حل نکل رہا ہے، میٹنگ ہو رہی ہے تو پھر اس کو کسی کمیٹی کے پاس نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا چاہئے جس مسئلے کو آپ in order قرار دینا چاہتے ہیں، ہاؤس کی

consent لیں، اگر 1/6 ممبران اس کی اجازت دیتے ہیں تو آپ اس کے لئے وقت مقرر کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب اور نوانی صاحب نے جو فرمایا ہے میں اس سے اختلاف کرتا ہوں۔ ہاؤس میں کوئی بھی issue، کوئی بھی matter جس پر debate ہو اور وہ ہاؤس کے knowledge میں through an Adjournment Motion آئے، through a Resolution آئے، کسی طرح سے بھی آئے، through a point of order آئے، کوئی ایسا مسئلہ، کوئی ایسا issue جو ہاؤس میں discuss ہو اور ہاؤس جو ہے وہ کسی بھی سٹینڈنگ کمیٹی کو یا کسی بھی سپیشل کمیٹی کو form کر کے اس معاملے کو for report to the House کمیٹی کو refer کیا جا سکتا ہے۔ اس میں قطعی طور پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ میں متعلقہ رولز جو ہیں اگر یہ چاہیں تو میں بھی ان کو consult کر لیتا ہوں، یہ بھی consult کر لیں اور کل اس پر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: سعید اکبر خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ان کی بات سن لیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئرمین! میں اس پر confidence سے یہ کہتا ہوں کہ تحریک التوائے کار پر رولز میں کہیں provision نہیں ہے کہ وہ کسی کمیٹی کو refer کی جا سکتی ہے۔ اس کا ایک طریق کار ہے اور وہ یہ ہے کہ ہاؤس اگر اس کو اکثریت سے admit کرے تو سپیکر اس کے لئے ٹائم اور دن fix کرے گا۔ اس میں Chair کی consent ہے کہ ایک گھنٹہ بھی کر سکتے ہیں، دو گھنٹے بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اس پر بحث ہو گی اور اس معاملے کی تمام اہمیت ہاؤس میں زیر بحث آئے گی۔ اس کے مطابق وہ گورنمنٹ کے نوٹس میں آئے گا اور گورنمنٹ کے نوٹس میں آنے کے بعد اور اس بحث کے بعد وہ ختم ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تحاریک التوائے کار کی بات کر رہا تھا۔ یہ رول 80 کے تحت چلتے ہیں اور آگے چل کر رول 85 میں خاص طور پر تحاریک التوائے کار کا procedure lay کیا گیا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ:

85. (1) if the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in

order, he shall read the statement to the Assembly and ask whether the member has the leave of the Assembly...

اسمبلی نے اس کی اجازت دینی ہے۔

2. If members less than one-sixth of the total membership of the Assembly rise in their seats, the Speaker shall inform the member that he has not the leave of the Assembly.

اگر نہیں کرتے، اگر 6 فیصد ہو جاتے ہیں تو آپ اس کی اجازت دے سکتے ہیں اور اس کے بعد اس پر time limit for determination of admissibility ہے، question to be put ہے، time limit for discussion ہے، باقاعدہ اس کا procedure دیا گیا ہے اور procedure یہی ہے کہ اگر آپ question put کریں گے، ممبران کی required تعداد اس کی اجازت دیتی ہے تو پھر آپ اس کی اجازت دے سکتے ہیں۔ نہیں تو اس کے علاوہ کوئی اس کا طریق کار نہیں ہے۔ یہ جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ any matter تو any matter اور چیز ہے۔ ہم اس وقت specifically تحریک التوائے کار کے ساتھ deal کر رہے ہیں اور تحریک التوائے کار تو تحریک التوائے کار سے متعلقہ جو قواعد و ضوابط ہیں ان کے تحت ہی deal ہوتی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! یہ تحریک آج کے لئے pending تھی اور آج وزیر صحت صاحب نے بتایا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز اور جعلی ادویات کے بارے میں کوئی قانون ہے اور نہ ہی کوئی ایسا mechanism ہے کہ ہم انھیں کنٹرول کر سکیں۔ متعلقہ وزیر نے مزید کہا کہ اس معاملے کو مجلس قائمہ برائے ہیلتھ کو بھیج دیا جائے تاکہ وہاں پر اس بارے میں تفصیلی غور کیا جا سکے۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ اس کو مجلس قائمہ برائے صحت کو بھیج دیا جائے۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب! رولز اس کی اجازت نہیں دیتے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! چونکہ specifically تحریک التوائے کار کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ تو What is the fate of the Adjournment Motion اس بارے میں راجہ بشارت صاحب نے ارشاد فرمادیا ہے۔ اس میں تو یہاں تک ہے کہ mover کے علاوہ کوئی دوسرا بات نہیں کر سکتا۔ لہذا آپ اس بارے میں پابندی لگائیے کہ movers کے علاوہ helping hands بات نہ کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! ابھی چوہدری ظہیر الدین صاحب نے فرمایا ہے کہ mover کے علاوہ کوئی نہیں بول سکتا۔ اس ہاؤس کی کچھ روایات ہیں۔ اگر ایک معزز رکن نے کوئی مسئلہ put کیا ہے اور اس مسئلے سے relevant کوئی بات دوسرا معزز رکن کرنا چاہتا ہے تو اس کی اجازت ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! اصولاً پہلے mover کو بات کرنی چاہئے۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! تحریک التوائے کار کے حوالے سے ایسی کوئی روایات نہیں ہیں۔ تحریک التوائے کار کے تو rules set ہیں اسی کے مطابق ہمیں چلنا ہے۔ آپ اس کے آگے پیچھے نہیں جا سکتے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! میرے بھائی نے روایات کی بات کی ہے تو حضور روایات غلط set کی جارہی ہیں، رولز کو پامال کیا جارہا ہے۔ یہ روایت نہیں رہی کہ تحریک التوائے کار کے اوپر محرک کے علاوہ کوئی دوسرا بات کرے۔ یہ تو روش چل نکلی ہے کہ جو کہا جائے وہی کیا جائے، رولز کو یرغمال بنایا جائے یہ غلط ہے۔ اس بابت آپ مہربانی فرمائیے گا۔

جناب چیئرمین: جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ کہہ رہے ہیں کہ تحریک التوائے کار کا جو Chapter ہے اس میں یہ بات درج نہیں ہے۔ یہ رول 155 ہے کہ:

> **155. REFERENCE TO COMMITTEES.** The Assembly may, on a motion made by a member, remit to the Committee concerned any subject or matter.....

اب اس میں جب any subject or matter آتا ہے تو تحریک التوائے کار ہو یا کوئی دوسرا معاملہ وہ اس میں cover ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی subject ہے جیسا کہ یہاں ایک تحریک التوائے کار پیش ہوئی اور concerned وزیر صاحب نے کہا کہ اس issue پر جو اس تحریک التوائے کار میں

پیش کیا گیا ہے متعلقہ کمیٹی studyکرلے اور studyکر کے اپنی رپورٹ ہاؤس کو بھیجے جس سے حکومت کوئی رہنمائی حاصل کرے گی تو یہاں پر بھی یہی درج ہے کہ:

...any subject or matter which may be studied by that Committee.

تو اب یہ کمیٹی کسی بھی matter, subject کو study کر سکتی ہے۔اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ جو معاملہ تحریک التوائے کار کے ذریعے پیش ہو اس بابت کمیٹی study نہیں کر سکتی۔

(اذان عشاء)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے میں اپنی بات مکمل کر لوں پھر راجہ صاحب جو کچھ کہنا چاہیں کہہ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں رانا ثناء اللہ صاحب سے اس بات کی توقع نہیں کرتا۔ وہ جس بات کو refer کر رہے ہیں، وہ Chapter-XVII کو refer کر رہے ہیں جو کہ Committees سے متعلقہ ہے۔اس میں سے وہ سیکشن 155/154 qoute کر رہے ہیں۔ یہ 154 تو Functions of Committees سے متعلقہ ہے جبکہ 155 Reference to Committees سے متعلقہ ہے۔ یعنی رانا صاحب Committees سے متعلقہ بات کر رہے ہیں جبکہ ہم تو تحریک التوائے کار کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ میں ان سے اس بات کی توقع نہیں کرتا کہ وہ اتنے irrelevant ہو جائیں گے۔ ہم تو تحریک التوائے کار کی بات کر رہے ہیں، Chapter-XI کی بات کر رہے ہیں جبکہ رانا صاحب Standing Committees کی بابت بتا رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! میں پہلے اپنی بات کو مکمل کر لوں اس کے بعد وزیر قانون صاحب میری بات کا جواب دے دیں۔ یہ جو رول 155 ہے اس میں یہ ہے---

جناب چیئرمین: رانا صاحب یہ تو کمیٹیوں کے بارے میں ہے، تحریک التوائے کار کے بارے میں نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! میں بات یہ کر رہا ہوں کہ اسمبلی any matter or

subject کو study کے لئے کمیٹی کو بھیج سکتی ہے۔ رول 155 اس بات کو بیان کرتا ہے کہ کوئی معاملہ اس اسمبلی میں اٹھایا جائے تو ہاؤس اسے for study purpose کمیٹی کے پاس بھیج سکتا ہے کہ وہ اس کو study کرے، اس کو examine کرے اور اس کے بعد اس کی رپورٹ متعلقہ محکمہ، اسمبلی یا حکومت کو پیش کرے۔ اب راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ تو رول 155 ہے جبکہ ہم تو تحریک التوائے کار کی بات کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مجھے یہ فرمائیں کہ اسمبلی کے اندر جو بھی matter ہو گا، جو بھی issue ہو گا اس کو تحریک التوائے کار کے علاوہ وہ کون سا طریق کار ہے جس کے تحت وہ matter یہاں پر آئے گا؟ ہاؤس میں کسی بھی معاملے پر discuss کرنے کے لئے وقفہ سوالات ہے یا پھر تحریک التوائے کار ہے۔ اس کے علاوہ تحریک استحقاق میں تو نہیں آ سکتا کیونکہ تحریک استحقاق تو specifically about the privilege of a member کے متعلق ہو گی تو جو بھی issue, subject اس ہاؤس میں آئے گا وہ through question آئے گا یا پھر تحریک التوائے کار کے ذریعے آئے گا۔

جناب چیئرمین: پرائیویٹ ممبرز ڈے بھی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پرائیویٹ ممبرز ڈے پر تو پرائیویٹ بل آئے گا یا پھر قرارداد آئے گی۔ جب قرارداد آئے گی تو پھر یہ کہیں گے کہ جی Resolution کا chapter تو فلاں ہے اس کا کمیٹی سے کیا تعلق ہے۔ جناب! بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں کسی بھی issue کو یہاں پر discuss کرنے کے لئے، یہاں پر لانے کے لئے دو تین طریقے ہیں اور اس میں most important طریقہ تحریک التوائے کار کا ہے۔ اس کے بعد قرارداد یا پھر وقفہ سوالات ہے تو جو issue, subject matter اس ہاؤس میں discuss ہو گا اور اگر ہاؤس اسے اس قابل سمجھے گا کہ اس پر مزید کوئی study ہونی چاہئے، اسے examine ہونا چاہئے تو وہ اسے متعلقہ کمیٹی کو بھیج سکتا ہے اور رول 155 اس بارے میں بالکل واضح ہے کہ :

> **155. REFERENCE TO COMMITTEES.** The Assembly may, on a motion made by a member, remit to the Committee concerned any subject or matter...

جناب چیئرمین: رانا صاحب! نہیں، وہ کمیٹی کے سلسلے میں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر یہ کمیٹی کے سلسلے میں ہے تو کمیٹی میں جو subject or matter discass ہونا ہے وہ کہاں سے آئے گا؟ وہ تحریک التوائے کار کے ذریعے سے نہیں آئے گا، قرار داد کے ذریعے سے نہیں آئے گا تو پھر کہاں سے آئے گا، کیا وہ یہاں پر اوپر آسمان سے گرے گا؟

وزیر جیل خانہ جات: جناب چیئر مین! میری یہ گزارش ہے کہ اس ہاؤس میں کوئی بھی بزنس کسی رول کے بغیر نہیں آ سکتا۔ وہ تمام بزنس جو کہ یہاں پر discuss ہوتا ہے اس کے rules mentioned ہیں اور ان رولز کے تحت وہ اس ہاؤس میں آتا ہے۔ تحریک التوائے کار کے rules set ہیں، آپ پڑھ لیں اس کا طریق کار رولز میں ہے کہ کس طرح تحریک التوائے کار submit کرائی جائے گی، کس طرح ہاؤس میں آئے گی۔

جناب چیئر مین: وزیر صحت چاہتے ہیں کہ یہ کمیٹی کو جائے تو اب اس کا کیا طریق کار اختیار کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات: کمیٹی کو نہیں جا سکتی۔ اس کے رولز set ہیں۔ اس کا طریق کار set ہے۔ آپ کو تحاریک التوائے کار کے رولز کے مطابق چلنا پڑے گا۔

جناب چیئر مین: جی۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! مثال کے طور پر کوئی قانون سازی ہے یا کوئی قرار داد ہے تو وہ کسی رولز کے تحت آئے گی اور اسی رولز کے تحت اسے deal کیا جائے گا۔ اگر کوئی پرائیویٹ ممبر قانون سازی چاہتا ہے اور ہاؤس اسے منظور کرتا ہے تو پھر وہ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز کی کمیٹی کو چلا جائے گا۔ جب تحریک التوائے کار آتی ہے تو رولز میں اس کا تمام لائحہ عمل اور طریق کار وضع ہے لہذا آپ کو ان رولز کے تحت چلنا ہو گا اور ہاؤس نے بھی ان رولز کے تحت چلنا ہے اور اس کا طریق کار راجہ صاحب نے بتایا ہے اور میں نے بھی عرض کیا ہے۔

جناب چیئر مین: پلیز! تشریف رکھیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! تحاریک التوائے کار کے لئے ایک ٹائم مقرر ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے تو اسی بات کو وہ قانون سازی کے طور پر لے آئے تا کہ وہ کمیٹی کو refer ہو سکے لیکن جب وہ تحریک التوائے کار کے طور پر لائے گا تو پھر اسے تحاریک التوائے کار کے رولز کے تحت ہی deal کیا

جائے گا اور اسی طریقے سے ہاؤس میں اسے discuss کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب چیئر مین! ماشاء اللہ رانا ثناء اللہ صاحب اتنے سینئر ہیں اور میرے خیال میں وہ اس بات کو سمجھ رہے ہیں۔ راجہ صاحب اور ہمارے وزیر صاحب نے صحیح بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ any matter, any matter means کہ اس ہاؤس نے مختلف معاملات کے لئے، مختلف کاموں کے لئے کمیٹیز بنائی ہیں۔ جو معاملہ بھی اس کمیٹی کے بارے میں raise ہو گا وہ اس کمیٹی کو refer ہو گا لیکن جہاں تک تحریک التوائے کار کا تعلق ہے تو آپ اس کے words پڑھیں کہ اس کا purpose کیا ہے؟ purpose یہ ہے کہ ایسا معاملہ آ جائے جو ہاؤس کی توجہ مبذول کرائے اور پبلک میں اضطراب پیدا کرے اس کا مقصد یہ ہو کہ کوئی معاملہ اتنا sensitive ہے کہ اس سے پبلک میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور وہ ہاؤس کی توجہ کا مستحق ہے۔ اب آپ نے تحاریک التوائے کار کے رولز کے پیرائے میں رہنا ہے۔ اس میں گورنمنٹ کی توجہ آ گئی، آپ نے اس کا ٹائم مقرر کرنا ہے اور اس پر بحث ہونی ہے۔ سارا ہاؤس اس پر بحث کرے گا۔ اس کے بعد ہم نے محرک کو مطمئن کرنا ہے کہ اس میں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو اضطراب پیدا کر رہا ہے۔ اگر اضطراب پیدا کر رہا ہے تو پھر گورنمنٹ کو وہ notice ہو گیا۔ پھر گورنمنٹ اس کا ازالہ کرے گی۔ ہم ہاؤس میں کھڑے ہو کر اس کا ازالہ کریں گے۔ آپ تحریک التوائے کار کے الفاظ پڑھ لیں کہ اضطراب پیدا کرنے والی ایسی بات ہو جس کا ہم نے جواب دینا ہے اور بحث کرنی ہے۔ آپ بحث کریں اگر ایسا معاملہ ہے تو ہم محرک کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے اگر مطمئن نہ ہوئے تو گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول ہو گئی۔ رانا صاحب یہ ساری بات سمجھ رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! اس ہاؤس میں بزنس پیش کرنے کے تین چار طریقے ہیں۔ ایک سوالات کی شکل میں، ایک تحریک استحقاق کی شکل میں، ایک پرائیویٹ ممبر ڈے کی صورت میں اور ایک یہ تحریک التوائے کار کی شکل میں۔ اب میرے فاضل وزراء نے یہ دلیل دی ہے اور مسلسل یہ اصرار کر رہے ہیں۔ سوالات کا طریقہ یہ ہے کہ منسٹر نے جواب دینا ہے اور اگر Chair یہ سمجھتی ہے کہ سوال کا جو جواب دیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے تو وہ محرک کو کہے گی کہ بیٹھ جاؤ۔ اب انھوں نے کہا کہ کبھی ایسے معاملات پر بھی کمیٹیاں بنی ہیں؟ میں اسی تین سالہ دور میں کئی ایسی مثالیں دے سکتا

ہوں کہ وقفہ سوالات میں بعض ایسے سوال آئے جن پر کمیٹیاں بنیں، بعض تحاریک استحقاق پر کمیٹیاں بنیں۔ میں اس وقت نہیں تھا اس لئے مجھے سارے مسئلے کا پتا نہیں تھا میں اب سمجھا ہوں۔ آپ نے رولنگ دی ہے اور وزیر صحت نے کہا ہے کہ یہ issue ایسا ہے تو میں کہتا ہوں کہ لوگ جعلی ادویات سے مر رہے ہیں۔

معزز ممبران: قانون سازی کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: قانون سازی کس نے کرنی ہے؟ حکومت نے کرنی ہے۔ اگر متعلقہ وزیر نے یہ کہہ دیا ہے کہ اسے ہیلتھ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو ان کو کیا اعتراض ہے؟ آپ نے رولنگ دے دی ہے اور جب Chair کی رولنگ آ جائے تو پھر اس رولنگ کو کوئی over rule نہیں کر سکتا۔ وہ رولنگ final ہوتی ہے۔

وزیر خوراک: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! کیا ان کے پاس قانون سازی کا کوئی مسودہ ہے؟

جناب چیئر مین: پلیز تشریف رکھیں۔ چودھری اقبال صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر خوراک: جناب چیئر مین! میں نے صرف مختصر سی گزارش کرنی ہے کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ نے اس ہاؤس کو رولز اور ریگولیشن کے مطابق چلانا ہے۔ اگر اس ہاؤس میں رولز سے ہٹ کر کوئی کارروائی ہو گی تو وہ بڑی نامناسب ہو گی اس لئے میں آپ سے بڑی مودبانہ اپیل کروں گا کہ آپ کو اسے رولز کے مطابق چلانا چاہئے۔ میرے فاضل دوستوں نے بڑا صحیح کہا ہے کہ تحریک التوائے کار کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ دلائیں۔ تحریک استحقاق کے رولز علیحٰدہ ہیں، تحاریک التوائے کار کے علیحدہ ہیں، توجہ دلاؤ نوٹس کے علیحٰدہ ہیں، وقفہ سوالات کے علیحدہ ہیں لیکن ہمارے دوست اس کو intermingling کر رہے ہیں، intermingle نہیں ہو سکتا اس کے رولز بڑے واضح ہیں۔ اگر ایک فاضل ممبر حکومت کی توجہ دلا رہا ہے اور اگر گورنمنٹ اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیتی تو پھر آپ اس کو admit کریں گے اور اس پر بحث کے لئے ایک یا دو گھنٹے کا ٹائم مقرر کریں گے۔ اس بحث میں سارے فاضل ممبران بات کر سکتے ہیں لیکن جب تک یہ admit نہیں ہوتی اس وقت تک محرک کے علاوہ اس پر کوئی بات ہی نہیں کر سکتا۔ اس کے اپنے set rules ہیں۔ لہذا آپ سے میری اپیل ہے کہ آپ اس کارروائی کو رولز کے مطابق کریں

اور ہاؤس کے کسٹوڈین ہونے کا ثبوت دیں۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، راجہ بشارت صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: رانا صاحب! معذرت کے ساتھ۔ جناب چیئر مین میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ صاحب بہت تجربہ کار آدمی ہیں۔ ارشد لودھی صاحب ہم سے بہت سینئر ہیں۔ چودھری اقبال صاحب بہت سینئر ہیں۔ ہمیشہ اس ہاؤس کی روایات یہ رہی ہیں کہ جب تحریک التوائے کار کو oppose کیا جاتا تھا تو سب سے پہلے اسے technical grounds پر oppose کیا جاتا تھا۔ Technically یہ کہا جاتا تھا کہ یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی، یہ urgent matter نہیں ہے۔ یہ hypothetical ہے، ایک specific matter کو deal نہیں کرتا اور technically یہ بنتی نہیں ہے اس کے بعد منسٹر صاحبان میرٹ پر بات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب میں میرٹ پر بات کرتا ہوں۔ وہ پہلے اسے اس لئے technically oppose کرتے تھے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یہ technically بنتی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس پر حکومت کا point of view دے دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تین، سوا تین سال سے آج اتفاق کی بات ہے کہ وقفہ سوالات سے لے کر اس وقت تک ہم رولز کی بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا شگون ہے۔ اگر ہم آج سے ہی رولز کے مطابق چلنا شروع کر دیں تو شاید اس ہاؤس کی کارکردگی میں بہتری اور نکھار آ سکتا ہے اس لئے ہمیں بلاوجہ اس بات پر ضد نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس بات پر متفق ہونا چاہئے کہ جو چیز رولز کے مطابق بنتی ہے اسے رولز کے مطابق لیا جائے۔ میں آپ کو یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ رانا صاحب کو معلوم ہے کہ یہ نہیں بنتی، ارشد بگو صاحب کو بھی معلوم ہے کہ نہیں بنتی لیکن وہ کہہ چکے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے دل آزاری کی بات نہیں ہے بلکہ یہ رولز کی بات ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ بجائے اس کے کہ اس معاملے کو linger on کریں آپ اس پر اپنی رولنگ دیں۔ میں دوسری وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس پر پہلے رولنگ نہیں دی۔ ارشد بگو صاحب آپ کو instigate کر رہے تھے کہ آپ کی رولنگ آ چکی ہے۔ آپ کی رولنگ نہیں آئی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئر مین! آپ کی رولنگ آ گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اسے کمیٹی کو بھیج دیں تو انھوں نے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب سپیکر رولنگ دے دے تو کیا اس پر over

rulingہو سکتی ہے؟اس کی وضاحت فرمادیں اور اسlaw pointپر بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا ہے It is a good discussionہمlawکی بات کر رہے ہیں۔یہاں پر تحریک التوائے کار کا chapter discuss ہوا ہے۔ایکmotion moveہوئی ہے اورmotionکا انہوں نے جواب دینا تھا۔پہلے تو نوے فیصد تحاریک اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہیkillہو جاتی ہیں۔ایک بڑاvalid pointانہوں نے raiseکیا ہے اور جس کو وزیر صحت نے بھیadmitکیا ہے۔اس کے بعد اس کا طریق کار یہ ہے کہ اس کے لئےtime fixہو جاتا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اس پرdiscussionہوتی ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہmotionنہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! میری گزارش تو سن لیں۔آپ جذباتی نہ ہوں۔آج آپ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔مطلب یہ کہ جبadmitہو جائے توdiscussionکے بعد اس کو کسی منطقی انجام تک پہنچانا ہوتا ہے۔If the Government feelsکہ You need legislationاس پر قانون سازی کی ضرورت ہو تو گورنمنٹ اس کوmoveکر لے۔اگر وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ہم اس پرlawلا رہے ہیں۔اس میں کیا قباحت ہے اگر ایک فاضل رکن کی تحریک التوائے کار کمیٹی میں چلی گئی ہے تو اس سلسلے میں رول بڑاclearہے۔

> The Assembly may on a motion moved by a member remit it to the Committee concerned.

جناب والا! یہ تحریک التوائے کار بھیmotionہیmoveہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں۔یہ تحریک التوائے کار ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! تحریک التوائے کار بھی ایکmotionہے۔

> Adjounment Motion, Privilege Motion these are all Motions.

یہ تحریک التوائے کار بھی ایکmotion moveہوئی ہے اور یہ تحریک التوائے کار move ہونے کے بعد، اس پرdiscussionہونے کے بعد This can be referred to the Committee.آپ نے ٹھیک کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب والا! رانا ثناء اللہ خان صاحب نے جس پوائنٹ کی طرف نشاندہی کی تھی کہ A Committee shall examine a bill (قطع کلامیاں)

پہلے میری بات سن لیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب! کمیٹی تو ہے ہی نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: آپ پہلے میری پوری بات تو سن لیں۔ رول 154 میں لکھا ہوا ہے کہ:

Committee shall examine a bill or other matter referred to it by the Assembly.

اب رول 154 کے بعد۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صحت صاحب آپ اس پر غور کریں گے۔

وزیر صحت: کیوں نہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار میں dispose of کرتا ہوں اور آپ جو نیا بل لائیں گے یا کوئی motion لائیں گے یہ وزیر صحت کی ڈیوٹی ہے، گورنمنٹ کی ڈیوٹی ہے کہ اس کو دیکھے۔ لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ فرزانہ راجہ! تحریک التوائے کار نمبر 822۔

محترمہ فرزانہ راجہ: مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ تو dispose of ہو چکی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! اب مجھے یہ پڑھنے تو دیں۔ لکھا ہوا بھی نہیں ہے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ dispose of نہیں ہوئی۔ آپ مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ نے سب کو موقع دیا ہے میری بات نہیں سنی۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ میری انتہائی اہم بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! محترمہ کو آپ نے حکم دیا ہے کہ وہ تحریک التوائے کار نمبر822 پڑھیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک التوائے کار نمبر822، dispose of ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ لکھا ہوا نہیں تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! آپ چیک فرمالیں۔ یہ dispose of ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بات درست ہے کہ یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! یہ dispose of نہیں ہوئی۔ آپ یہ بتائیں کہ اس کے بعد والی 823 نمبر کیا کسی نے پڑھ لی ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کی تحریک التوائے کار 10 تاریخ کو dispose of ہو چکی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! بزنس ڈھیروں ڈھیر پڑا ہوا ہے، پوری کی پوری فائلیں بھری پڑی ہیں اور وہ واپس آ جاتی ہیں اگر کوئی ایک دو مشکل سے تحاریک پیش ہو جاتی ہیں تو حکم صادر ہو جاتا ہے کہ یہ dispose of ہو گئی ہے۔ آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ اس کے بعد والی تحریک التوائے کار نمبر 823 کسی نے پڑھ لی ہے؟ پھر تو پتا چلے گا کہ میری تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے۔ کسی اگلے ممبر نے اپنی تحریک پڑھ لی ہے اور میری باری ختم ہو گئی۔ اس طرح تو میں مان لوں گی۔ جب یہ پڑھی بھی نہیں گئی اور آگے بھی کوئی نمبر نہیں پڑھا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار dispose of نہیں ہوئی۔ آپ کے پاس اس کے متعلق لکھا ہوا بھی نہیں ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب والا! تحاریک التوائے کار پر بحث کرتے ہوئے ویسے بھی 45 منٹ ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں آگے چلنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اب ہم آگے چلتے ہیں۔
محترمہ فرزانہ راجہ: جناب والا! اب آپ جان چھڑوا رہے ہیں۔ اب آپ کیانی صاحب کے بزنس سے جان چھڑوا رہے ہیں۔ اس کو پڑھنے دیا کریں، لوگوں کے مفاد کی بات ہے اس میں ہماری کوئی ذاتی بات تو نہیں ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR. CHAIRMAN: The University of Arid Agriculture Rawalpindi (Amendment) Bill 2004.

لودھی صاحب یہ آپ کے متعلقہ ہے۔
وزیر زراعت: جناب والا! میں نے پچھلی دفعہ بھی گزارش کی تھی اور کائرہ صاحب کو بھی پتا ہے۔
جناب چیئرمین: اس کو پھر pending کر لیں؟
وزیر زراعت: جناب والا! اس کو pending کر لیں۔ ہم نے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو move کیا ہوا ہے۔
جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) محتسب پنجاب مصدرہ 2006

MR. CHAIRMAN: The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2006 (Bill No .2 of 2006)

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ نے فرمایا تھا کہ میں موقع دیتا ہوں۔
جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ کو وقت ملے گا۔ جناب ارشد بگو صاحب!
جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! کیانی صاحب کو بھوک لگی ہے وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔
جناب چیئرمین: چھوڑیں۔ آپ move کریں۔

MR ARSHAD MEHMOOD BAGGU: I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2006."

MR. CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (amendment) Bill 2006."

وزیر خوراک: جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ارشد بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! محتسب کا جو محکمہ بنا تھا اس سے لوگوں کو بڑا relief ملا ہے۔ یہ محکمہ اس لئے بنا تھا کہ وہ لوگ جو کورٹ میں نہیں جا سکتے اور سرکاری دفاتر میں جن لوگوں کی حق تلفی ہوتی ہے وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ عدالتوں میں جائیں۔ لہذا یہ محکمہ اس لئے بنایا گیا جس کی وجہ سے لوگوں کو اس سے بہت relief ملا۔ پہلے یہ محکمہ پاکستان level پر موجود تھا پھر یہ 1997 میں صوبہ پنجاب میں بھی محتسب کا دفتر بنا دیا گیا۔ اس میں جو ترمیم ہم نے دی ہے وہ یہ ہے کہ:

> Under the existing law any person aggrieved by the decision of the Ombudsman can make a representation to the Governor within 30 days of the decision or order of the Ombudsman under Section 32 0f the Act.

یعنی اگر کسی محکمے کے خلاف کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو وہ اپیل کے لئے ایک مہینے کے اندر گورنر کے پاس جائے گا۔ اب ہوتا کیا ہے کہ محکمے چھ چھ ماہ ایک ایک سال تک کیس کو لٹکائے رکھتے ہیں۔ پھر کیس کو گورنر کے پاس بھیج دیتے ہیں اور جس کے حق میں کیس ہوا ہوتا ہے وہ بے چارہ روتا رہتا ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ اس میں جناب چیئرمین سپریم کورٹ نے باقاعدہ صدر صاحب کو 22-02-99 کو ایک خط لکھا کہ یہ جو delay ہوتی ہے اس کو روکا جائے اور اس کو باقاعدہ

طریقے سے ختم کیا جائے۔اس کے بعد سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ بھی آ گیا اور اس میں انہوں نے سختی کے ساتھ ایک آرڈر کیا کہ یہ جو30دن کی کلاز ہے اس پر عملدرآمد کروایا جائے،اگر اس پر عملدرآمد نہیں کروایا جائے گا تو جو محکمے جن کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ لوگوں کو لٹکائے رکھتے ہیں۔اسی لئے ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ30دن کے اندر اندر لازمی طور پر اپیل گورنر کو بھیجیں،اگر30دن سے زیادہ عرصہ ہو جائے تو وہ اپیل منظور نہ کی جائے۔چودھری اقبال صاحب نے پتا نہیں کیوں مخالفت کی ہے حالانکہ ہم لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ ایک اچھی move تھی اور چاہئے تو یہ تھا کہ گورنمنٹ اس مسئلے پر ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کرتی اور ہم کوئی درمیانی راستہ نکال لیتے۔دیکھیں،اگر آپ گورنر کو ایک مہینے سے زیادہ ٹائم دینا چاہتے ہیں تو پھر اس پر لکھ دیا جائے کہ گورنر کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس کو condone کرنا چاہتا ہے تو کر لے، اگر نہیں کرنا چاہتا تو نہ کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس پر ایک اچھی amendment لائے ہیں کہ اس کو آپ بلڈوز نہ کریں۔اس سے لوگوں کو relief ملے گا اور اس پر لوگوں کو relief مل رہا ہے تو میں آپ کی وساطت سے چودھری اقبال صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ اس amendment کو بلڈوز نہ کریں۔ہم بیٹھ کر اس پر decide کر لیتے ہیں کہ اگر آپ اس طرح اس کو نہیں مانتے تو ہم بیٹھ کر کسی اور اچھے طریقے سے اس پر decide کر لیتے ہیں۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی،چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر!میں اس کو ذرا پڑھ دیتا ہوں تو اس سے معاملہ تھوڑا سا clear ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں،جو انہوں نے بات کی ہے کہ چیمبر میں بیٹھ کر بات کریں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر!بیٹھ کر تو بات کرنے میں ہمیں کبھی کوئی اعتراض ہی نہیں۔یہ اس کو withdraw کر لیں ہم بیٹھ کر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!میں نے کہا کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا تھا کہ میں بھی یہاں پر موجود رہنا چاہتا ہوں۔میں نے کہا کہ میں move کر دوں گا۔چودھری صاحب نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے،ہم اس کو pending کر کے اس پر discuss کر لیں گے تو اسی پر رہیں اس کو withdraw تو نہ کرائیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میرے دوست اس کو withdraw کر کے بات کر لیں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوگی تو اس کو دوبارہ بھی لایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ اتنی ضروری ہوگی تو یہ متفقہ بھی آ سکتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہاں، ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ consensus اس پر کیا ہے کہ ٹھیک ہے آپ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ بات کر لیں۔ نہیں تو اگلے منگل کو دوبارہ آ جائے گا۔ چودھری اقبال صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور بات کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! یہ کوئی بات نہیں ہے۔ وزیر صحت صاحب آپ سے بات کریں گے اور دوبارہ لائیں گے۔ یہ بل آئے گا، میری ذاتی رائے بھی یہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی۔ آپ دیکھیں کہ لاہور میں ہر رکشے کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ ہیپاٹائٹس (سی) آدھے گھنٹے میں ٹھیک کروائیں۔ جن لوگوں کو وہ دوائیاں کھا کر عذاب پڑا ہوا ہے اس سے بڑا اضطراب کیا ہوگا؟ اس کو اس طریقے سے بلڈوز نہ کریں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ سے یہ وعدہ ہے کہ یہ بات کرنے کے بعد اس پر بل لائیں گے۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرزانہ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ ایک رولنگ دیں کہ سوال یہ ہے کہ مفاد عامہ سے متعلق اور عوام کے مسائل سے متعلق جتنا بھی بزنس اسمبلی میں جمع کرایا جاتا ہے تو ہمارا more than 50 percent business reject ہو کر واپس آ جاتا ہے۔ اگر فوری نوعیت کا بھی مسئلہ ہو تو اس کے جواب میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل نہ ہے یا یہ جواب ہوتا ہے کہ یہ مفاد عامہ میں نہ ہے۔ خدا کے لئے یہ ہمیں بتائیے کہ ہم عوام کا جو بھی کوئی issue لے کر آتے ہیں، چاہے وہ لاء اینڈ آرڈر کی situation ہو یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ سے related ہو، کیا وہ معاملہ اہمیت کا حامل نہیں ہوتا، کیا وہ معاملہ عوام کے مفاد میں نہیں ہوتا، اس پر

رولنگ دیں کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی کیوں ہوتی ہے؟ یا یہ message دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے اگر کوئی بھی issue اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عوام کو یہ پتا چلے کہ یہ ہمارے بارے میں کچھ نہیں سوچ رہے۔ ہم ان کے بارے میں concern feel کرتے ہیں، ان کو represent کر رہے ہیں اور آپ اسمبلیوں میں یہ دوغلی پالیسی چھوڑ دیں بلکہ ہم آپ کے پاس جو issue لے کر آتے ہیں آپ ان کا ازالہ کریں۔ آپ دیکھیں کہ میں لاء اینڈ آرڈر پر کتنی Adjournment Motions لے کر آتی ہوں اور آپ مجھے بتائیں کہ آج تک کتنا عرصہ ہو گیا کہ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر عام بحث کی گئی ہے، کیا اجازت دی گئی ہے؟ صرف ابھی لودھی صاحب نے فرمایا کہ Adjournment Motion پڑھ لینا اور پھر mover کو satisfy کر دینا، جن کی بچی اغوا ہو گئی ہو، جس کی بیٹی ریپ ہو کر قتل ہو گئی ہو، جن کے بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہوں میں تو satisfy ہو جاؤں گی لیکن وہ تو کسی صورت بھی satisfy نہیں ہوں گے۔ ان کے لئے وہ کام کرنا پڑے گا جس سے عام آدمی کو فائدہ ہو لیکن اگر یہ کہہ کر واپس کر دیں کہ یہ ان کے مفاد میں نہیں ہے یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ایسے کریں کہ آپ کی جو تحریک pending ہے کل آپ سپیکر چیمبر میں دے دیں ہم انشاء اللہ اس کو in order قرار دے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ کی جو Adjournment Motions kill ہوئی ہیں وہ اس وجہ سے ہوئی ہیں کہ محترمہ تشریف فرما نہیں تھیں تو اگر آپ نے public importance کا کوئی مسئلہ اٹھایا ہے تو پھر آپ کو دیگر مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہاؤس میں آنا پڑے گا تو تبھی آپ ان کو take up کر سکتی ہیں۔ میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی ہے تو اگر میں آج بھی لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث کے لئے 10 دن بعد کی date دے دوں تو آپ کی یہ ساری Adjournment Motions automatically ختم ہو جائیں گی حالانکہ ہم نے ہاؤس میں commit کیا ہوا ہے کہ اس سیشن کے دوران لاء اینڈ آرڈر پر general discussion ہونی ہے لیکن ہم اس کی date نہیں دے رہے تاکہ آپ کی Adjournment Motions ضائع نہ ہوں۔ سو، آپ وقت پر تشریف لائیں، آپ پیش کریں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا point of view سامنے آئے گا۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب چیئرمین! میں ان کی بڑی شکر گزار ہوں۔ یہاں پر وہ بات گول کر گئے اور ہمیشہ بات گول کرنے میں وہ بہت ماہر ہیں۔ میں نے بات کی ہے کہ جو بزنس اسمبلی میں جمع کرایا جاتا ہے اور وہ reject ہو کر واپس آتا ہے۔ میں اس بزنس کی بات کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2006."

(The motion is lost)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16-مارچ سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔